WWW.NOVELSCLUBB.COM

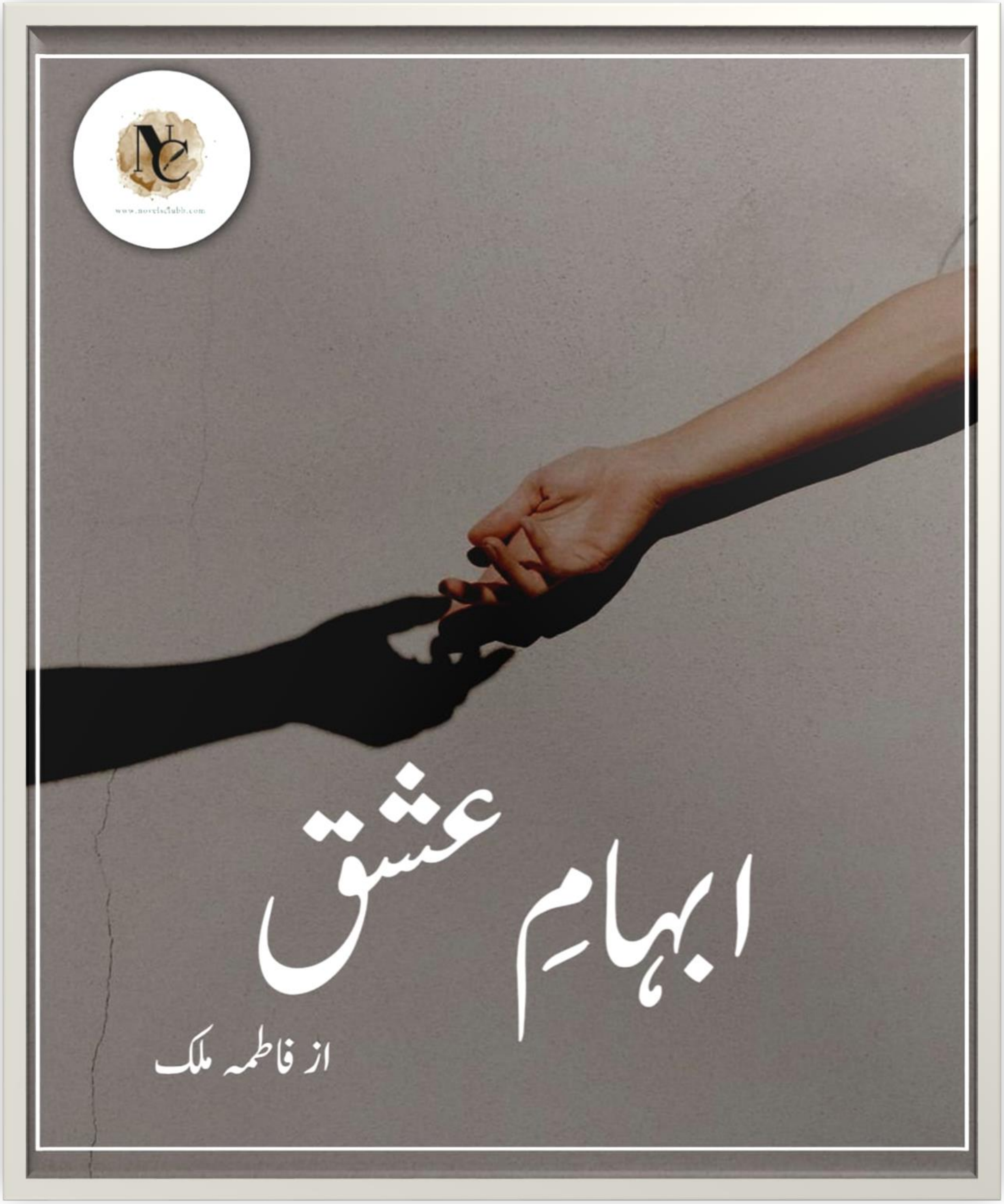

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابہامِ عشق

از فاطمہ ملک

ابہام عشق

انتساب:

اسلام و علیکم!

امید کرتی ہوں کہ آپ سب خیر و عافیت سے ہوں گے۔۔۔آج پھر میں آپ کے لئے ایک نیا ناول لے کر آئی ہوں۔یہ بہت ہی مختصر ہے مگر اس کی ایک بہت ہی خاص بات ہے۔۔۔

یہ ناول اس فیصد سچی کہانی پر مبنی ہے۔۔۔اس میں کردار،ان کے نام،واقعات اور جن جن جگہات پر یہ واقعات رونما پیش آئے وہ اسی طرح پوری ایمانداری سے

لکھے گئے ہیں۔۔۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ کو میرا بہت پسند آئے گا۔۔۔انشاءاللہ

ناو خستہ تھی اور دریا بھی موج میں تھا

پار جانا بھی لازم تھا،اور لہروں پر بھروسہ بھی نہ تھا

زندگی ہاتھ نہ دے پائی تیرا ہاتھ میرے ہاتھوں میں

ساتھ چلنا بھی ممکن نہ تھا،اور ہاتھ چھڑانا بھی مشکل تھا

ساری عمر چلی جن راستوں پر فاطمہ

واپس آئی تو انھوں نے پہچانا بھی نہ تھا

(فاطمہ ملک)

---

www.novelsclubb.com

کہیں عشق کی دیکھی ابتدا

کہیں عشق کی دیکھی انتہا

کہیں عشق سُولی پر چڑھ گیا

کہیں عشق کا نیزے پر سر گیا

کہیں عشق سجدے میں گر گیا

کہیں عشق سجدے سے پھر گیا

کہیں عشق درسِ وفا بنا

کہیں عشق حسنِ ادا بنا

کہیں عشق نے سانپ سے ڈسوا دیا

کہیں عشق نے نماز کو قضا کیا

کہیں عشق سیفِ خدا بنا

کہیں عشق شیر خدا بنا

کہیں عشق طُور پر دیدار ہے

www.novelsclubb.com

کہیں عشق ذبح کو تیار ہے

کہیں عشق نے بہکا دیا

کہیں عشق نے شاہِ مصر بنا دیا

کہیں عشق آنکھوں کا نور ہے

کہیں عشق کوہِ طُور ہے

کہیں عشق تُو ہی تُو ہے

کہیں عشق اللہ ہُو ہے۔

زندگی معدوم سے وجود اور وجود سے معدوم ہونے تک کرب و خوشی کے بے شمار لمحات، امیدوں اور مایوسیوں کے تسلسل، محبتوں اور نفرتوں کی داستان، خوش گمانیوں اور بدگمانیوں کے طویل سلسلے سے بھرپور محدود و متعین وقت کا نام ہے ۔۔۔ایک ایسا سفر جس کی منزل (موت) تو سب کے لئے متعین ہے مگر اس منزل تک پہنچنے کے لئے راہیں سب کی جدا جدا ہیں۔۔۔

پیدا ہونے سے مرنے تک کا سفر ہر انسان کا دوسرے سے بہت مختلف ہوتا ہے

۔۔۔اس سفر میں ہونے والے تجربات اور پیش آنے والے واقعات بھی مختلف ہوتے ہیں۔۔۔ایک ماں باپ کے پیدا ہونے والے سبھی بچے جو بچپن میں ایک چھت کے نیچے ایک ہی ماحول میں پل رہے ہوتے ہیں جیسے ہی وہ اپنی اپنی پریکٹیکل لائف کی طرف سفر شروع کرتے ہیں تو سب کی راہیں جدا ہو جاتی ہیں۔۔۔

کسی کو وقت ڈاکٹر، انجینئر بنا دیتا ہے اور کوئی نوکر، مالی یا غلام بن جاتا ہے۔۔۔کسی کو وقت منکر دین بنا دیتا ہے اور کوئی عالم دین بن جاتا ہے۔۔۔کوئی حالات اور وقت کے ہاتھوں تنگ آکر چور بن جاتا ہے اور کوئی اللہ کا ولی کہلاتا ہے۔۔۔کوئی دنیا کی آسائشیں پانے کے لئے اپنی رفتار وقت سے تیز کر دیتا ہے اور کوئی دنیا اور دنیا کے لوگوں سے تھک کر خدا کی تلاش میں نکل پڑتا ہے اور فقیری کا راستہ اپنا لیتا ہے ۔۔۔مختصر یہ کہ سب کے راستے تو جدا جدا ہوتے ہیں مگر سب کی دوڑ اپنی آخری منزل موت کی طرف ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج جو کہانی میں لکھنے جا رہی ہوں یہ نہ تو کوئی فرضی کہانی ہے اور نہ ہی کوئی من گھڑت افسانہ۔۔۔اور میں اسی کی زبانی آپ کو سناوں گی جس کی یہ آپ بیتی ہے ۔۔۔ایک بات یاد رہے اس ناول میں استعمال ہونے والے سارے نام اور کردار، جگہیں اور واقعات سب بلکل اصلی ہیں۔۔۔یہ ناول لکھنے کا مقصد قارئین کو بتانا ہے زندگی کا سفر جب ایک بچہ شروع کرتا ہے تو وہ یہ بات نہیں جانتا کہ آگے وقت، حالات اور زندگی اسے کیا کیا رنگ دکھائیں گے۔۔۔

میں محمد الیاس ولد محمد اقبال پنجاب کے ایک گاوں دربار پیر صلاح الدین میں پیدا ہوا۔۔۔یقینا میرے گاوں کا نام بہت عجیب لگا ہو گا آپ سب کو۔۔۔دراصل یہاں صلاح الدین نامی ایک بزرگ نے کئی سو سال پہلے آکر بسیرا کیا تھا تو انھیں کے نام پر گاوں کا نام رکھا گیا۔۔۔میرے والد صاحب ایک زمیندار تھے۔۔۔زمیندار سے مراد یہ نہیں کہ ہم بہت سے مربوں کے مالک تھے۔۔۔مگر اللہ تعالی کا کرم تھا کہ اتنی زمین تھی جس پر کاشت کاری سے ہمارے گھر کا گزر بسر بہت اچھے سے ہوتا تھا اور گاوں میں ایک عزت کا مقام حاصل تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری والدہ محترمہ بتاتی تھیں کہ میرے والد صاحب نے میری پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے ایک عجیب مگر خوبصورت خواب دیکھا۔۔۔خواب کچھ یوں تھا کہ *وہ ایک ایسی مسجد میں کھڑے تھے جس کی چھت نہیں تھی۔۔۔سورج کی روشنی نے مسجد کے صحن کو سنہری بنا رکھا تھا۔۔۔یکایک سورج کی ایک تیز کرن خاص اس جگہ پڑنی شروع ہو گئی جہاں میرے والد صاحب کھڑے تھے۔۔۔اس اچانک خود پر پڑتی کرن کو دیکھنے کے لئے میرے والد صاحب نے نظریں اوپر آسمان کی طرف اٹھائیں تو کیا دیکھتے ہیں روشنی کی اس کرن میں سے آسمان سے ایک گلاب کا پھول ان کی طرف آ رہا ہے۔۔۔وہ بے اختیار دونوں ہاتھوں کو جوڑ لیتے ہیں اور وہ پھول ان کے ہاتھ میں آ گرتا ہے جس کی خوشبو بہت عمدہ اور تیز تھی*۔۔۔اس کی خوشبو میرے والد صاحب نے اپنے اس کمرے میں محسوس کی جس میں وہ سو رہے تھے ۔۔۔وہ ایک دم سے چونک کر اٹھ گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے والد نے اپنے خواب کا ذکر ایک بزرگ سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ "بہت جلد اللہ تعالی نعمت سے نوازنے والا ہے"۔۔۔اس خواب کے کچھ عرصے بعد میری پیدائش ہوئی۔۔۔

میں بھی عام بچوں کی طرح بہت شرارتی بچہ تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مجھے پڑھنے لکھنے کا بلکل بھی شوق نہ تھا اور میری یہی کوشش ہوتی کہ نہ تو کوئی مجھ سے پڑھنے کے لئے کہے اور نہ ہی میری پڑھائی پر کوئی سوال اٹھے۔۔۔ مجھ سے بڑا ایک بھائی اور بہن تھے۔۔۔ میرا نمبر درمیان میں تھا جبکہ مجھ سے چھوٹی بھی ایک بہن اور پھر بھائی ہے۔۔۔

گاوں میں رہنے کی وجہ سے زندگی بہت سادہ اور ضروریات زندگی بہت کم تھیں ۔۔۔میرے دوسرے بھائی اسکول کے بعد کھیتوں میں والد صاحب کی مدد کرواتے اور بہنیں گھر میں والدہ کی جبکہ میں صرف شرارتوں میں مصروف رہتا ۔۔۔۔میری شراتوں کی وجہ سے میرے والد صاحب اکثر مجھ سے خائف ہی رہتے

www.novelsclubb.com

اور میری وجہ سے اکثر میری والدہ کو ڈانٹ بھی پڑتی کہ ان کے بے جا لاڈ پیار کی وجہ سے میں بگڑ گیا ہوں۔۔۔

وقت تیزی سے گزرنے لگا اور میں بچپنے سے لڑاک پن میں داخل ہو گیا۔۔۔ میں آٹھویں کلاس میں تھا جب پہلی بار میں نے عام ٹوٹے اور بکھرے خوابوں سے ہٹ کر ایک خواب دیکھا۔۔

خواب کچھ ایسے تھا کہ *بہت اندھیری رات ہے اور اس اندھیری رات میں میں ایسی جگہ پر کھڑا ہوں جہاں زمین چاندی کی طرح چمک رہی ہے۔۔۔ جبکہ میرے اطراف میں ہر طرف گھپ اندھیرا ہے۔۔۔ میرا رخ مشرق کی طرف ہے۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک دم سے مشرق سے دو سورج طلوع ہو رہے ہیں اور پھر دونوں ایک ساتھ مل جاتے ہیں اور وہ وقت جیسے چاست کا ہوتا ہے۔۔۔ سورج کی روشنی مجھے اپنی آنکھوں میں ایسے چبھتی ہوئی محسوس ہوئی جیسے حیقیقت میں سب ہوا ہو اور میں آنکھوں میں چبھتی روشنی کی وجہ سے جاگ گیا*۔۔۔

میری والدہ نے مجھے الجھا ہوا دیکھا تو مجھ سے پوچھا "الیاس پتر کیا ہوا ہے صبح صبح اتنا

پریشان کیوں ہے"؟

میں نے اپنی والدہ کو اپنے خواب کے بارے میں بتایا اور پوچھا کہ "اماں اس خواب کا کیا مطلب ہے"؟

بچہ سمجھ کر میرے خواب کو کوئی اہمیت نہ دی گئی بلکہ میری ماں نے مجھے کہا" سارا دن جانے کیا کیا شراتیں کرتا ہے یہ سب اسی کا نتیجہ ہے "

مجھے اپنی والدہ کی بات سن کر لگا کہ وہ ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں۔۔۔میں بھی دن بھر کی شرارتوں میں اپنا خواب بھول گیا۔۔۔

وقت گزرنے لگا اور زندگی معمول کے مطابق چلی جارہی تھی۔۔۔اسی طرح تقریبا چھ ماہ گزر گئے۔۔۔چھ ماہ بعد پھر میں نے بہت عجیب خواب دیکھا۔۔۔* عام طور پر دریا مشرق سے مغرب یا شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہیں اور دریاوں کا پانی بہت شفاف ہوتا ہے۔۔۔مگر میں نے خواب میں دریا کو الٹے رخ بہتے دیکھا اور اس پر عجیب یہ تھا کہ دریا کا پانی بہت ہی میلا تھا۔۔۔دریا کے درمیان میں ایک مزار تھا جو دریا کے پانی میں ڈوبا ہوا تھا البتہ اس کا گنبد دریا سے باہر نظر آرہا تھا۔۔میں نے

خود کو مزار کے صحن میں پایا اور میں بھی کمر تک تقریباً اس میلے پانی میں ڈوبا ہوا تھا ۔۔۔ پھر نجانے کہاں سے دریا میں اچانک اوراق کرنے لگے جن پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں ۔۔۔ میں انھیں اٹھانے کی کوشش کرنے لگا اور اللہ تعالی کی مدد سے میں تمام صفحات جن پر قرآنی آیات لکھی ہیں اٹھانے میں کامیاب ہو گیا ۔۔۔ انھیں اکٹھا کر کے مجھے دلی سکون اور اطمینان ملا ۔۔۔ مگر جیسے ہی میں نے انھیں اکٹھا کیا میری آنکھ کھل گئ*۔۔۔

خود کو اپنے گھر میں اپنی چارپائی پر دیکھ کر میں شش و پنج میں مبتلا ہو گیا ۔۔۔ کیونکہ مجھے اس وقت ایسے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خواب نہیں حقیقت ہے ۔۔۔ میں نے اپنے خواب کے متعلق اپنی والدہ کو بتانے کی کوشش کی مگر وہ گاوں کی سیدھی سادھی سی عورت تھیں ۔۔۔ میرا خواب سن کر بولیں "الیاس پتر خواب اور حقیقت میں بہت فرق ہوتا ہے ۔۔۔ جو تم بتا رہے ہو رات سوتے میں تم نے دیکھا ۔۔۔ تم نے کوئی پانچ دس روپے والی کہانی کی کتاب خرید کر پڑھی ہو گی تو اسی کے نتیجے میں ایسا خواب دیکھا ہے ۔۔۔ رات ختم ہو چکی ہے ۔۔۔ دن چڑھ چکا ہے اور

دن کی حقیقت یہ ہے کہ جلدی سے ناشتہ کرو، بستہ پکڑو اور اسکول جاو۔۔۔ چھٹی کرنے کی کتنی بھی کوشش کرلو مگر اسکول تو جانا ہوگا"

اماں کی بات سن کر میں منہ بناتا ہوا اٹھا تاکہ اسکول جانے کے لئے بستہ اٹھالوں۔۔۔ آٹھویں جماعت کے طالبعلم کی عمر عموماً تیرہ چودہ سال کے لگ بھگ ہوتی ہے۔۔۔ لہٰذا عمر کا تقاضا تھا کہ میں شرارتوں میں اس خواب کو بھول جاوں اور ایسا ہی ہوا ۔۔۔

اس کے بعد کافی عرصے تک مجھے کوئی بھی غیر معمولی خواب نظر نہیں آیا اور ماضی میں دیکھے دونوں خوابوں کو بھول کر اپنی شرارتوں کی دنیا میں مست مگن زندگی گزارنے لگا۔۔۔ میں بمشکل تمام مضامین میں پاس ہوتا تھا مگر مجھ پر میرے اللہ کا اتنا کرم تھا کہ کبھی فیل نہیں ہوا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے میرے والد صاحب بھی میری تمام شرارتوں اور لاپرواہیوں کے باوجود بھی مجھے اسکول سے اٹھانے کی کبھی بات

www.novelsclubb.com

نہیں کرتے تھے۔۔۔میں آٹھویں پاس کر کے نویں میں گیااور زندگی اپنی رفتار سے چلتی رہی۔۔۔

میں نے اپنی زندگی کا مختلف، تیسرا یایوں کہہ لیں کہ پہلے دو خوابوں کی لڑی کا آخری خواب تب دیکھا جب میں میٹرک میں تھا۔۔۔
"خواب کچھ اس طرح تھا کہ ایک بہت خوبصورت جنگل تھا۔۔۔جس میں ایک شفاف پانی کی ندی اپنے پورے آب و تاب کے ساتھ بہہ رہی تھی۔۔۔ندی کے اطراف میں خوبصورت اور خوشبودار پھول قطار میں لگے ہوئے تھے جیسے انھیں کسی مالی نے بہت عمدگی سے لگایا ہو۔۔۔میں سفیدی مائل کپڑے پہنے اس جنگل میں بلکل تنہا ندی کے قریب کھڑا پھولوں کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس خوبصورت مگر ویران جنگل میں چاروں اطراف سے لوگ نمودار ہوئے جو ندی کے قریب آئے اور ندی کے شفاف پانی سے وضو کرنے لگے۔۔۔یہ لوگ تعداد میں تقریباً چار پانچ سو کے لگ بھگ ہوں گے۔۔۔وضو کرنے کے بعد وہ چار پانچ صفیں بنا کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔۔۔میں یہ سارا منظر دیکھ رہا تھااور حیران

www.novelsclubb.com

ہو رہا تھا کہ امامت کی جگہ مصلحہ بچھا ہوا تھا مگر ان میں سے کوئی بھی وہاں کھڑا نہ ہوا ---میں ابھی یہ سارا منظر دیکھ کر حیرت میں گم تھا کہ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے سارے لوگ میری ہی طرف دیکھ رہے ہوں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اس خواہش کا اظہار کر رہے ہوں کہ امامت میں کرواوں---میں خاموشی سے امامت کی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھانے لگا-- جیسے ہی نماز ختم ہوئی تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا---اب کی بار مجھے پہلے سے بھی زیادہ حیرت ہوئی کیونکہ جیسے خاموشی سے وہ لوگ ویران جنگل کی چار مختلف سمتوں سے نمودار ہوئے تھے---ویسے ہی وہ سب مختلف چار سمتوں میں غائب ہو گئے اور میں پہلے کی طرح اس ویران مگر خوبصورت ترین جنگل میں بلکل اکیلا تھا*---

جیسے ہی میں جنگل میں اکیلا ہوا میری آنکھ کھل گی اور میں جان گیا کہ وہ محض خواب تھا---کیونکہ میں تو اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا---

اس کے بعد مجھے کوئی بھی ایسا خواب دوبارہ نہیں آیا مگر اب میرے ساتھ بہت کچھ اور عجیب سا ہونے لگا---مجھے ایسے لگتا جیسے میرے ساتھ ہر وقت کوئی رہتا ہے

۔۔۔کوئی ایسا جو مجھے بھی نظر نہیں آتا تھا مگر وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا۔۔۔وہ میرا ضمیر تو بلکل بھی نہیں تھا کیونکہ ضمیر کو تو آپ اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔۔۔ جبکہ اس وجود کو میں اپنے ساتھ اپنے ارد گرد ایک سائے کی شکل میں محسوس کرتا ۔۔۔

اس وقت میں پندرہ سولہ سال کا تھا جب پہلی بار میں نے اس بیرونی طاقت کو محسوس کیا۔۔۔میں ایک گناہ کا کام کرنے والا تھا(ایک راستے چلتی لڑکی کو نظر بھر کر دیکھنے کے بعد آواز کسنے لگا تھا)جب مجھے اس بیرونی طاقت نے روک دیا۔۔۔ میں نے کسی کو دیکھا تو نہیں سوائے سائے کے مگر ایک گونج دار آواز سنی۔۔۔جس کی کھنک اور گونج سے میں ڈر گیا۔۔۔اس آواز نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا "محمد الیاس خدا نے تجھے ان کاموں کے لئے پیدا نہیں کیا۔۔۔خود کو روک ان سب حرکات سے"۔۔۔

یہ واقع ایک بار پیش نہیں آیا بلکہ لڑکپن کے جوش میں جب بھی میں میں کچھ غلط کرنے لگتا تو مجھے ایسے ہی روک دیا جاتا۔۔۔ عجیب بات یہ تھی کہ جب جب میں پریشان ہوتا تب بھی وہ سایہ میرے ساتھ ہی ہوتا اور وہ مجھ سے بہت سی باتیں کرتا مگر وہ سب باتیں برائی سے دور اور اچھے کام کرنے کے متعلق ہوتیں تھیں۔۔۔

میں عشق محبت کرنے والوں کا مذاق اڑاتا تھا یہ تب کی بات ہے جب میں میٹرک میں تھا۔۔۔ میں نے 2002 میں میٹرک کا امتحان بہت ہی کم نمبروں سے پاس کیا تھا۔۔۔ مگر میرے لئے یہی بہت تھا کہ میں تمام مضامین میں پاس ہو گیا تھا۔۔۔ گاوں پیپر صلاح الدین کے علاوہ سمندری کے قریب گڑھ فتح شاہ میں بھی میرے والد صاحب کی زمینیں تھیں۔۔۔ یہ ان وقتوں کی بات ہے جب ایک کسان کی زمین کے ساتھ دوسرے کسان کی زمین ہو تو وہ ہمسائے سمجھے جاتے تھے اور ہمسائے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کا خیال رکھنا اپنے فرائض میں شامل سمجھتے تھے۔۔۔ میرے بڑے بھائی محمد اسحاق گڑھ فتح شاہ کی زمینوں پر رہا کرتے تھے اور وہاں انھوں نے ایک کچا کمرا اور کھانا پکانے کی جگہ بھی بنا رکھی تھی۔۔۔

ایک اہم اور خاص بات بتا دوں آپ سب کو کہ میرا تعلق *جھکڑ* ذات سے ہے ۔۔۔ہماری زمین کے ساتھ جس زمیندار کی زمین لگتی تھی وہ تھا* محمد امین *اور اس کا تعلق *آرائیں برادری* سے تھا۔۔۔ محمد امین کو میری زندگی کی کہانی میں خاص اہمیت حاصل ہے۔۔۔

تو میں آپ کو بتا رہا تھا کہ عشق محبت جیسی باتیں مجھے بہت عجیب لگتی تھیں۔۔۔ میں ایسی باتیں کرنے والوں کا مذاق اڑاتا تھا۔۔۔ میرے بڑے بھائی محمد اسحاق کا دوست (بشیر) تھا یہ سمجھ لیں کہ وہ میرے بھائی کا جگری یار تھا۔۔۔بشیر کسی لڑکی سے دیوانوں کی طرح محبت کرتا تھا مگر اس لڑکی نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ۔۔۔وہ اکثر میرے بھائی کے پاس آتا اپنا غم غلط کرنے۔۔۔

سردیوں میں بیٹھی میٹھی دھوپ کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔۔۔ایسے ہی ایک دن لگاتار پڑتی دھند کے بعد دھوپ نکلی ہوئی تھی محمد اسحاق اور اس کا وہی جگری یار بشیر کھیتوں میں بچھی چارپائی پر بیٹھے باتوں میں مگن تھے۔۔۔بشیر میرے بھائی (محمد اسحاق) سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہوئے بہت دکھی ہو گیا۔۔۔اتفاق سے میں بھی

دھوپ سیکنے کی نیت سے وہیں پاس لیٹا اپنی دنیا میں مگن تھا۔۔۔جب میں نے اسے ایک لڑکی کی وجہ سے دکھی دیکھا تو میں اسکا مذاق اڑانے لگا۔۔۔میرے مزاق اڑانے پر وہ خاموش ہو گیا مگر اس کے آنسو جنھیں اس نے روک رکھا تھا اس کی آنکھوں سے نکل کر گال کی طرف چل دیئے۔۔۔میرے بھائی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور اس نے مجھے ڈانٹ کر خاموش کروادیا۔۔۔مجھے اپنے بھائی کا اس طرح دوست کا حامی بن کر ڈانٹنا بلکل پسند نہیں آیا اور میں منہ بناتا ہوا اٹھ کر وہاں سے جانے لگا تو بشیر نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا "الیاس ذرا اپنا ہاتھ تو دکھاو"

میں وہیں رک گیا اور حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے سوچنے لگا کہ اس نے میرا ہاتھ دیکھ کر کیا کرنا ہے اس نے دوبارہ کہا "الیاس اپنا ہاتھ دکھاو"

اب کی بار اس کی آواز میں اتنا درد تھا کہ میں نے ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

میرے ہاتھ کی لکیروں کو غور سے دیکھتے ہوئے وہ بہت سیریس انداز میں بولا "میں تو سمجھا تھا میں ہی عاشق ہوں مگر تیرے عشق کی تو مثال قائم ہو گی"

اس کا جملہ سنتے ہی جیسے مجھے کرنٹ سا لگا اور میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ

www.novelsclubb.com

لیا۔۔۔ مگر ہاتھ کھینچ لینے سے کیا ہوتا ہے تقدیر میں لکھا تو ہو کر رہتا ہے۔۔۔

میرے بھائی نے میرے بدلتے تیور دیکھے تو مجھے اپنے پاس بلایا اور پیار سے میرے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "انشاءاللہ میرے بھائی کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہو گا"

بشیر نے میرے بھائی اسحاق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "اسحاق ہونی کو کوئی نہیں بدل سکتا"

اتنا کہنے کے بعد وہ وہاں سے جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اسحاق نے بہت کوشش کی اسے روکنے کی کہ وہ ہمارے ساتھ دوپہر کا کھانا کھا لے مگر اسے تو جیسے جانے کی جلدی تھی۔۔۔ اس دن کے بعد اسحاق بھائی کے پاس اس کے دوست نے بلکل ہی آنا چھوڑ دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا بھائی اسحاق کبھی کبھی اپنے دوست سے ملنے چلا جاتا مگر فتح گڑھ شاہ کی زمینوں کی ذمہ داری چونکہ مکمل طور پر اسحاق پر تھی تو وہ زیادہ وقت نہ نکال پاتا کہیں بھی جانے آنے کے لئے۔۔۔ میں تو بشیر کی کہی بات مکمل طور پر بھلا چکا تھا اور اپنی

شرارتوں میں مگن بہت خوش خوش زندگی گزار رہا تھا۔۔۔ بڑے بوڑھے بزرگ ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں کہ دن میں ایک لمحہ ایسا ضرور ہوتا ہے جب منہ سے نکلی بات یا دعا قبول ہو جاتی ہے۔۔۔ اسے قبولیت کا وقت کہتے ہیں۔۔۔ شاید جب میں نے بشیر کا دل دکھایا تو اس نے دکھی دل سے جو بھی کہا وہ ان قبولیت کے لمحات میں کہا۔۔۔

محمد امین جس کی زمین گڑھ فتح شاہ میں ہماری زمین کے ساتھ لگتی تھی وہ میرے والد کا ہم عمر تھا اور میرے بھائی اسحاق کے ساتھ اس کے بہت اچھے تعلقات تھے ۔۔۔ میرے والد نے مجھے میرے بھائی کے پاس گڑھ فتح شاہ بھیج دیا کیونکہ ہمارے گاوں میں میٹرک سے آگے اسکول نہیں تھا۔۔۔ گڑھ فتح شاہ ایک قصبہ تھا جہاں لڑکے اور لڑکیوں کا کالج تھا۔۔۔

محمد امین مجھ سے بہت محبت کرتا اور مجھے بلکل اپنی اولاد کی طرح رکھتا۔۔۔میں بھی اس کا بہت ادب و لحاظ کرتا تھا۔۔۔میرے والد جب مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑنے آئے تو انھوں نے میری ذمہ داری محمد امین کو سونپ دی یہ کہتے ہوئے کہ "الیاس بہت لاپرواہ سا ہے۔۔۔کسی بھی بات کو سیریس نہیں لیتا۔۔۔اس کا دھیان صرف شرارتوں میں رہتا ہے نہ تو یہ کھیتی باڑی میں دلچسپی لیتا ہے اور نہ ہی پڑھائی میں سنجیدہ ہوتا ہے تو وہ مجھ پر نظر رکھیں"

یہ اس زمانے کی بات ہے جب میرے لئے پانچ وقت نماز پڑھنے اور دن میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت کرنا ہی مسلمان ہونے کی دلیل کے لئے کافی تھا اور اگر میری کوئی نماز چھوٹ جاتی تو میں یہ سوچ کر روتا رہتا کہ میں کفر کے زمرے میں شامل ہو گیا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا بڑا بھائی سارا دن کھیتی باڑی میں مصروف رہتا۔۔۔کھیتوں پر دوپہر کا کھانا میرا بھائی یا محمد امین بناتا اور ہم تینوں مل کر کھاتے۔۔۔مجھے صرف سویاں بنانی آتی تھیں

۔۔۔نہ تو بھائی کا بنا کھانا مجھے اچھا لگتا اور نہ ہی محمد امین کا۔۔۔میں ماں کے ہاتھ کے پکے کھانے کا عادی تھا اور یہی وجہ تھی کہ اکثر میں سارا سارا دن بھوکا ہی رہتا۔۔۔

محمد امین نے جب دیکھا کہ میں روز ہی بھوکا رہتا ہوں تو کہنے لگا کہ "الیاس پتر تیرا کھانا میں گھر سے لایا کروں گا" میں دل سے تو بہت خوش تھا کہ چلو گھر کا اچھا کھانا روز ہی کھانے کو ملے گا مگر میں نے منع بھی مگر وہ باز نہ آیا اور اس طرح میرے لئے کھانا محمد امین کے گھر سے آنے لگا۔۔۔محمد امین صبح کھیتوں پر آتے ہوئے میرا کھانا ساتھ لاتا۔۔۔کچھ دو ہفتوں بعد محمد امین کو کسی کام سے ساہیوال جانا پڑ گیا۔۔۔وہ گھر تاکید کر کے گیا کہ میرے لئے دوپہر کو تازہ کھانا بھجوایا جائے مگر اس کے جانے کے بعد اس کے گھر سے کھانا نہ آیا۔۔۔جب وہ واپس آیا تو یہ بات جان کر اس کی کیفیت دکھ اور غصے والی تھی۔۔۔وہ اس بات پر اپنے ملازموں سے بہت ناراض ہوا اور اس نے فیصلہ کیا کہ میں اس کے ساتھ اس کے گھر جا کر کھانا کھایا کروں گا۔۔۔میں زیادہ وقت اپنے گھر پر ہی گزارتا۔۔۔پڑھائی میں تو کوئی خاص دلچسپی تھی نہیں تو میں زیادہ وقت اپنی ٹوٹی پھوٹی شاعری کرنے میں مصروف رہتا

www.novelsclubb.com

۔۔۔مجھے کسی کے بھی گھر جانے سے عجیب سی کوفت ہوتی تھی اس لئے میں نے منع کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ مانا اور زبردستی اپنے ساتھ گھر لے گیا اور پھر یہ اس کا معمول بن گیا۔۔۔

اب تک میں اس کی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔ایک دن کھانے کے دوران محمد امین نے ذکر کیا کہ اس کے دو بیٹے ہیں۔۔۔ایک دوسری میں پڑھتا ہے اور دوسرا تیسری میں اور وہ دونوں پڑھائی میں کافی نالائق ہیں تو میں انھیں گھر جا کر ٹیوشن پڑھا دیا کروں۔۔۔میں تو کھانا کھانے نہیں جانا چاہتا تھا تو پڑھانے کیسے جاتا لہذا میں نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا "ٹھیک ہے آپ انھیں یہاں ہمارے گھر بھیج دیا کریں میں نماز، قرآن پاک اور ٹیوشن سب پڑھا دوں گا"

مجھے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اب سے میری زندگی بلکل بدل جائے گی اور میں ایک چلبلہ اور شراتی الیاس سے یکسر بدل جاوں گا۔۔۔وقت کیا کیا رنگ دکھاتا ہے یہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔۔۔۔

میرے بڑے بھائی اسحاق کے دوست کے منہ سے نکلے لفظوں کا اثر شروع ہو چکا تھا۔۔۔شاید اسی لئے کہتے ہیں کبھی بھی کسی دکھی،عاشق یا مجبور انسان کو پریشان مت کرو۔۔۔اس کا تمسخر مت اڑاو کہ اگر اس کے منہ سے اس پل کچھ بھی نکل آیا تو وہ قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔۔۔

محمد امین روز دوپہر کو مجھے اپنے ساتھ گھر لے جاتا تھا مگر میرا اس کے کسی گھر والے سے کبھی آمنا سامنا نہ ہوتا۔۔۔گاوں میں آج بھی جوائنٹ فیملی سسٹم چل رہا ہے ۔۔۔تو اس حویلی میں بہت سے لوگ رہتے تھے۔۔۔اس کی حویلی بھی گاوں کے عام گھروں کی طرح تھی مگر کافی بڑی تھی۔۔۔دروازہ کھلتے ہی بہت بڑا صحن تھا ۔۔۔اس صحن سے اندر کی طرف دیکھو تو نظر آتا تھا کہ اس صحن کے پیچھے ایک اور برآمدہ نما بنا ہوا ہے اور کمرے اس کے پیچھے ہیں۔۔۔ہمارا معمول یہ تھا کہ ہم صحن

میں ہی بچھی چارپائی پر بیٹھتے اور اس کے ملازم کھانا لا کر ہمارے سامنے رکھ دیتے ۔۔۔میں ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے بس کھانے پر دھیان دے کر کھاتا اور کھانا کھاتے ہی اجازت لے کر ایسے وہاں سے دوڑتا جیسے کئ سو کتے میرے پیچھے پڑے ہوں۔۔۔

ایک دن کھیتوں میں کام کرتے ہوئے محمد امین کو دیر ہو گئ۔۔۔وہ گرمیوں کی شام تھی۔۔۔پرندے بھی شام ڈھلتے ہی اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھے۔۔۔آسمان سرخی مائل تھا۔۔۔میں محمد امین کے ساتھ جانے سے منع کر چکا تھا۔۔۔مگر محمد امین کا کہنا تھا کہ "اگر میں اس کے ساتھ گھر کھانا کھانے نہیں جاوں گا تو وہ بھی بھوکا رہے گا۔۔۔اس کی اس بات کے جواب میں میرے پاس کہنے کو کچھ بھی نہ تھا لہذا میں خاموشی سے محمد امین کے ساتھ چل دیا۔۔۔جب ہم محمد امین کے گھر کھانا کھانے پہنچے۔۔۔اس کی ساری فیملی حسب معمول پیچھے کمروں میں تھی۔۔۔صحن بہت بڑا اور کھلا تھا۔۔۔گاوں میں صحن کچی مٹی کے ہوتے ہیں تو شام ہوتے ہی ان پر پانی کا چھڑکاو کر دیا جاتا ہے۔۔۔لہذا اس کی حویلی کے صحن میں بھی پانی کا

چھڑ ھکاو کر کے قطار میں چار پائیں لگادی گئیں تھیں۔۔۔پانی کا چھڑ کاؤ کرنے کی وجہ سے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو بہت بھلی لگ رہی تھی۔۔۔

میں صحن میں باہر کے دروازے کے سامنے آخری چار پائی پر بیٹھا بہت بے چینی سے اس انتظار میں تھا کہ کھانا آئے اور میں کھا کر یہاں سے فرار ہو جاوں۔۔۔

میں ابھی اسی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں بیٹھا کھانے کا انتظار کر رہا تھا کہ کچھ دیر بعد اندر والی حویلی سے ایک لڑکی باہر آئی۔۔۔اس نے گاوں کی عام لڑکیوں کی طرح خود کو بڑے سے دوپٹے سے اپنے آپ کو ڈھانپ رکھا تھا کہ اس کا چہرہ ننگا ہونے کے باوجود اس پر نگاہ ڈالنا مشکل تھا۔۔۔اپنی چال ڈھال اور پہنائے سے کسی شریف اور کھاتے پیتے گھر کی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اندر سے ایک میز اٹھا کر لائی اور اسے اس نے چار پائیوں کے سامنے رکھ دیا۔۔۔ پھر اس پر ٹی وی رکھ کر چلا دیا۔۔۔وہ ٹی وی کے بلکل سامنے بچھی چار پائی پر بیٹھ گئ ۔۔۔اس نے پیچھے مڑ کر ایک نظر مجھے دیکھا میرا منہ نیچے تھا مگر مجھے محسوس ہوا کہ اس نے دیکھا ہے۔۔۔ مگر یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس نے میری طرف دیکھا بھی کہ نہیں۔۔۔

میرا منہ نیچے تھا جو میری نظر اس کے دائیں رخ کے صرف آدھے حصے پر پڑی اور میرا دل سینے سے نکل کر میرے ہاتھ میں آ گیا۔۔۔مجھے سینے میں درد کی ایک ٹیس محسوس ہوئی مگر اتنا میٹھا درد تھا کہ اگر اس پل مجھے موت بھی آ جاتی تو میری زندگی کا حق ادا ہو جاتا۔۔۔میں اس کا مکمل چہرہ یا جسم کے کسی بھی اور حصے کو دیکھ ہی نہیں پایا ۔۔۔اس کے چہرے کے دائیں رخ کے آدھے حصے کو دیکھ کر ہی میری کیفیت ایسی تھی کہ مجھے لگا کہ میں زندہ نہیں ہوں۔۔۔اس کے آدھے چہرے کے آدھے حصے کو دیکھ کر ایک پل میں دل نے ہزاروں خواب دیکھ لئے اور اس ہی ایک پل میں دماغ نے وہ سارے خواب یہ کہہ کر توڑ دیئے کہ (الیاس تم نے تو اس کا آدھا چہرہ

بھی صحیح سے نہیں دیکھا اور عین ممکن ہے کہ اس نے تمہیں دیکھا ہی نہ ہو)

میں نے وہ ساری رات جاگتے ہوئے بہت تکلیف میں گزاری۔۔۔اب میرے دل کے اندر اس چہرے کی زیارت کی خواہش نے جنم لیا۔۔۔میرا دماغ دل کے خلاف بولتا کہ (الیاس تو تو مرا جا رہا ہے مگر اس کے دل میں تو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اس نے تو تجھے اتنا بھی نہیں دیکھا جتنا تو نے اسے دیکھا ہے)

اس کے بعد میں خدا کی عبادت زیادہ سے زیادہ کرنے لگا اور ہر وقت یہی دعا کرتا کہ (اللہ تعالیٰ مجھے وہ لڑکی عطا کر دے تو تو رحیم ہے۔۔۔ تیرے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں۔۔۔تو نے مجھے بھی بہت کچھ عطا کر رکھا ہے۔۔۔بس اب وہ لڑکی میرے مقدر میں لکھ دے)

www.novelsclubb.com

میری طبیعت عجیب سی رہنے لگی۔۔۔ایک بے چینی، بے قراری ہر پل، ہر لمحہ میرے اندر رہتی۔۔۔اب مجھے کھانا کھانے کی طلب نہیں رہتی تھی۔۔۔میں نے ان کے گھر جانا چھوڑ دیا اور مسلسل بھوکے رہنے سے مجھے بخار رہنے لگا۔۔۔ہمارے گھر کی چھت سے اس کا گھر نظر آتا تھا۔۔۔میں کالج سے واپس آتا تو سارا وقت گھر کی چھت پر یہ سوچ کر بیٹھا رہتا، کہ ممکن ہے کہ وہ کسی بھی کام سے یا کوڑا پھینکنے ہی گھر سے باہر آئے اور میں اس کی ایک جھلک دیکھ سکوں۔۔۔ کبھی کبھی وہ باہر آتی بھی مگر دوری کی وجہ سے میں چہرہ صحیح سے نہ دیکھ پاتا۔۔۔

اب میں تڑپنے لگا۔۔۔ بلکل ویسے ہی جیسے مچھلی کو پانی سے باہر نکالو تو وہ تڑپتی ہے ۔۔۔میرے دل میں ہر وقت ایک عجیب سا درد رہنے لگا۔۔۔اب میرا پڑھائی لکھائی میں بھی دل نہ لگتا۔۔۔میں کتاب کھولتا تو اس کے چہرے کا آدھا حصہ مجھے نظر آنے لگتا۔۔۔میں سارا سارا دن سجدے میں پڑا روتا رہتا اور بس ایک ہی دعا مانگتا کہ "اے میرے رب اسے میرا کر دے۔۔۔سب کچھ تیرے اختیار میں ہے ۔۔۔تو چاہے تو سب ممکن ہے بس اسے میرا کر دے"

محمد امین کی مجھ سے محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔میرے اس طرح کچھ نہ کھانے پینے اور بیمار رہنے سے وہ پریشان رہنے لگا۔۔۔پہلے میں اپنے کپڑے خود ہی دھوتا تھا۔۔۔اب وہ میرے میلے کپڑے اکٹھے کر کے گھر بھجوا دیتا کہ وہیں سے دھل کر استری ہو کر آئیں گے۔۔۔اب میرا یونفارم اور دوسرے کپڑے محمد امین کے گھر سے دھل کر آنے لگے۔۔۔میں جتنا بھی تڑپ رہا تھا۔۔۔میرا درد میرے روم روم سے عیاں تھا۔۔۔ مگر کوئی بھی یہ نہیں جان پا رہا تھا کہ مجھے مرض کیا ہے اور کیوں میں دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہوں۔

---

www.novelsclubb.com

محمد امین کی مجھ سے بڑھتی محبت اس بات کا ثبوت تھی کہ خدا ہم دونوں کو کسی بڑے امتحان سے گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

اب محمد امین کے دونوں بیٹے (بابر علی اور عامر علی) میرے پاس ٹیوشن پڑھنے

باقاعدگی سے آنے لگے۔۔۔میں اندر سے بلکل ختم ہو چکا تھا مگر میری سانسیں چل رہی تھیں اور عجیب بات یہ ہے کہ سانس چلتی رہنے کو ہی زندہ ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

میں اب تک یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ محمد امین کی بیٹی ہے یا اس کے کسی بھائی کی ۔۔۔میں ان بچوں کو سرسری سا پڑھاتا کیونکہ دل تو میرے قابو میں تھا ہی نہیں تو بس ایک اداسی کا غلبہ سا رہتا۔۔۔میں خود نہیں جانتا تھا کہ میں میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے یا میں کیا کر رہا ہوں اور کیوں کر رہا ہوں؟؟؟

اس لڑکی کے بارے میں جاننے کی خواہش نے مجھے نیم پاگل سا کر دیا۔۔۔بہت خود کو روکنے کے باوجود میں نے بلآخر ان بچوں سے پوچھ ہی لیا" کتنے بہن بھائی ہو تم لوگ؟"

www.novelsclubb.com

انھوں نے بتایا کہ "ہماری تین بڑی بہنیں ہیں۔۔۔فائزہ، ناصرہ اور بشریٰ اور پھر ان تینوں سے چھوٹے ہم دونوں بھائی ہیں"

اب محمد امین کی جگہ وہ بچے ہی جب ٹیوشن پڑھ کر جاتے تو میرا یونیفارم اور دوسرے کپڑے دھلوانے کے لئے لیتے جاتے۔۔۔

محمد امین نے میرا جیب خرچ لگا رکھا تھا جیسے وہ اپنے بچوں کو دیتا تھا۔۔۔اس نے سو روپیہ ہفتے کا میرا خرچ مقرر کیا۔۔۔اس کے علاوہ وہ میرے کھانے پینے پر جو بھی خرچ کرتا کبھی بھی میرے والد یا بھائی سے وہ پیسے نہ لیتا۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ الیاس میرا تیسرا بیٹا ہے اور بیٹوں پر دل سے خرچ کیا جاتا ہے۔۔۔احسان سمجھ کر نہیں ۔۔۔مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے محمد امین کے ساتھ میرا کوئی روحانی رشتہ ہو ۔۔۔

جوانی کے دن تھے اور ان دنوں میں ہر لڑکا ہی خود کو ہیرو سمجھتا ہے۔۔۔میں بچوں کی کہانیاں چھوڑ کر شاعری پڑھنا شروع ہو چکا تھا اور میری ایک خاص پاکٹ ڈائیری تھی جس میں میں جو بھی شعر پسند آتا لکھ لیتا۔۔۔وہ ڈائیری میں ہمیشہ جیب میں رکھتا تو وہ جیبیں بدلتی رہتی۔۔۔کبھی یونیفارم کی جیب میں تو کبھی گھر والے

کپڑوں کی جیب میں پائی جاتی۔۔۔جب وہ بچے کپڑے دھونے کے لئے لے کر گئے تو نہ انھوں نے جیبیں چیک کیں اور نہ ہی مجھے خیال آیا کہ جیبیں چیک کر لوں۔۔۔

حسب معمول اتوار کی رات میرے سارے کپڑے دھل کر استری ہو کر آ گئے اور میں یونیفارم پہن کر جانے کالج جانے کے لئے تیار تھا کہ محمد امین آ گیا مجھے ہفتے بھر کا جیب خرچ دینے۔۔۔اس نے سو کا نوٹ میری طرف بڑھایا اور میں وہ نوٹ یونیفارم کی جیب میں رکھنے لگا تو مجھے محسوس ہوا کہ جیب میں پہلے سے ایک کاغذ بہت سلیقے سے تہہ لگا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔

میں نے محمد امین کے سامنے وہ کاغذ جیب سے نہیں نکالا مگر اس کے جاتے ہی میں نے وہ کاغذ جیب سے نکالا اور دھڑکتے دل کے ساتھ اسے کھولا۔۔۔اس پر دو اشعار لکھے تھے جو مجھے آج بھی ازبر یاد ہیں۔۔۔

*اے نازک بت تجھے رکھوں کہاں سنبھال کے

ڈر لگتا ہے تجھے توڑ نہ دیں تیرے پوجنے والے

*میرا ہر شعر تیرے شعر سے اچھا ہو گا

میرا ہر دن تیری ہر رات سے اچھا ہو گا

دیکھ لینا ایک دن اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے

میرا جنازہ تیری بارات سے اچھا ہو گا

اس کاغذ پر ان دو اشعار کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔۔۔میں نے ان دو اشعار کو کئی بار پڑھا بلکہ بار بار پڑھا۔۔۔مجھے یہ شعر پڑھ کر خوشی کے ساتھ بہت سکون ملا کہ وہ مجھے جانتی ہے۔۔۔مگر ایک ہی لمحہ بعد یہ فکر کھانے لگ گی کہ تینوں لڑکیوں میں سے کس نے یہ پرچی جیب میں ڈالی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام کو بابر علی اور عامر علی ٹیوشن پڑھنے آئے تو انھوں نے مجھے ایک اور پرچی دی جس پر لکھا تھا "جو یونیفارم دھلنے آئی تھی وہ آپ ہی کی تھی نا کیونکہ میں نے اسے دھو کر استری کے وقت چوما تھا۔۔۔یا کسی اور کی تھی"

میرے لئے یہ بات بہت عجیب تھی۔۔۔میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں۔۔۔میں نے ان بچوں سے پوچھا کہ (یہ پرچی کس نے دی ہے؟)
تو انھوں نے بتایا کہ (بشری باجی نے دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ کی ڈائیری دھونے والے کپڑوں میں چلی گئی تھی وہ ان کے پاس ہے اور انھوں نے بہت سنبھال کر رکھی ہوئی ہے۔۔۔وہ پڑھ کر واپس کر دیں گی)

میں ان بچوں کے ذریعے سے ہی یہ تو جان گیا تھا کہ جس کے لئے میرا دل دھڑکتا ہے۔۔۔وہ بشری ہی ہے۔۔۔
www.novelsclubb.com
میں نے جواب میں لکھا کہ "جی ہاں وہ یونیفارم میری ہی تھی، مگر اسے چومنے کی

ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ پھر میلی ہو جائے گی اور اسے دھلنے کی ضرورت پڑے گی:

اگلے دن جب بشری کے بھائی پڑھنے آئے تو بشری نے ان کے ہاتھ ایک لمبا پرچہ بھیجا۔۔۔میں اسے دیکھ کر پریشان ہو گیا۔۔۔میں نے پرچہ پڑھا تو اس پر لکھا تھا "میں نے اپنی اب تک کی زندگی میں لفظ محبت کو صرف کتابوں، رسالوں، کہانیوں کی حد تک پڑھا ہے۔۔۔میری کبھی بھی اس کیفیت سے شناسائی نہیں رہی جو محبت میں ہوتی ہے۔۔۔مگر آپ کو دیکھنے کے بعد مجھے ایسے لگنے لگا ہے کہ محبت لفظ تو صرف میرے لئے بنا ہے۔۔۔محبت اگر جرم ہے تو یوں سمجھ لیں مجھ سے یہ جرم سرزد ہو گیا ہے اور میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔۔۔مگر میں صرف اتنا جاننا چاہتی ہوں کہ کیا آپ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں یا پھر میں اکیلی اس آگ میں جلس رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

میں نے جوابی خط میں صرف اتنا لکھا کہ "میری بھی وہی کیفیت ہے جو آپ کی ہے"

اب یہ معمول بن گیا تھا۔۔۔روز وہ بچے ایک خط لاتے اور جواب میں ایک خط لے جاتے۔۔۔اب میرے اندر اسے دیکھنے کی چاہت کی جگہ اس کے خط کے انتظار نے لے لی۔۔۔مجھے خط دیکھ کر لگتا جیسے پوری کائنات سمٹ کر اس خط میں سما گئی ہو۔۔۔ میں اس کا بھیجا خط بار بار پڑھتا بلکہ رات آنکھوں میں نیند کا خمار آنے تک پڑھتا رہتا اور اب یہی انتظار میرے جینے کا مقصد بن گیا۔۔۔

اس کا باپ محمد امین اب بھی روز زبردستی مجھے دوپہر کے کھانے کے لئے گھر لے جاتا مگر اب میں جس کیفیت سے گزر رہا تھا میں ایسی حالت میں جانا نہیں چاہتا تھا ۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے اپنے بڑے بزرگوں سے سن رکھا تھا کہ عشق اور جھوٹ دونوں چھپانے سے نہیں چھپتے اور اسی خوف سے کہ کوئی میرے چہرے پر بشری کا عکس دیکھ نہ لے، مجھے اس کے گھر جانے سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

محمد امین اس ہر بات سے بے خبر مجھے اپنے سگے بیٹیوں کی طرح محبت کرتا اور میں اس کی محبت کے آگے مجبور ہو جاتا۔۔۔

میرا اس دن کے بعد کبھی دوبارہ بشری سے سامنا نہ ہوا۔۔۔

ایک دن جب وہ بچے ٹیوشن پڑھنے آئے تو حسب معمول خط لائے مگر اس خط کی جو بات منفرد تھی وہ یہ تھی کہ یہ خط خون سے لکھا ہوا تھا۔۔۔ میری تو ایک لمحہ کے لئے جیسے جان ہی نکل گئی۔۔۔ خط کی تحریر پڑھنے سے پہلے میں نے بچوں سے بشری کی خریت دریافت کی؟؟؟

www.novelsclubb.com

انھوں نے بتایا کہ "وہ بلکل ٹھیک ہے"۔۔۔ خط میں صرف ایک ہی لائن لکھی ہوئی تھی "میں تمہارے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہادوں گی"

میں عمر کے جس حصے میں تھا جوانی میرے اندر بھی جوش مارنے لگی اور مجھے لگا کہ

خون کے بدلے جواب بھی خون ہی سے بنتا ہے۔۔۔لہذا ہاتھ پر کٹ لگا کر اتنا خون نکال لیا تاکہ جواب کے چند جملے لکھ سکوں۔۔۔اب ہم دونوں کے درمیان میں اظہار محبت اور شکوہ شکایت کا واحد ذریعہ یہی خط و کتابت تھی۔۔۔۔

محمد امین کے گھر جانے والا ہر راستہ ہمارے گھر کے آگے سے گزر کر جاتا تھا۔۔۔ کچھ ایک ہفتے بعد میں نے دیکھا کہ محمد امین بہت تیزی سے گھر سے نکلا اور جلدی جلدی اس نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی۔۔۔محمد امین بہت تیزی سے موٹر سائیکل چلا رہا تھا، درمیان میں بشری بیٹھی تھی اور بز سری کے پیچھے اس کی والدہ۔۔۔ دیکھنے سے صاف نظر آرہا تھا کہ بشری ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی مگر وہ زبردستی لے کر جا رہے تھے۔۔۔اس کی والدہ نے اسے دونوں ہاتھوں سے بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔بشری کی حالت بہت غیر تھی۔۔۔موٹر سائیکل بہت تیزی سے دھول اڑاتی ہوئی میرے سامنے سے گزر گئ۔۔۔میں بس اڑتی

ڈھول کو ہی دیکھتا رہ گیا۔۔۔ڈھائی تین گھنٹے بعد ان کی واپسی ہوئی اور وہ ڈھائی تین گھنٹے میں نے آگ پر گزارے۔۔۔

اب دوسرے دن جب محمد امین کھیتوں پر کام کے لئے آیا تو میں نے باتوں باتوں میں اس سے جاننے کی کوشش کی کہ: کل خیریت تھی نا۔۔۔آپ کے چہرے سے تو لگ رہا تھا کہ بہت پریشان ہو اور آپ ہوا کے گھوڑے پر سوار موٹر سائیکل لے کر غائب ہو گئے "۔۔۔

محمد امین جیسے پہلے ہی بہت پریشان اور الجھا ہوا بیٹھا تھا بولا "الیاس پتر میری چھوٹی بیٹی ہے بشریٰ، اس پر جن آتا ہے۔۔۔وہ جن بہت طاقت والا ہے "

"(یہاں میں ایک بات آپ سب کے علم میں اضافے کے لئے بتاتا چلوں کہ جن لوگوں پر جن آتا ہے اگر انھیں کسی جن اتارنے والے پیر فقیر کے پاس لے کر جاو تو وہ پیر فقیر اگر جن سے زیادہ طاقت میں ہو تو جن کو سب کے سامنے حاضری کے لئے بلاتا ہے۔۔۔لیکن اگر جن کی طاقت پیر یا فقیر سے

www.novelsclubb.com

زیادہ ہو تو وہ بنا بلائے ہی خود حاضر ہو جاتا ہے اور پیر کے مقابلے پر سامنے اکڑ کر بیٹھ جاتا ہے")

محمد امین بولا "مسئلہ یہ ہے کہ یہ جن بہت طاقت والا ہے۔۔۔یہ بلانے سے پہلے حاضر ہو جاتا اور الٹا پیر یا عالم سے سوال کرتا ہے کہ "(تم اس لڑکی کو کیوں پریشان کر رہے ہو؟")

کچھ باتیں میں آپ لوگوں کے علم کے اضافے کے طور پر بتاتا جاوں کہ "(اگر پیر یا عالم طاقت میں ہو تو وہ اپنے علمات سے اس جن کو اس انسان کے اندر سے نکال دیتے ہیں یا تو پھر اس جن کو بھگا دیتے ہیں یا مار دیتے ہیں")

www.novelsclubb.com

مگر یہ جن اب تک کے سارے عالموں سے طاقت میں کہیں زیادہ تھا۔۔۔وہ خود بخود حاضر ہو جاتا اور اکھڑ کر سامنے بیٹھ کر کہتا ہے کہ "میری ایک بیٹی تھی جو بلکل بشری کی ہم شکل تھی وہ فوت ہو چکی ہے۔۔۔تب سے میں نے بشری کو اپنی بیٹی

مان لیا ہے اور دنیا کے کسی پیر یا عالم کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ مجھے میری بیٹی سے جدا کر سکے"۔۔۔

اس کی طاقت کے آگے اب تک کے سارے عامل اور فقیر ہار مان چکے تھے۔۔۔

مجھے پہلے جیسے عاشقی کی باتیں فضول لگتی تھیں اسی طرح جن بھوت پریت کی داستانیں بھی من گھڑت لگتی تھی۔۔۔ مگر بشری کی ایسی حالت دیکھ کر مجھے اس مخلوق پر یقین ہونے لگا۔۔۔وہ جن بشری کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تھا اور نہ ہی اسے تنگ کرتا تھا۔۔۔بس وہ چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتا۔۔۔ حاضر وہ دو ہی صورتوں میں ہوتا۔۔۔جب بشری دکھی یا پریشان ہوتی تو اس سے ایک شفیق باپ کی طرح باتیں کرتا۔۔۔اس کے غم اور غصے کی وجہ جان کر اسے تسلی دیتا۔۔۔ دوسری بار وہ جن تب حاضر ہوتا جب بشری کے والدین اسے کسی پیر فقیر کے پاس لے جاتے اسکا علاج کروانے اور وہ ان عاملوں کے بلانے سے پہلے ہی سامنے آجاتا اور کہتا "بشری میری بیٹی ہے اور باپ سے بیٹی کو کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا"

وہ جن بشریٰ کو صرف اور صرف ایک نقصان پہنچاتا تھا اور وہ یہ کہ بشریٰ سے کسی سے بھی محبت چاہیئے وہ بہن بھائی ہوں، والدین ہوں یا دوست احباب ہوں۔۔۔ ایسے مواقع پر وہ حاضر ہو جاتا اور سب بشریٰ کو پاگل گردانتے۔۔۔

میں کسی فقیر، عالم یا پیر کو نہیں جانتا تھا۔۔۔ میرے پاس تو بس ایک ہی ہتھیار تھا اور وہ تھا ** نماز **۔۔۔ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے لگا۔۔۔ اس واقع کے بعد گو میں سارا سارا دن عبادت کرنے میں گزار دیتا۔۔۔

وقت گزرنے لگا اور سب معمول پر آگیا۔۔۔ البتہ میں ذہنی طور پر پریشان ضرور رہنے لگا۔۔۔

کچھ دنوں بعد محمد امین نے مجھے کہا کہ "بشریٰ میٹرک میں ہے۔۔۔ پڑھائی میں بہت ہی نالائق ہے۔۔۔ تم ایک سمجھدار اور لائق بچے ہو تو میری خواہش ہے کہ تم اسے میتھ اور انگریزی پڑھا دیا کرو۔۔۔ اس طرح وہ میٹرک کے بورڈ کے پرچوں میں پاس ہو جائے گی"۔۔۔

شکر خورہ اور کیا مانگے شکر کے سوا۔۔۔ یہ تو ایسے ہوا جیسے خدا مجھ پر بہت مہربان ہو اور میری دلی مراد پوری ہو گئی ہو۔۔۔

میں نے دھڑکتے دل سے کہا" جب شام کھانا کھانے آتا ہوں تب پڑھا دیا کرو گا" حیقیقت میں تو میں خود ایک کمزور ترین طالبعلم تھا بس خدا نے میٹرک میں اچھے نظروں سے پاس کروا کر عزت رکھ لی تھی۔۔۔ میتھ اور انگلش سے تو میری جان جاتی تھی مگر بشری کو پڑھانے اور دیکھنے کے شوق میں حامی بھر لی۔۔۔۔

میں استاد بن گیا اور بشری میری شاگرد۔۔۔ آتا جاتا مجھے بھی کچھ نہیں تھا کیونکہ ہر کوئی جانتا تھا کہ میں بشری کو پڑھانے آتا ہوں۔۔۔ میں دھڑکتے دل کے ساتھ مقررہ وقت پر اس کے گھر پہنچا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح گیلے صحن پر پانی کا چھڑکاو کرنے کے بعد قطار میں بڑے سلیقے چارپائیاں لگی ہوئیں تھیں اور میں حسب عادت آخری چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد ملازم آیا اور میرے سامنے ایک لکڑی کی چوڑی سی میز رکھ گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد بشری آئی، اس کے ہاتھ میں کتابیں تھیں

۔۔۔وہ سامنے والی چارپائی پر بیٹھ گئی۔۔۔ہم دونوں پڑھنے سے زیادہ کن اکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے مگر لب خاموش تھے۔۔۔

یہاں ایک بات اور بتاتا چلوں کہ ہماری محبت کا دورانیہ صرف آٹھ ماہ تھا اور اس کے اثرات آج بھی میری زندگی پر موجود ہیں۔۔۔تو میں آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں کہ اس آٹھ ماہ کے عرصے میں میری بشری سے تنہائی میں صرف ایک بار تیس سیکنڈ کی ملاقات ہوئی تھی اور صرف ایک بار بات ہوئی تھی۔

اس ملاقات اور بات کا قصہ بھی سنتے جائیں۔۔۔بشری غصے کی بہت تیز تھی۔۔۔ گھر والوں سے کسی بات پر ناراض تھی اور اس کے بھائیوں سے مجھے پتا چلا کہ دو دن سے وہ بھوک ہڑتال پر ہے اور کچھ نہ کھانے کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئی ہے۔۔۔تو میں نے دل میں سوچا کہ مجھے اگر موقع ملا تو اسے سمجھاوں گا۔۔۔کئی دن میں موقع کی تلاش میں رہا مگر بلآخر اللہ تعالی نے راہ نکال ہی دی اور جب خدا ساتھ دے تو راستے خود بخود بننے شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔

کچھ دو دن بعد بشری کا ٹیسٹ تھا تو اسے پڑھاتے کافی لیٹ ہو گیا بلکہ عشاء کا وقت ہو گیا۔۔۔ محمد امین نے آواز دی الیاس پتر وضو کر لے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔۔۔ میں ہینڈ پمپ پر وضو کرنے گیا تو وہ گندے برتن رکھنے آئی تھی۔۔۔ اس پل جیسے خدا نے مجھے موقع دیا کہ بات کر سکوں۔۔۔ ہمارے درمیان دس پندرہ فٹ کا فاصلہ تھا۔۔۔ میں نے آج تک نظر بھر کر اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا ۔۔۔ اس دن اس پل میں نے پہلی اور آخری بار اس کی آنکھوں میں دیکھا اور کہا "بشری تم کھانا کھالو"۔۔۔ اس نے جواب میں "اچھا جی" کہا اور چلی گئی۔۔۔۔

خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔ ایک دن شام کو میں اس کو پڑھا رہا تھا۔۔۔ وہ وہ شام تھی جب ہماری محبت کی حقیقت ایکسپوز ہونے کا وقت آ گیا تھا۔۔۔ بشری نے خط لکھ کر میری طرف پھینکا اور اس کے والد محمد امین نے دیکھ لیا۔۔۔ میں نے اور بشری دونوں نے ہی اسے دیکھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

اب ایک عجیب سا ڈر لگنے لگا کہ آگے کیا ہو گا؟؟؟ یہ رشتہ ہو گا بھی کہ نہیں۔۔۔

کیونکہ ہم دونوں الگ ذات کے تھے۔۔۔میری ذات جھکڑ تھی جبکہ وہ آرائیں برادری سے تھی۔۔۔

محمد امین کے سوا کسی اور نے یہ حرکت نہیں دیکھی تھی اور محمد امین نے کسی اور کے سامنے تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔مگر جب وہ بعد میں میرے پاس آیا تو میں روتی ہوئی التجائی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا "میں بشری سے شادی کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔یہ میری التجا ہے کہ بشری کو میرا کر دیں۔۔۔میں اپنے والدین کو رشتہ لینے بھیج دیتا ہوں"

محمد امین نے کہا "مجھے تم پر شک نہیں مگر دنیا مجھے جینے نہیں دے گی کہ میں تمہیں اپنے گھر لے کر آتا تھا۔۔۔بیٹا بنا رکھا تھا۔۔۔اعتبار کیا۔۔۔اور تم نے میری عزت کا تماشہ بنا دیا۔۔۔میں جانتا ہوں کہ تم بے قصور ہو۔۔۔مگر تم بھی تو بات سمجھنے کی کوشش کرو کہ اس طرح میں اور میری بیٹی دونوں بدنام ہو جائیں گے"

میرے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔میں جانتا تھا کہ جو وہ کہہ رہا ہے بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔بڑے شہروں کے ماحول شاید فرق ہوں مگر ہم تو چھوٹے سے غریب گاوں کے باسی تھے جہاں لوگ رسم ورواج اور ذات پات پر آج بھی جان دیتے تھے۔۔۔

میں نے اگلے دن سے اس کے گھر جانا بند کر دیا۔۔۔محمد امین کے اب بھی دونوں بیٹے وقت مقررہ پر پڑھنے میرے پاس میرے گھر آجاتے۔۔۔کچھ دو دن بعد بشری نے ان کے ہاتھ خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ "میں اپنے والدین کی عزت ہوں اور میں ان کی عزت کو ہمیشہ قائم دائم رکھنے کی خواہش مند ہوں"

---

www.novelsclubb.com

خط پڑھ کر ایک لمحہ کو جیسے مجھے دھچکا لگا مگر پھر میرے دل نے کہا "محمد الیاس تو کب چاہتا ہے کہ اس کی عزت پامال ہو"۔۔۔

میں نے جواب میں لکھا "میری ہر خوشی تیری خوشی کے آگے جھکی ہوئی ہے۔۔۔ اگر تیری خوشی اس میں ہے تو مجھے تیری یہ بات بھی منظور ہے"

کچھ دن بعد محمد امین نے مجھے اپنے گھر چلنے کے لئے کہا کہ "چلو ساتھ میں شام کا کھانا بھی کھالیں گے اور بشری کے میٹرک کے بورڈ کے امتحانات سر پر ہیں تو تم اسے تیاری بھی کروادینا"

میں نے محمد امین کے ساتھ اس کے گھر جانے سے انکار کردیا یہ کہتے ہوئے کہ "جب تم یہ بات بہت اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہاری بیٹی سے محبت کرتا ہوں تو پھر تمہارا مجھے یوں گھر بلانا نہیں بنتا، چاہے وجہ کوئی بھی ہو"

باہر علی اور عامر علی روٹین سے پڑھنے آتے رہے۔۔۔ تقریبا کوئی چار ہفتے گزرے ہوں گے جب بشری نے اپنے بھائیوں کے ہاتھ پھر ایک خط بھیجا۔۔۔ جس میں اس نے شکوے کے انداز میں لکھا تھا "محمد الیاس تو تو سچ مچ بہت سخت دل نکلا۔۔۔ ایک بار کہنے پر مجھے چھوڑ دیا۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ میں تیرے بنا جی لوں گی۔۔۔ مگر میں

www.novelsclubb.com

جب بھی زندگی کو تمہارے بنا سوچتی ہوں تو میری سانسیں رکنے لگتی ہیں"

محبت کا اصول ہے کہ جس سے محبت کی جائے اسے بدنام نہ کیا جائے۔۔۔میں بلکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ میری کسی بھی بات یا حرکت کی وجہ سے محمد امین یا میری محبت بشری کی بدنامی ہو۔۔۔میں نے اس کے بھائیوں کے ہاتھ پیغام بھیجوایا کہ "میں محمد امین کی اور تمہاری عزت کو خود کی عزت پر ترجیح دیتا ہوں۔۔۔وہ میرا محسن ہے اور تم میری محبت ہو۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ کچھ بھی ایسا ہو کہ تم اور تمہارا باپ بدنام ہو جاو"

اسی شام محمد امین مجھے ملنے آیا تو میں اس کے پیروں میں بیٹھ گیا اور اس کے پیر پکڑ کر منت کی کہ "میں اپنے والدین کو رشتہ لینے کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔محمد امین تجھے تیرے خدا کا واسطہ مجھے اپنی بیٹی بشری کا رشتہ دے دے"

اس وقت میری کیفیت ایسی تھی کہ مجھے لگتا تھا کہ اگر بشریٰ مجھے نہ ملی تو میرا سانس لینا محال ہو جائے گا۔۔۔

محمد امین نے صاف صاف منع کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ "محمد الیاس تو مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔اپنے دونوں بیٹوں بابر علی اور عامر علی سے بھی زیادہ عزیز۔۔۔ مگر یہ کسی صورت ممکن نہیں۔۔۔ہماری ذات الگ ہے۔۔۔لوگ باتیں بنائیں گے کہ ذات سے باہر کیا ہے تو ضرور لڑکی کا کردار خراب ہو گا اور میں جانتا ہوں کہ یہ بات تیرے لئے بھی قابل قبول نہیں ہو گی کہ بشریٰ کے کردار پر کوئی انگلی اٹھائے"

میں اتنا دل برداشتہ ہوا کہ میں اپنے گاوں واپس اپنے والدین کے پاس چلا گیا اور انھیں سب روداد سنائی۔۔۔سارے حالات جاننے کے بعد اگلی صبح پوری تیاری کے ساتھ میرے والدین میرے لئے بشریٰ کا رشتہ لینے سمندری کے لئے نکل پڑے۔۔۔

محمد امین کی میرے والد کے ساتھ بہت اچھی اور گہری یاری تھی۔۔۔پہلے تو اس

www.novelsclubb.com

نے گاوں کے ماحول کے حساب سے خوب خاطر مدارت کی مگر جب اسے اور اس کی بیوی کو میرے والدین کے آنے کا اصل مقصد پتا چلا تو انھوں نے صاف صاف انکار کر دیا۔۔۔

محمد امین نے میرے والد سے کہا کہ "آپ لوگ مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو مگر ہم میں اپنی ذات سے باہر رشتہ نہیں کرتے"

میرے والد کے بہت اصرار پر محمد امین نے جھوٹی تسلی دلاتے ہوئے کہا "میں خاندان کے بڑے بزرگوں سے مشورہ کروں گا۔۔۔اگر اجازت مل گئی تو اس بات کی سب سے زیادہ خوشی مجھے ہی ہو گی"

وہ پل جب میرے والدین محمد امین کے گھر رشتہ لے کر گئے تھے میرے لئے بہت اذیت ناک تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

دراصل بشری کی اماں کے بقول اس کا رشتہ بچپن میں ہی اس کے کسی خالہ زاد سے

طے ہو چکا تھا۔۔۔بشری کی والدہ بلکل بھی نہیں چاہتی تھیں کہ کسی ایک پل کے لئے بھی میرے رشتے یا میرے بارے میں سوچا جائے۔۔۔

جتنی محمد امین مجھ سے محبت کرتا تھا اس کی بیوی اس سے کہیں زیادہ مجھے برا سمجھتی تھی۔۔۔جب رشتے کی بات کھل کھلا کر چلی تو بشری کی والدہ نے بشری کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔بشری مسلسل مار کھاتی رہی مگر اس کی زبان پر ایک ہی بات جاری تھی اور وہ یہ کہ "میں اپنی زندگی محمد الیاس کے نام کر چکی ہوں۔۔۔وہ صرف دل میں نہیں بلکہ میری روح میں، سانسوں میں، سوچ میں، دھڑکن میں اور دماغ میں ہر وقت رہتا ہے۔۔۔اگر میں کسی کو اپناؤں گی تو محمد الیاس کو اپناؤں گی"

www.novelsclubb.com

بشری کی ماں نے جب اسے بہت زیادہ مارا تو اس کی حالت خراب ہو گئی۔۔۔ایسے میں جن بشری پر حاضر ہو گیا۔۔۔جب وہ جن بشری پر آتا تو بشری کی آواز مردوں

جیسی ہو جاتی اور جسم بلکل تختے کی طرح اکھڑ جاتا۔۔۔وہ ایسی حالت میں آجاتی کہ اس کے قریب جاتے بھی ڈر لگتا۔۔۔

جن نے بشری کی والدہ کو سمجھایا کہ "تیری تین بیٹیاں ہیں۔۔۔دو بشری سے بڑی ہیں۔۔۔ان کی کہیں نسبت طے نہیں گو ان دونوں میں سے کسی کی شادی اپنی بہن کے بیٹے سے کر دے۔۔۔تجھے سمجھ کیوں نہیں آرہی کہ بشری اور محمد الیاس کا جوڑ اللہ تعالی نے بنایا ہے"

بشری کی ماں جن سے بحث کرنے لگی تو جن بولا "اے عورت میں عمر میں تیرے دادا پر دادا سے کہیں بڑا ہوں۔۔۔میں جن کے جس خاندان سے ہوں انھیں اللہ تعالی نے بہت طاقت اور ہمت دی ہے۔۔۔آج تک ہمارے خاندان میں سے کوئی کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا مگر میں نے اپنے سامنے اپنی لاڈلی بیٹی مرتے دیکھی ہے۔۔۔بیٹی کو کھونے کا دکھ بہت بڑا ہوتا ہے۔۔۔میں تیرے آگے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں کہ بشری کی شادی اسی لڑکے سے کروادے جسے وہ پسند کرتی

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔ورنہ وہ مر جائے گی۔۔۔بیٹی کی موت سے بہتر ہے کہ تو اسے اس کی مرضی کی زندگی دان کر دے"

بشری کی ماں نے جن سے کہا کہ "اب تو یہ میری ضد ہے کہ میں بشری کی شادی محمد الیاس سے کرنے کی بجائے اسے اپنے ہاتھوں سے مار دوں گی"

جن جواب تک منت سماجت اور درخواست کر رہا تھا۔۔ایک دم سے اس کے تیور بدل گئے اور بہت سخت اور غصیلے لہجے میں بولا کہ "اگر میری بشری کا رشتہ اس لڑکے کے سوا جسے وہ پسند کرتی ہے۔۔۔کسی بھی اور سے ہوا چاہے وہ تیرا خاندان میں ہو یا تیرے شوہر کے خاندان میں تو میں اپنی بیٹی بشری کو خود مار دوں گا۔۔۔کیوں کہ میں ناپسند رشتے کے بعد اسے پل پل مرتے نہیں دیکھ سکتا اور پل پل کی موت سے بہتر ہے کہ اسے ایک ہی بار سکون کی موت دے دی جائے"

جن ابھی تک شاید میرے بارے میں پوری معلومات بھی نہیں رکھتا تھا۔۔۔مگر اس بشری سے ویسی ہی والہانہ محبت تھی جیسی اسے اپنی بیٹی سے تھی جو کہ

بشری کی ہمشکل تھی۔۔۔اب وہ بشری کی جنگ میں میرا وکیل بن گیا اور بولا "بشری کا رشتہ ہو گا تو اسی لڑکے سے ہو گا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو"

اب بشری کی ماں کھلم کھلا دشمنی پر اتر آئی اور ہمارے گھر آکر میری والدہ اور خاندان والوں کو بہت گندی گالیاں دینا شروع کر دیں۔۔۔ جبکہ میں ان ہی کی عزت بچانے کی خاطر اپنے آبائی گاوں چلا گیا تھا۔۔۔کہ نہ ہی میں وہاں رہوں گا اور نہ ہی یہ بات کسی کے علم میں آئے گی کہ بشری مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔
بشری نے میری بہت منتیں کیں کہ "الیاس مجھے لے کر بھاگ جاو۔۔۔میرا باپ جتنا مرضی تیرے ساتھ محبت جتا لے مگر وہ کبھی میری ماں کی مخالفت مول نہیں لے گا اور نہ وہ کبھی برداری کے سامنے بات کرے گا:

www.novelsclubb.com

میں نے اسے ہمیشہ ہی سمجھایا کرتا کہ "بشری یقین انسانوں پر نہیں اللہ پر ہونا چاہیئے اور مجھے اپنے جذبے کی سچائی اور اللہ تعالی کی رحمت پر یقین ہے"

ہمیشہ میرے اپنے وجود کے اندر سے آواز آتی "جب تک بشری کی زندگی ہے وہ تیری ہے ورنہ وہ کسی کی نہیں"

میں عمر کے اس حصے میں تھا جب عشق نام کا روگ لگ جائے تو وہ سر چڑھ کر ناچتا ہے۔۔۔ میں ان سب حالات اور اپنی بے بسی کی وجہ سے نیم دیوانگی میں آ گیا۔۔۔ بشری کی ماں سے گالیاں سننے کے بعد بھی میری حالت دیکھ کر میرے والدین محمد امین اور اس کے خاندان کے ہر بڑے چھوٹے کی منتیں کرنے لگے۔۔۔
اس عورت نے ہر جگہ، ہر مقام پر میرے والدین کو ذلیل وخوار کیا۔۔۔افسوس تھا تو یہ کہ محمد امین اس کی نہایت گندی زبان اور بیہودہ جملات پر بھی خاموش تماشائی کی طرح صرف دیکھتا رہتا۔۔۔نہ ہی کچھ بولتا اور نہ ہی اسے ٹوکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

محمد امین کے اس رویے سے میرے اندر محمد امین کی محبت کی جگہ نفرت نے لے لی۔۔۔ میں نے اب تک کی اپنی زندگی میں اگر کسی سے شدت سے نفرت کی تھی تو وہ محمد امین اور اس کی بیوی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں میرے والدین اور بشری کو بدنام نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ ہم تو اسے اپنے گھر کی عزت بنانا چاہتے تھے۔۔۔ لہذا ہم خاموش ہو گئے۔۔۔ پھر ایک دن خبر ملی کہ محمد امین کی بیوی نے بشری کو بہت زیادہ مارا ہے اور یہ بات جان کر مجھے بہت تکلیف ہوئی۔۔۔ میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک بار پھر محمد امین کے گھر پہنچا اور محمد امین کی بیوی سے مل کر اس سے ہاتھ جوڑ کر التجا کی کہ "آپ بشری کو مارا مت کریں ۔۔۔ وہ آپ کی بیٹی ہے۔۔۔ اس پر آپ کا حق ہے۔۔۔ آپ اس کا رشتہ جہاں چاہیں کر دیں۔۔۔ مگر جب آپ اسے مارتی ہیں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ اب میں اس کی زندگی میں نہیں ہوں تو مجھے وجہ بنا کر اسے مارا مت کریں"

اس عورت نے میرے سامنے ضد میں آکر بشری کو مارنا شروع کر دیا۔۔۔ میں نے بہت التجا کی۔۔۔۔ بہت منتیں کیں اور پھر بے بس ہو کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے اللہ سے مدد طلب کی اور روتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

بشری کی کوئی نسبت طے نہیں ہوئی ہوئی تھی یہ بات تب کھلی جب 2003 میں بشری کی والدہ نے اپنی بہن کے بیٹے سے بہت دھوم دھام سے منگنی کی اور پوری برادرای کو اس میں بلایا۔۔۔

منگنی کی رات لڑکے والے جب منگنی کر کے گھر پہنچے تو اس لڑکے کی حالت ایک دم سے غیر ہو گئ۔۔۔اس کا جسم ایک دم ایسے ہو گیا جیسے جان نکل گئ ہو مگر جسم باقی ہو۔۔۔

اس لڑکے پر وہی جن حاضر ہوا اور اس کے والدین کو دھمکی دینے لگا کہ "بشری سے اپنے بیٹے کی نسبت دن چڑھے توڑ دو۔۔۔ورنہ تمہارے بیٹے کو موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔کل صبح تک کا وقت ہے تم لوگوں کے پاس ورنہ اپنے جوان جہان بیٹے کی موت کے ذمہ دار تم لوگ خود ہو گے"۔۔۔

www.novelsclubb.com

محمد امین کی بیوی کی بہن جو ایک رات پہلے پوری برادری میں دھوم دھام سے منگنی کر کے گئی تھی۔۔۔دن چڑھتے ہی واپس محمد امین کے گھر اپنی بہن کے پاس پہنچ گئی۔۔۔اس نے محمد امین اور اپنی بہن کو پوری کہانی سنانے کے بعد کہا کہ "مجھے میرے بیٹے کی جان بہت عزیز ہے۔۔۔بہن بھائیوں کا رشتہ اپنی جگہ مگر اولاد سے آگے کوئی بھی نہیں ہوتا تو بہن تم اپنی بیٹی کے لئے کوئی اور گھر دیکھو"

سارا واقع سنانے کے بعد وہ منگنی میں دیا لیا سامان واپس لے کر باقاعدہ رسم توڑ کر چلی گئی۔۔۔

اب راتوں رات منگنی ٹوٹنے سے محمد امین کی بیوی کا غصہ اور بڑھ گیا اور اس نے آو دیکھا نا تاؤ اور بشریٰ کو پاگلوں کی طرح مارنے لگی۔۔۔جب وہ اسے مارتے مارتے تھک گئی تو اس کے شیطانی دماغ میں ایک خیال آیا۔۔۔

اس نے محمد امین کو ساتھ لیا اور دوسری بہن کے گھر پہنچ گئی۔۔۔صبح صبح وہاں پہنچ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی کہ "اس پہلی بہن کا بیٹا کسی اور لڑکی سے عشق کرتا تھا

رات ماں باپ کے کہنے پر اتنی دھوم دھام سے منگنی کر کیا اور صبح صبح اس نے آکر منگنی توڑ دی کہ میرا بیٹا دل سے راضی نہیں تو میں اس کی خوشی کے بغیر کچھ نہیں کروں گی"

بشری کی ماں تھی تو چالاک ترین عورت۔۔۔وہ اس طرح روئی پیٹی اور جھوٹی سچی کہانیاں سنائیں اور ساتھ ساتھ روتے ہوئے کہنے لگی "ساری برادری کو پتا چل گیا ہے۔۔۔اب کون میری بیٹی سے شادی کرے گا"

بشری کی ماں کو اس طرح روتے دھوتے اور ڈرامے کرتے دیکھ کر اس کی بہن نے جذبات میں آکر کہا "کون کا کیا مطلب ہے۔۔۔میرے بیٹے نظر نہیں آتے تجھے اور ان کا کہیں کوئی معشوقہ بھی نہیں چل رہا۔۔۔رونا بند کر"

www.novelsclubb.com

اپنی انگلی سے انگوٹھی اتار بشری کی ماں کو دیتے ہوئے بولی "یہ لے گھر جا کر بشری کو پہنا دے بشری آج سے میرے بیٹے کی امانت ہوئی"

بشری کی ماں بھی اس لڑکے کی تلی پر ہزار کا نوٹ رکھ کر رشتہ پکا کر کے

سکون سے گھر آ گئی۔۔۔

بشری کے والدین رشتہ طے کر کے ابھی ان کے گھر سے کچھ ہی دور تھے کہ وہ جن اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اس لڑکے کی بھی وہی حالت کر دی۔۔۔اس لڑکے کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی۔۔۔بیٹے کی ایک دم ایسی حالت دیکھی تو وہ لوگ پریشان ہو کر ہاسپٹل لے کر جانے لگے تو جن نے خود کو اس لڑکے میں حاضر کیا اور بولا "اگر تم اپنے بیٹے کی سلامتی چاہتے ہو تو ابھی کے ابھی بشری سے اپنے بیٹے کا رشتہ ختم کر دو۔۔۔ورنہ ابھی جو اس کی حالت ہے دس سیکنڈ بعد وہ تمہارے ہی ہاتھوں میں دم توڑ دے گا اور تم لوگ کچھ نہیں کر سکو گے"

www.novelsclubb.com

جن کے دھمکانے پر اس لڑکے کے والدین ڈر گئے اور محمد امین اور اس کی بیوی کے گھر پہنچنے سے پہلے رشتہ ختم ہونے کی اطلاع پہنچ گئی۔۔۔

میں جتنا بشری کی زندگی سے دور جا رہا تھا کہ اس کی بدنامی نہ ہو اتنی ہی اس کی بدنامی میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔

اب یہ بات نہ صرف محمد امین اور اس کی بیوی کی برادری بلکہ ارد گرد کے سب گاؤں میں پھیل گی کہ محمد امین کی بیٹی بشری پر جن ہے اور وہ اس لڑکی کا کسی سے رشتہ نہیں ہونے دیتا۔۔۔اب خاندان تو کیا ارد گرد کے گاؤں میں سے بھی کوئی بشری کو اپنی بہو بنانے کو تیار نہ تھا۔۔۔خاندان بھر نے ایک متفقہ فیصلہ کیا اور یہ کہ محمد امین کی بیٹی بشری چاہے کنواری مر جائے مگر اس کی شادی جھگڑوں کے لڑکے محمد الیاس سے نہیں ہو گی ورنہ سارا خاندان محمد امین اور اس کی بیوی سے ناطہ توڑ دے گا۔۔۔

جتنا میں نے بشری کی عزت کو بچانا چاہا اتنی ہی اس کی مجھ سے محبت کی تشہیر ہوئی۔۔۔جن کی بھی شہرت ہو گئ۔۔۔اب صرف محمد امین اور اس کی بیوی کے خاندان میں ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے سارے گاؤں میں ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر بشری کا نام تھا۔

"کوئی کہتا بشری محمد امین کی نہیں جن کی بیٹی ہے تو کوئی کہتا بشری کسی محمد الیاس نامی بندے سے محبت کرتی ہے۔۔۔اسی لئے جن جو کہ اس کا حیقیقی باپ ہے اسکا کسی اور سے رشتہ نہیں ہونے دیتا"

میری راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہو گیا۔۔۔محمد امین ہمارے گھر آیا اور میرے والد کے سامنے مجھے کہنے لگا" محمد الیاس میں تجھ سے بہت محبت کرتا ہوں اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ بشری کی شادی تجھ سے ہو جائے مگر اس کی ماں ضد کی وجہ سے اب نہ صرف خاندان بھر بلکہ پورے گاوں میں اس کی بدنامی ہو گئی یے ۔۔۔میں تم سے درخواست کرنے آیا ہوں کہ تم دونوں کی شادی ناممکن ہے تو تم بشری کو سمجھاو کہ وہ اپنی ضد چھوڑ دے اور اپنی ماں کی بات مان لے"

www.novelsclubb.com

اب میرا دل محمد امین کے خلاف گواہی دینے لگا کہ ہو نہ ہو یہ آدمی بھی بے ایمان اور دوغلا ہے۔۔۔اگر اسے اپنی بیٹی کی خوشی اور عزت عزیز ہوتی تو یہ اس کی خوشی کی خاطر نہ صرف اپنی بیوی بلکہ خاندان والوں کے سامنے ڈھال

بن جاتا۔۔۔اگر باپ اولاد کی ڈھال بن جائے تو کس میں اتنا دم ہے کہ اس کو بدنام کر سکے۔۔۔

اب ایک طرف میری بے بسی تھی اور میری بے بسی پر میرے والدین کی بے چارگی تھی کیونکہ وہ بھی پل پل اپنے بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتا دیکھ رہے تھے۔۔۔دوسری طرف بشری کی ماں اور جن کی آپس میں ضد تھی۔۔۔ بشری کی والدہ اب کھلم کھلا جن سے لڑائی کے محاذ پر اتر آئیں تھیں۔۔۔وہ ہر طرح کے جادو ٹونوں، پیروں اور عاملوں کے پاس گئیں۔۔۔اب بشری کی کیفیت بھی دن بدن بدلتی جا رہی تھی۔۔۔وہ کسی بھی پیر یا عالم کے سامنے جانے سے پہلے مردانہ لباس زیب تن کر لیتی اور بلکل کسی وڈیرے یا سردار کی لک میں آ جاتی۔۔۔ یہ لباس، جوتے اور پگڑی اسے جن نے ہی لا کر دی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بشری کی چال بھی بدل جاتی اور سردار کی طرح اکھڑ کر چلتی ہوئی وہ اس پیر یا عالم کے سامنے آتی۔۔۔اس وقت وہ جن بشری کے اندر سما جاتا۔۔۔بظاہر تو سب بشری کر رہی ہوتی مگر حیقیقت میں یہ سب وہ جن کر رہا ہوتا تھا۔۔۔وہ جن اس پیر یا عامل کو مخاطب کرتا اور کہتا "پہلا وار تیرا۔۔۔پہلا حق تیرا۔۔۔مگر بعد میں جو میں کروں گا تو خود ذمہ دار ہو گا"۔۔۔

بشری کی ماں کی نظر میں اس سب کا قصوروار میں تھا جبکہ میں ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا۔۔۔میری تو اس جن سے کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ جن صرف بشری کے حق کے لئے بول اور لڑ رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ بشری کو اپنی سگی بیٹی مانتا تھا اور چاہتا تھا کہ اس کی بیٹی کی خواہش پوری ہو۔۔۔مگر بشری کی والدہ نے یہ سوچ بنا لی تھی کہ جن میرا طرف دار ہے اور یہ سب کچھ وہ میرے لئے کر رہا ہے۔۔۔

وہ جن حیقیقتاً بہت طاقتور تھا۔۔۔

سارے جادو ٹونے والے، عامل، پیر اور فقیر اس جن کے سامنے چند سیکنڈ سے زیادہ نہ رک پاتے اور بھاگ کھڑے ہوتے۔۔۔

میری حالت دن بدن بگڑتی دیکھ کر میرا بڑا بھائی مجھے اپنے ساتھ واپس سمندری لے آیا۔۔۔اب میری حالت ایسی تو نہیں تھی کہ میں کالج جاتا یا بھائی کی کھیتوں میں مدد کرتا تو بھائی مجھے گھر ہی چھوڑ جاتا۔۔۔ہمارے پاس سمندری میں کافی مال ڈنگر تھے تو میرا کام دن بھر ان کی خدمت کرنا اور خیال رکھنا ہی تھا۔۔۔

میرا دل بہت اداس تھا۔۔۔ صبح سے ایسے محسوس ہو رہا تھ کہ کچھ بہت برا ہونے والا ہے اور میرا بہت رونے کو دل کر رہا تھا۔۔۔مجھے اپنی ما بھی بہت یاد آرہی تھی تھی۔۔۔دل چاہ رہا تھا کہ ماں کی گود میں سر رکھ کر چھپ جاوں۔۔۔دن تو جیسے تیسے گزر گیا مگر دن شام کا وقت ایک عذاب کی طرح مجھ پر بھاری گزر رہا تھا۔۔۔میں ڈنگروں کے پاس ہی چار پائی بچھا کر اکیلا لیٹا آسمان کو دیکھ کر اپنی ہی تصوراتی دنیا میں کھویا ہوا تھا جب محمد امین کے ملازم نے مجھے بشریٰ کا ایک خط لا کر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس کی تحریر کچھ یوں تھی "یہ لوگ مجھے تیرا نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ تیری امید اور یقین کی وجہ مجھے نہیں پتا۔۔۔میں تو صرف اتنا جانتی ہوں یہ لوگ جیتے جی کبھی بھی مجھے تیرا نہیں ہونے دیں گے"

اس کی تحریر میں اشارہ صرف اس کی والدہ نہیں بلکہ اس کے والد محمد امین کی طرف بھی تھا۔۔۔میں اس کے دو جملوں کی تحریر سے پوری بات سمجھ گیا تھا مگر ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے نہ صرف بشری اور اس کے والد کی بدنامی ہو بلکہ ہماری سچی محبت کو بھی لوگ ہوس کا نام دے کر بدنام کر دیں۔۔۔میں عزت و آبرو کے ساتھ سارے زمانے کے سامنے بشری کو بیاہ کر اپنے گھر کی عزت بنانا چاہتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے خط کا کوئی جواب نہیں دیا اور ملازم کو خالی ہاتھ ہی لوٹا دیا۔۔۔میں پانچ وقت کا نمازی تو پہلے ہی تھا مگر اب دیوانوں کی طرح ہر وقت خدا سے اس کا ساتھ مانگنے لگا ۔۔۔میں جب بھی سوال کرتا اپنے رب سے تو جواب ہمیشہ کی طرح میرے اندر

سے میرا ساتھی ہی مجھے دیتا" محمد الیاس اپنے رب سے ناامید مت ہو۔۔۔ ناامیدی کفر ہے"

میں بشری کی پل پل کی خبر رکھتا۔۔۔ اس کی ماں کا ظلم اس پر بڑھتے جا رہے تھے ۔۔۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک بار پھر میں اس کی ماں کے پاس التجا کرنے گیا کہ : بشری کو نہ مارو۔۔۔ وہ تمہاری بیٹی ہے۔۔۔ میں تمہاری مرضی کے بنا کوئی قدم نہیں اٹھاوں گا"
مگر بشری کی ماں جانے کس ڈھیٹ مٹی کی بنی تھی کہ وہ باز نہ آئی۔۔۔

اب مجھے اس جن سے نفرت ہونے لگی کیونکہ بشری کی ماں جو کچھ بھی کر رہی تھی وہ اس جن کی دشمنی میں کر رہی تھی۔۔۔ وہ بشری کو اتنا مارتی کہ اکثر بشری بے ہوش ہو جاتی۔۔۔ میں روز رات کو جب بھی سونے کی نیت سے بستر پر لیٹتا تو بشری کی کیفیت اور تکلیف کو محسوس کر کے بہت روتا۔۔۔ پھر خیالوں میں بشری کو تصور کر کے اسے کہتا کہ "بشری پریشان مت ہو۔۔۔

ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے اور دیکھنا بہت جلد میں تجھے اپنے اللہ کی رضا اور عزت و آبرو کے ساتھ بیاہ کر اپنے گھر لاوں گا۔۔۔بس اللہ پر اور مجھ پر یقین رکھنا"

ایک دن میں سمندری گاوں والے گھر پر تھا۔۔۔میرا بھائی بھی کھیتوں سے واپس گھر آ چکا تھا جب محمد امین میرے بڑے بھائی سے فصلوں کے متعلق کچھ بات کرنے ہمارے گھر آیا۔۔۔میں بہت اداس اور پریشان تھا۔۔۔میں دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔مجھے بھائی اور محمد آمین کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ میں وہاں سے اٹھ کر کمرے میں جا کر تنہائی میں لیٹنے لگا تو بھائی محمد اسحاق نے آواز دے دی "الیاس تیز پتی ادرک اور چھوٹی الائچی والی مزے دار کی چائے تو بنا دو" میں بلکل بھی چائے بنانے کے موڈ میں نہیں تھا مگر مجبوراً مجھے چائے بنانے پڑی

www.novelsclubb.com

۔۔۔

وہ دن میری زندگی کا یادگار دن اور پل ہیں۔۔۔اس دن بہت تیز بارش ہو رہی تھی ۔۔۔جب اچانک سے دروازے پر دستک ہوئی اور میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

میں دروازہ کھول کر جیسے سکتے میں چلا گیا۔۔۔سامنے بشری کھڑی تھی۔۔۔وہ پہلی بار ہمارے گھر آئی تھی۔۔۔اسے اپنے سامنے اپنے گھر کے دروازے پر دیکھ کر جیسے میں ہوش کھو بیٹھا۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھے بنا سوال کیا "ابو یہیں ہیں نا"؟؟

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ سیدھی اندر کی طرف چل دی۔۔۔اس وقت میں نے اس کے چہرے پر جو تاثر دیکھے وہ میں مرتے دم تک نہیں بھول سکتا۔۔۔محبت اور انتظار کی انتہا کے علاوہ امید اور ناامیدی کی درمیانی کیفیت۔۔۔اس کے علاوہ جسمانی طور پر بھی وہ بہت کمزور ہو چکی تھی۔۔۔

محمد امین نے بشریٰ کی طرف دیکھا تو ناراضگی سے سوال کیا "تم یہاں کیوں آئی ہو"؟؟؟

بشریٰ بولی "ابا تمہارے خاص ملازم نے زہر کھا لیا ہے"

میں ابھی تک اسی حیرت کی کیفیت پر دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔۔ محمد امین آگے آگے اور اس کے پیچھے بشریٰ دونوں ہی اس کھلے دروازے سے چلے گئے۔۔۔ میں نے بس اسے آتے اور جاتے دیکھا۔۔۔اس سب میں میں کچھ بھی نہیں بولا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد میرا دل گھبرانے لگا۔۔۔ مجھے ایسے محسوس ہونے لگا جیسے *قیامت آنے والی ہے*۔۔۔ میرے اندر بیٹھا وہ دوست جو بچپن سے میرے ہر سوال کا جواب دیتا، ہمیشہ مجھے برائی سے روکتا اور جب بھی میں اداس ہوتا تو مجھ سے بہت سی باتیں کرتا۔۔۔ میں اس سے بار بار سوال کرتا رہا کہ "کیا ہونے والا ہے ۔۔۔ کیا ہونے والا ہے"؟؟؟

www.novelsclubb.com

مگر آج وہ بھی بلکل خاموش ہو گیا۔۔۔میرے بار بار سوال کرنے پر بھی کچھ نہ بولا ۔۔۔

میرا ذہن ابھی تک اسی بات پر اٹکا ہوا تھا کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ "محمد امین کے خاص ملازم نے زہر کیوں کھایا"؟

اس کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے سوال دماغ میں گھوم رہے تھے مگر ان کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔۔۔اس زمانے میں بلکہ آج بھی ایمبولینس کا کام ٹریکٹر ٹرالی سے لیا جاتا ہے۔۔۔میں ابھی تک دروازے پر کھڑا ان کی گھر کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ کچھ دیر بعد ٹریکٹر ٹرالی ان کے دروازے پر کھڑی نظر آئی۔۔۔

میں نے دیکھا کہ کسی کو چارپائی پر ڈال کر لے گئے۔۔۔میں وہیں دروازے پر کھڑا ان کی گھر کی طرف دیکھتا رہا۔۔۔تقریباً گھنٹے ڈیڑھ بعد وہ ٹریکٹر ٹرالی خالی واپس آئی اور کسی اور کو چارپائی پر ڈال کر لے گئے۔۔۔اب کی بار ان کے گھر کے باہر واویلا مچا ہوا تھا۔۔۔سب رو رہے تھے اور گاوں کی عورتیں اپنے مخصوص انداز میں بین کر

www.novelsclubb.com

رہی تھیں۔۔۔

میرے اندر ایک بے چینی، ایک اضطراب کی کیفیت تھی کہ جیسے میرا کچھ بہت قیمتی کھونے والا ہے۔۔۔ میں بار بار خود سے سوال کرتا کہ "اگر پہلے نوکر کو لے کر گئے تھے تو اب دوبارہ کون ہے جسے لے کر گئے ہیں"؟

میں اسی کیفیت میں ان کے گھر پر نظریں ٹکائے

ٹریکٹر ٹرالی واپس آنے کا منتظر تھا۔۔۔ تقریباً تین گھنٹے بعد ٹرالی واپس آئی اور اس میں سے وہ لوگ نکلنے لگے جو چارپائی کے ساتھ گئے تھے۔۔۔ وہ سب ہی رو رہے تھے۔۔۔

اب میری حالت خیر ہونے لگی۔۔۔ میرا ایک ہاتھ بے اختیار سینے پر پہنچ گیا اور میں اس ہاتھ سے دل کو مسلنے لگا کیونکہ مجھے اپنی سانسیں رکتی اور دل کی دھڑکن بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں وہیں کھڑا تھا اس انتظار میں کسی طرح جان سکوں کہ "آخر محمد امین کے گھر ہوا کیا ہے"؟

کچھ دیر بعد ایک بہت بوڑھا آدمی تیز تیز قدموں سے محمد امین کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ ہمارا گھر محمد امین کے راستے میں آتا تھا تو ہر کسی کو وہاں سے گزر کر جانا ہوتا تھا۔۔۔ میں نے رکتی سانسوں سے اس بوڑھے شخص سے آگے بڑھ کر سوال کیا" بابا جی محمد امین کے گھر کیا ہوا ہے؟ کیا کوئی بیمار ہے یا۔۔ یا پھر کوئی فوت ہو گیا ہے مگر کون۔۔۔ کون فوت ہو گیا۔۔۔ مگر کون فوت ہو گیا ہے"؟

بابے نے سر سے پاوں تک گہری نظروں سے میرا جائزہ لیا اور بولا" تجھے نہیں پتا ۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے کہ تجھے نہیں پتا"

www.novelsclubb.com

مجھے اس بابے کی جواب پر بہت حیرت ہوئی۔۔۔

مجھ میں بولنے کی سکت تو تھی نہیں۔۔۔میں نے منفی میں سر ہلا دیا تو وہ بابا بولا "محمد امین کی چھوٹی بیٹی بشری انتقال کر گئ ہے"

اس جملے کے بعد وہ بابا میری آنکھوں کے سامنے ہی ایسے غائب ہوا جیسے اسے آسمان نگل گیا یا زمین کھا گئ۔۔۔مجھے اس وقت اس بابے سے کیا مطلب تھا کہ کہاں گیا ۔۔۔بات تو یہ تھی جو اس نے بتائی اور اس کا جملہ سنتے ہی مجھے ایسے لگا میرے اندر سے سب کچھ خالی ہو گیا ہے۔۔۔میں وہیں اپنے دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھ گیا ۔۔۔میرا دل اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔میں بار بار خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ "محمد الیاس تم زندہ ہو بشری بھی زندہ ہے۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مر جائے اور تم زندہ بچ جاو"

www.novelsclubb.com

میں وہیں بیٹھا لوگوں کو اس کے گھر آتے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر میرا دل۔۔۔ میرا دماغ۔۔۔ میری روح کی بے چینی کوئی بھی یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ (اس کے مرنے کے بعد میری سانسیں کیوں نہیں رکیں"؟

لوگ اس کا جنازہ میرے گھر کے آگے سے لے کر گزرے۔۔۔ میں اپنی دہلیز پر کھڑا اس کے جنازے کو جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اتنا بڑا جنازہ تھا جیسے کسی رئیس زادی کی بارات ہو۔۔۔ جنازے میں شامل ایک شخص نے جو کہ رشتے میں بشری کا ماموں لگتا تھا میری طرف اشارہ کر کے ساتھ والے شخص سے کہا "محبت کبھی مت کرنا۔۔۔ جب بھی کرنا عشق کرنا۔۔۔ اس وقت اس لڑکے کی حالت اس مالی جیسی ہے جسکا ہرا بھرا باغ چند سیکنڈ میں اجڑ گیا ہو"

www.novelsclubb.com

میں اس وقت تک سکتے کی حالت میں تھا۔۔۔ یہ جملے میرے کانوں میں پڑے تو میری آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین میں جذب ہو گئے۔۔۔

میری بے بسی اور لاچارگی کا یہ عالم تھا کہ میں بشری کی میت تو کندھا دینا تو دور اس کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

میرے والدین بھی جنازے میں شامل ہوئے۔۔۔ میرے والدین اور محمد امین کو اس وقت یہ فکر لاحق ہو گی کہ کہیں میں خود کشی نہ کر لوں تو میرا بھائی اور میرا ایک کزن میرے پاس چھوڑ گئے۔۔۔ میں ان سے آنکھ بچا کر جنازے کے قبرستان پہنچنے تک قبرستان میں موجود ایک بزرگ کا مزار تھا اس کے احاطے میں چلا گیا۔۔۔

میرے اندر عجیب کچھ ہو رہا تھا جیسے میں اپنا دل اپنے ہاتھوں سے نوچ ڈالوں۔۔۔ میں نے وہاں جا کر آسمان کی طرف دیکھ کر بہت رویا، بہت چلایا اور خدا سے بار بار سوال کرتا رہا" خدایا میں نے بشری کی خوشی چاہی تھی۔۔۔ وہ زندہ رہتی، میری نہ ہوتی کسی کو بھی مل جاتی۔۔۔ میرے لئے تو اس کی محبت کا احساس ہی کافی تھا"

کفن دفن کے بعد میرے والدین واپس آ گئے تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ دفنانے والے

www.novelsclubb.com

مرد قبرستان سے اور خواتین جوان کے گھر مرگ پر پہنچی تھیں سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔۔۔

گاوں میں عام طور پر دو افواہیں سر گرم تھیں۔۔۔ پہلی یہ کہ بشری نے زہر کھالیا ہے اور دوسری یہ کہ بشری کو اسی جن نے مارا ہے جو اس کے پاس آتا تھا۔۔۔ میرا دل یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ بشری زہر کھا سکتی ہے تو پھر مطلب اسے جن نے ہی مارا تھا۔۔۔

لوگوں کے گھروں میں روانگی کے بعد میں بشری کی قبر پر گیا۔۔۔ میں اس کی قبر پر بیٹھا تھا جسے ڈولی میں بیٹھا کر اپنے گھر لانے کی چاہ دیوانگی کی حد تک میرے دل میں تھی۔۔۔ میری حالت ایک جنونی کی سی ہو گئ۔۔۔ میں نے بشری کی قبر کی گیلی مٹی اپنی مٹھی میں لے کر اس وقت اسی جنونی کیفیت میں تین قسمیں کھائیں۔۔۔ شاید میں اس وقت یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ جو قسمیں میں کھا رہا ہوں وہ کیا معانی رکھتی ہیں۔۔۔

**"پہلی قسم یہ تھی کہ محبت میں جیسی بے بسی کے ساتھ میں ہارا ہوں۔۔۔میں ایسی طاقت پاؤں گا کہ ایسی بے بسی کی محبت میں کسی کو ہارنے نہیں دوں گا"

**"دوسری قسم یہ تھی کہ جس جن نے میری بشری کو مارا ہے میں اس جن سے اپنی بشری کی موت کا بدلہ لوں گا:

**"تیسری قسم یہ تھی کہ میں وہ طاقت حاصل کروں گا کہ میں بشری کی روح کو حاضر کر سکوں"

میں چاہتا تھا کہ میں اس سے پوچھ سکوں کہ "کیا تجھے میری محبت اور اپنے اللہ کی رحمت پر یقین نہیں تھا کہ تم مر گئی:

میں نے یہ عہد تو اپنی جنونی کیفیت میں کر لئے تھے مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ میں طاقت حاصل کہاں سے اور کیسے کروں گا۔۔۔بچپن سے ولی اللہ اور اولیاء اللہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا تو بس اتنا جانتا تھا کہ ایسی کوئی بھی طاقت مجھے کسی اللہ والے کے مزار پر ملے گی کیونکہ اللہ والوں کے پاس ہی اللہ والے آتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھ پر بیٹھے بیٹھے جنونی کیفیت طاری ہو جاتی اور میں گھر سے منہ اٹھا کر گاوں کی گلیوں میں بشری کو ڈھونڈنے نکل پڑتا۔۔۔ مجھے یہ یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ مر گئ ہے۔۔۔ کیونکہ اگر وہ سچ میں مر گئ ہے تو پھر میں کیوں زندہ ہوں۔۔۔

کبھی میں قبرستان کے احاطے میں موجود دربار پر بیٹھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے خدا سے سوال جواب کرنے لگ جاتا ہے اور کبھی میں بشری کی قبر پر گھٹنوں بیٹھ کر اس سے پوچھتا کہ "اتنی بھی کیا بے اعتباری تھی۔۔۔ تھوڑا انتظار کر لیتی تو خدا ہمیں ملا دیتا"

گاوں بھر کو پتا چل چکا تھا میری اس جنونی کیفیت کا تو میں کہیں بھی ادھر ادھر بھٹک رہا ہوتا تو لوگ مجھے میرے گھر پہنچا دیتے۔۔۔

مجھے ایسے لگتا تھا کہ میں بیٹھا رہا تو میں کچھ حاصل نہیں کر پاوں گا۔۔۔ مجھ پر وہی جنونی کیفیت طاری تھی جب میں اٹھ کر گھر کے دروازے سے باہر نکلنے لگا تو میری ماں نے مجھے پیچھے سے آواز دے کر پوچھا "پتر الیاس کہاں جا رہے ہو"؟

میں نے بنا پیچھے مڑ کر دیکھے جواب دیا" اپنے مقدر کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں" میری امی کوئی پڑھی لکھی تو تھیں نہیں تو وہ میری بات سمجھیں ہی نہیں۔۔۔ انھیں لگا کہ پھر بشری کا جنون چڑھا ہو گا اور ڈھونڈ ڈھانڈ کر واپس آجاوں گا۔۔۔ جب میں گھر سے نکلا تو میری جیب میں پچاس روپے تھے۔۔۔ میں نے اوکاڑہ شہر سے کچھ دور (بالا پیر) بزرگ کی کرامات کا بہت سن رکھا تھا کہ وہاں سے کوئی خالی نہیں لوٹتا ۔۔۔ میں بھی انھیں بزرگ (بالا پیر) کے مزار کی طرف قسمت آزمانے چل پڑا ۔۔۔ یہ سوچ کر کہ بزرگ چاہے خود وفات پا گئے ہوں مگر وہاں کوئی نہ کوئی اللہ والا ضرور ملے گا۔۔۔

ہمیں کہیں بھی جانے کے لئے دریائے راوی کشتی میں بیٹھ کر پار جانا پڑتا تھا۔۔۔ قسمت اچھی ہو اور کوئی کشتی بھری ملے تو سمجھوں پندرہ منٹ دریا پار ورنہ کبھی کبھی کشتی بھرنے میں سارا دن گزر جاتا تھا۔۔۔ میں دریا کے کنارے پہنچا تو کشتی پہلے سے ہی بھری ہوئی تھی اور جانے کو تیار تھی۔۔۔ مجھے دیکھتے ہی کشتی والے نے اشارہ کر کے کہا کہ چلو اسی میں کھڑے ہو کر چلے جاو۔۔۔ ورنہ اگلی کشتی شام تک

بھرے گی اور اس طرح پندرہ منٹ بعد میں دریا پار اس جگہ پہنچ گیا جسکا نام پکی پکی مردات تھا۔۔۔وہاں سے آگے بس میں بیٹھ کر جانا تھا۔۔۔قسمت کا میں ایسا دھنی نکلا کہ اوکاڑہ شہر کی طرف جانے والی بس مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔اس بس کے کنڈیکٹر نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بس میں سوار کر لیا۔۔۔کیونکہ بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی تو میں نے کھڑے ہو کر سفر کیا اور اسی وجہ سے انھوں نے مجھ سے صرف پانچ روپے کرایہ لیا۔۔۔میں جب اوکاڑہ شہر اڈے پر اترا تو ظہر کا وقت تھا میں نے سب سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھی۔۔۔

اوکاڑہ شہر سے بالا پیر کی طرف کی ٹوٹی پھوٹی چھوٹی منی بسیں چلتی تھیں۔۔۔ نماز پڑھنے کے بعد میں بالا پیر جانے والی بس میں بیٹھ گیا۔۔۔جب میں بالا پیر کے دربار شریف پہنچا تو میری جیب میں پچاس میں سے ستائیس روپے باقی تھے۔۔۔دربار شریف کے دروازے پر ایک مانگنے والا بیٹھا تھا دس روپے میں نے اسے دیئے اور باقی سترہ روپے میں دربار شریف میں رکھے

ڈبے میں ڈال دیئے۔۔۔دن بھر کا بھوکا پیاسا میں اس وقت تک برے حال کو پہنچ چکا تھا۔۔۔میں نے دربار کے احاطے میں لگے نلکے سے پیٹ بھر کر پانی پیا۔۔۔

عصر کا وقت ہو چکا تھا میں نے وضو کیا اور سب سے پہلے عصر کی نماز پڑھی۔۔۔میرے گھر والے یہی سمجھ رہے تھے کہ میں شام تک تھک ہار کر واپس آجاوں گا۔۔۔مگر رات تک نہ پہنچا تو انھیں پریشانی لگی اور میری تلاش شروع کردی گئی۔۔۔

اس جملے کے بعد وہ بابا میری آنکھوں کے سامنے ہی ایسے غائب ہوا جیسے اسے آسمان نگل گیا یا زمین کھا گئی۔۔۔مجھے اس وقت اس بابے سے کیا مطلب تھا کہ کہاں گیا۔۔۔بات تو یہ تھی جو اس نے بتائی اور اس کا جملہ سنتے ہی مجھے ایسے لگا میرے اندر سے سب کچھ خالی ہو گیا ہے۔۔۔میں وہیں اپنے دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھ گیا

۔۔۔میرا دل اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔میں بار بار خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ "محمد الیاس تم زندہ ہو بشری بھی زندہ ہے۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مر جائے اور تم زندہ بچ جاو"

میں وہیں بیٹھا لوگوں کو اس کے گھر آتے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر میرا دل۔۔۔ میرا دماغ۔۔۔میری روح کی بے چینی کوئی بھی یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ (اس کے مرنے کے بعد میری سانسیں کیوں نہیں رکیں"؟

لوگ اس کا جنازہ میرے گھر کے آگے سے لے کر گزرے۔۔۔میں اپنی دہلیز پر کھڑا اس کے جنازے کو جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔اتنا بڑا جنازہ تھا جیسے کسی رئیس زادی کی بارات ہو۔۔۔جنازے میں شامل ایک شخص نے جو کہ رشتے میں بشری کا ماموں لگتا تھا میری طرف اشارہ کر کے ساتھ والے شخص سے کہا "محبت کبھی مت کرنا۔۔۔جب بھی کرنا عشق کرنا۔۔۔اس وقت اس لڑکے کی حالت اس مالی جیسی ہے جسکا ہرا بھرا باغ چند سیکنڈ میں اجڑ گیا ہو"

www.novelsclubb.com

میں اس وقت تک سکتے کی حالت میں تھا۔۔۔یہ جملے میرے کانوں میں پڑے تو میری آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین میں جذب ہو گئے۔۔۔
میری بے بسی اور لاچارگی کا یہ عالم تھا کہ میں بشری کی میت تو کندھا دینا تو دور اس کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

میرے والدین بھی جنازے میں شامل ہوئے۔۔۔میرے والدین اور محمد امین کو اس وقت یہ فکر لاحق ہو گی کہ کہیں میں خود کشی نہ کر لوں تو میرا بھائی اور میرا ایک کزن میرے پاس چھوڑ گئے۔۔۔میں ان سے آنکھ بچا کر جنازے کے قبرستان پہنچنے تک قبرستان میں موجود ایک بزرگ کا مزار تھا اس کے احاطے میں چلا گیا۔۔۔

میرے اندر عجیب کچھ ہو رہا تھا جیسے میں اپنا دل اپنے ہاتھوں سے نوچ ڈالوں۔۔۔
میں نے وہاں جا کر آسمان کی طرف دیکھ کر بہت رویا، بہت چلایا اور خدا سے بار بار سوال کرتا رہا" خدایا میں نے بشری کی خوشی چاہی تھی۔۔۔وہ زندہ رہتی، میری نہ ہوتی کسی کو بھی مل جاتی۔۔۔میرے لئے تو اس کی محبت کا احساس ہی کافی تھا"

کفن دفن کے بعد میرے والدین واپس آ گئے تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ دفنانے والے مرد قبرستان سے اور خواتین جوان کے گھر مرگ پر پہنچی تھیں سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔۔۔

گاؤں میں عام طور پر دو افواہیں سرگرم تھیں۔۔۔ پہلی یہ کہ بشریٰ نے زہر کھالیا ہے اور دوسری یہ کہ بشریٰ کو اسی جن نے مارا ہے جو اس کے پاس آتا تھا۔۔۔ میرا دل یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ بشریٰ زہر کھا سکتی ہے تو پھر مطلب اسے جن نے ہی مارا تھا۔۔۔

لوگوں کے گھروں میں روانگی کے بعد میں بشریٰ کی قبر پر گیا۔۔۔ میں اس کی قبر پر بیٹھا تھا جسے ڈولی میں بیٹھا کر اپنے گھر لانے کی چاہ دیوانگی کی حد تک میرے دل میں تھی۔۔۔ میری حالت ایک جنونی کی سی ہو گئی۔۔۔ میں نے بشریٰ کی قبر کی گیلی مٹی اپنی مٹھی میں لے کر اس وقت اسی جنونی کیفیت میں تین قسمیں کھائیں۔۔۔ شاید میں اس وقت یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ جو قسمیں میں کھا رہا ہوں وہ کیا معانی رکھتی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

**"پہلی قسم یہ تھی کہ محبت میں جیسی بے بسی کے ساتھ میں ہارا ہوں۔۔۔ میں ایسی طاقت پاوں گا کہ ایسی بے بسی کی محبت میں کسی کو ہارنے نہیں دوں گا"

**"دوسری قسم یہ تھی کہ جس جن نے میری بشری کو مارا ہے میں اس جن سے اپنی بشری کی موت کا بدلہ لوں گا:

**"تیسری قسم یہ تھی کہ میں وہ طاقت حاصل کروں گا کہ میں بشری کی روح کو حاضر کر سکوں"

میں چاہتا تھا کہ میں اس سے پوچھ سکوں کہ "کیا تجھے میری محبت اور اپنے اللہ کی رحمت پر یقین نہیں تھا کہ تم مر گئ:

میں نے یہ عہد تو اپنی جنونی کیفیت میں کر لئے تھے مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ میں طاقت حاصل کہاں سے اور کیسے کروں گا۔۔ بچپن سے ولی اللہ اور اولیاء اللہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا تو بس اتنا جانتا تھا کہ ایسی کوئی بھی طاقت مجھے کسی اللہ والے کے مزار پر ملے گی کیونکہ اللہ والوں کے پاس ہی اللہ والے آتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھ پر بیٹھے بیٹھے جنونی کیفیت طاری ہو جاتی اور میں گھر سے منہ اٹھا کر گاوں کی گلیوں میں بشری کو ڈھونڈنے نکل پڑتا۔۔۔مجھے یہ یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ مر گئ ہے۔۔۔کیونکہ اگر وہ سچ میں مر گئ ہے تو پھر میں کیوں زندہ ہوں۔۔۔

کبھی میں قبرستان کے احاطے میں موجود دربار پر بیٹھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے خدا سے سوال جواب کرنے لگ جاتا ہے اور کبھی میں بشری کی قبر پر گھنٹوں بیٹھ کر اس سے پوچھتا کہ "اتنی بھی کیا بے اعتباری تھی۔۔۔تھوڑا انتظار کر لیتی تو خدا ہمیں ملا دیتا"

گاوں بھر کو پتا چل چکا تھا میری اس جنونی کیفیت کا تو میں کہیں بھی ادھر ادھر بھٹک رہا ہوتا تو لوگ مجھے میرے گھر پہنچا دیتے۔۔۔

مجھے ایسے لگتا تھا کہ میں بیٹھا رہا تو میں کچھ حاصل نہیں کر پاوں گا۔۔۔مجھ پر وہی جنونی کیفیت طاری تھی جب میں اٹھ کر گھر کے دروازے سے باہر نکلنے لگا تو میری ماں نے مجھے پیچھے سے آواز دے کر پوچھا "پتر الیاس کہاں جا رہے ہو"؟

میں نے بنا پیچھے مڑ کر دیکھے جواب دیا "اپنے مقدر کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں" میری امی کوئی پڑھی لکھی تو تھیں نہیں تو وہ میری بات سمجھیں ہی نہیں۔۔۔انھیں لگا کہ پھر بشری کا جنون چڑھا ہو گا اور ڈھونڈ ڈھانڈ کر واپس آ جاوں گا۔۔۔جب میں گھر سے نکلا تو میری جیب میں پچاس روپے تھے۔۔۔میں نے اوکاڑہ شہر سے کچھ دور (بالا پیر) بزرگ کی کرامات کا بہت سن رکھا تھا کہ وہاں سے کوئی خالی نہیں لوٹتا ۔۔۔میں بھی انھیں بزرگ (بالا پیر) کے مزار کی طرف قسمت آزمانے چل پڑا ۔۔۔یہ سوچ کر کہ بزرگ چاہے خود وفات پا گئے ہوں مگر وہاں کوئی نہ کوئی اللہ والا ضرور ملے گا۔۔۔

ہمیں کہیں بھی جانے کے لئے دریائے راوی کشتی میں بیٹھ کر پار جانا پڑتا تھا۔۔۔ قسمت اچھی ہو اور کوئی کشتی بھری ملے تو سمجھوں پندرہ منٹ دریا پار ورنہ کبھی کبھی کشتی بھرنے میں سارا دن گزر جاتا تھا۔۔۔میں دریا کے کنارے پہنچا تو کشتی پہلے سے ہی بھری ہوئی تھی اور جانے کو تیار تھی۔۔۔مجھے دیکھتے ہی کشتی والے نے اشارہ کر کے کہا کہ چلو اسی میں کھڑے ہو کر چلے جاو۔۔۔ورنہ اگلی کشتی شام تک

بھرے گی اور اس طرح پندرہ منٹ بعد میں دریا پار اس جگہ پہنچ گیا جسکا نام پکی پکی مردات تھا۔۔۔وہاں سے آگے بس میں بیٹھ کر جانا تھا۔۔۔قسمت کا میں ایسا دھنی نکلا کہ اوکاڑہ شہر کی طرف جانے والی بس مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔اس بس کے کنڈیکٹر نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بس میں سوار کر لیا۔۔۔کیونکہ بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی تو میں نے کھڑے ہو کر سفر کیا اور اسی وجہ سے انھوں نے مجھ سے صرف پانچ روپے کرایہ لیا۔۔۔میں جب اوکاڑہ شہر اڈے پر اترا تو ظہر کا وقت تھا میں نے سب سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھی۔۔۔

اوکاڑہ شہر سے بالا پیر کی طرف کی ٹوٹی پھوٹی چھوٹی منی بسیں چلتی تھیں۔۔۔ نماز پڑھنے کے بعد میں بالا پیر جانے والی بس میں بیٹھ گیا۔۔۔جب میں بالا پیر کے دربار شریف پہنچا تو میری جیب میں پچاس میں سے ستائیس روپے باقی تھے۔۔۔دربار شریف کے دروازے پر ایک مانگنے والا بیٹھا تھا دس روپے میں نے اسے دیئے اور باقی سترہ روپے میں دربار شریف میں رکھے

www.novelsclubb.com

ڈبے میں ڈال دیئے۔۔۔دن بھر کا بھوکا پیاسا میں اس وقت تک برے حال کو پہنچ چکا تھا۔۔۔میں نے دربار کے احاطے میں لگے نلکے سے پیٹ بھر کر پانی پیا۔۔۔

عصر کا وقت ہو چکا تھا میں نے وضو کیا اور سب سے پہلے عصر کی نماز پڑھی ۔۔۔میرے گھر والے یہی سمجھ رہے تھے کہ میں شام تک تھک ہار کر واپس آجاوں گا۔۔۔ مگر رات تک نہ پہنچا تو انھیں پریشانی لگی اور میری تلاش شروع کردی گئی۔۔۔

میں متلاشی نظروں سے ہر طرف دیکھنے لگا کہ کوئی نہ کوئی ایسا شخص مل جائے جسے دیکھتے ہی میرا دل گواہی دے کہ وہ میری مدد کر سکتا ہے۔۔۔ کتنی ہی دیر میں پورے مزار کا نظروں سے جائزہ لیتا رہا۔۔۔وہاں مختلف ٹولیوں میں بھنگی درختوں کے نیچے بیٹھے تھے اور وہ خود کو وہاں کا جانشین سمجھتے تھے۔۔۔وہ کسی بھی دوسرے

کو وہاں بیٹھنے نہ دیتے۔۔۔ منتوں مرادوں کے لئے آئے لوگوں کو تو کچھ نہ کہتے ۔۔۔لوگ منت مان کر ہفتہ ہفتہ وہاں رک کر دعائیں کرتے اور دیگیں وغیرہ بانٹتے ۔۔۔عام لوگ کہتے ہیں وہ *عاشقوں کا مزار* ہے۔۔۔اس بات کی کیا حقیقت ہے مجھے آج بھی اس کا علم نہیں۔۔۔

اب میری حالت دیوانوں اور مجنونوں جیسے ہو چکی تھی۔۔۔ سارے مزار میں میں پاگلوں کی طرح اللہ تعالی کا کوئی ولی ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک کر میں قبرستان کے احاطے میں بیٹھ گیا اور آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

مزار کے ساتھ ہی جامع مسجد تھی۔۔۔ مسجد اور مزار کا صحن آپس میں جڑا ہوا تھا ۔۔۔ صحن میں کل چار پنکھے تھے جن میں سے دو چل رہے تھے جبکہ دو خراب ہونے کے باعث بند تھے۔۔۔ گرمیوں کے دن تھے مراد کے لئے آئے سب لوگ انھیں دو پنکھوں کے نیچے بیٹھے تھے۔۔۔ جو دو پنکھے بند تھے وہاں کوئی نہیں تھا

۔۔۔میری حالت اور حلیہ اس وقت تک اتنا بگڑ چکا تھا کہ کوئی بھی مجھے اپنے قریب بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔میں سارا دن کے سفر کا تھکا ہوا تھا۔۔۔لہذا میں بند پنکھے کے نیچے دل کو تسلی دیتے ہوئے لیٹ گیا کہ پنکھا تو ہے ممکن ہے چل پڑے۔۔۔
رات تقریبا دس بجے کے قریب اس پنکھے نے زور زور سے کرچ کرچ کی دو تین بار آواز نکالی اور پھر وہ چلنا شروع ہو گیا اور اس کی اسپیڈ دوسرے دونوں صحیح پنکھوں سے بہت تیز تھی۔۔۔

اب جب وہ پنکھا چلا تو میں نے بے اختیار اوپر دیکھا کہ "میرا رب بہت مہربان ہے" لیکن یہ انسان مہربان نہیں ہوتے یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے۔۔۔جیسے ہی وہ پنکھا چلا دوسرے دونوں پنکھوں کے نیچے سے لوگ اس پنکھے کے نیچے آنا شروع ہوئے اور مجھے دھکے مارنے لگے کہ میری حالت نہیں تھی کہ ان کی برابری پر پنکھے کے نیچے بیٹھوں۔۔۔دھکے دیتے دیتے انھوں نے مجھے صحن کے پکے فرش سے نیچے جوتیوں والی جگہ پر دھکیل دیا۔۔۔میں جوتیوں کے قریب زمین پر بیٹھا تھا کہ کچھ

لوگوں نے یہ کہہ کر اٹھا دیا کہ "اٹھ یہاں سے۔۔۔ جتنا تو میلا ہے ہماری جوتیاں بھی گندی ہو جائیں گی"

میں وہاں سے اٹھ کر کچھ فاصلے پر مٹی پر لیٹ گیا۔۔۔ جیسے ہی میں مٹی پر لیٹا پنکھا بند ہو گیا۔۔۔

کچھ دیر لوگ پنکھے کے نیچے بیٹھے اس کے دوبارہ چلنے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔ مگر پھر آہستہ آہستہ سب انھیں دو پنکھوں کے نیچے چلے گئے جو پہلے سے چل رہے تھے۔۔۔ میں مٹی پر لیٹا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب سب لوگ واپس ان دو پنکھوں کے نیچے چلے گئے اور بند پنکھے کے نیچے جگہ بلکل خالی ہو گئی تو میں مٹی سے اٹھا اپنے میلے کچیلے کپڑے جھاڑنے کے بعد واپس اسی پنکھے کے نیچے جا کر لیٹ گیا۔۔۔ جیسے ہی میں پنکھے کے نیچے لیٹا پنکھا دوبارہ اسی طرح تیز اسپیڈ میں چلنا شروع ہو گیا مگر ظالم لوگوں سے کہاں برداشت ہوتا کہ ایک میلا سا سولہ سترہ سال کا لڑکا پنکھے کے نیچے لیٹے اور وہ بھی اس پنکھے

کے نیچے جس کی ہوا پورے صحن میں پہنچ رہی ہو۔۔۔

انھوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا اور دھکے دے پنکھے کے نیچے سے ہٹا دیا اور میں واپس جوتیوں سے دور مٹی پر لیٹ گیا۔۔۔رات جیسے تیسے گزری۔۔۔ صبح جب میں نے اپنی چپل ڈھونڈنی شروع کی تو پتا چلا کہ میری چپل تو چوری ہو گئی ہے۔۔۔

اگلی صبح فجر کی نماز پڑھ کر پھر سے میں نے مزار پر آئے لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھنا شروع کیا کہ شاید ممکن ہے کوئی تو ایسا انسان مل جائے جسے دیکھتے ہی دل گواہی دے کہ یہ اللہ کا خاص بندہ ہے مگر مجھے کئی سو چہروں میں ایک بھی چہرہ ایسا نظر نہیں آیا۔۔۔میں مسلسل متلاشی نظروں سے لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ میرے کانوں میں میری ماں کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے وہ مجھے درد بھرے لہجے سے بار بار پکار رہی ہوں "محمد الیاس۔۔۔محمد الیاس"

اب میرا دل میری ماں کے لئے بے چین ہو گیا اور میرے اندر خواہش جاگی کہ میں کسی طرح اڑ کر اپنی ماں کے پاس پہنچ جاوں۔۔۔۔

میری حالت ایک چھوٹے سے بچے کی سی ہو گئی جو ہجوم کے خوف سے ماں کے پیچھے چھپ جانا چاہتا ہو۔۔۔ مگر میں اپنی دیوانگی میں اپنی ماں کو بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا ۔۔۔قسمت کے بھی عجیب کھیل ہوتے ہیں جب میں نے یہاں بالا پیر کے مزار کی طرف آنے کا ارادہ کیا تو ہر چیز جیسے مجھے یہاں پہچانے میں میری مدد گار ثابت ہوئی تھی مگر اب جب واپسی کا سفر کرنے کا سوچا تو جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں تھی ۔۔۔مجھے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ میں کس طرف چلوں تو گھر تک پہنچوں گا اور میرا گھر یہاں سے کتنی دور ہے ۔۔۔جون جولائی کی آگ برساتی گرمی تھی۔۔۔اپنے اندازے کے مطابق میں نے اللہ کا نام لے کر واپسی کا سفر پیدل شروع کیا اور میرے اندازے کے مطابق میں مغرب کی طرف چلتا تو میں نے گھر پہنچ جانا تھا ۔۔۔

دو دن سے بھوکا۔۔۔ کپڑے تو کیا میرا پورا جسم مٹی سے بھرا ہوا۔۔۔ جوتی کے بنا ننگے پاوں۔۔۔ دیکھنے میں بلکل ایک پاگل یا جنونی جیسا لگ رہا تھا میں۔۔

میں نے خودکشی یہ سوچ کر نہیں کی کہ بشریٰ کو تو جن نے مارا ہے۔۔۔ وہ تو جنت میں جائے گی کہ اپنی موت مری مگر میں نے خودکشی کی تو جہنم میں جاوں گا اور اس طرح میں کبھی بشریٰ کو نہیں مل سکوں گا۔۔۔

ننگے پاوں پیدل چلتے دوپہر کے نو دس بجے کے قریب میں ایک نہر کے کنارے پہنچا۔۔۔ ایک چالیس پنتالیس سال کا بندہ جانوروں کو اس میں نہار ہا تھا۔۔۔ میں نے اسے مخاطب کر کے کہا "چاچا مجھے بہت پیاس لگی ہے۔۔۔ یہاں کوئی نلکا ہے" اس نے سر سے پیر تک میری حالت کا جائزہ لیا اور پھر طنزیہ انداز میں بولا "دفع ہو جا یہاں سے، میں نے کیا تیرے جیسوں کے لئے نلکا لگا رکھا ہے"

میں سر جھکائے آگے کی طرف بڑھ گیا تو اس نے مجھے پیچھے سے آواز دی "اوئے سن پاگل"

میں نے مڑ کر دیکھا تو اس نے ایک حویلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "وہاں چلا جا۔۔۔وہاں بھی تیرے جیسا ایک رہتا ہے"

میں بنا کچھ بولے اس حویلی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔حویلی کا دروازہ نہیں تھا ۔۔۔بہت کھلے سے صحن کے بعد پیچھے دو بیٹھک بنی ہوئیں تھیں۔۔۔ جیسے کہ ایک زنان خانہ ہو اور دوسرا مردان خانہ۔۔۔ صحن میں ایک شخص سورج مکھی کے پھولوں سے ہاتھ سے بیج نکال رہا تھا۔۔۔مجھے حویلی میں دیکھ کر وہ شخص حیرت میں پڑ گیا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی بولتا میں نے کہا

"بھائی میں نے پانی پینا ہے"

اس نے جواب میں صرف اتنا ہی کہا کہ "بیٹھ جا۔۔۔ باباجی اندر گئے ہیں۔۔۔ ابھی آتے ہیں تو ملے گا"

www.novelsclubb.com

وہاں صحن میں ایک ٹوٹی پھوٹی چارپائی پڑی تھی میں اس پر بیٹھ گیا۔۔۔کچھ دیر بعد اندر سے ایک بندہ آیا جس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہو گی۔۔۔اس نے میرا حلیہ دیکھ کر بہت سے سوال کیئے۔۔۔مگر میرے خشک حلق سے بمشکل ایک ہی جملہ نکلا "مجھے پانی پینا ہے"

وہ بندہ اندر گیا۔۔۔تھوڑی دیر آیا تو دو تازہ روٹیاں جن پر گرم حلوہ ڈلا ہوا تھا اور ٹھنڈے پانی سے بھرا جگ لایا۔۔۔میں نے ایسے کھانا کھایا جیسے صدیوں سے بھوکا ہوں۔۔۔وہ مجھے حیرت سے بس دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے مجھے ایسے کھاتے دیکھ کر پوچھا "کچھ اور چاہیئے" اور میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔۔۔

اس نے پھر بہت سے سوال کیئے مگر میں نے ٹھنڈے پانی کا بھرا جگ سارا ایک سانس میں پیا اور بنا کوئی جواب دیئے آنکھوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاموشی سے وہاں سے چل دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں حویلی سے نکلا اور فصلوں کے درمیان سے ہوتا ہوا پکی سڑک پر آگیا۔۔۔ سر پر چمکتا سورج، ننگے پاوں پکی سڑک پر تیز تیز چلے جا رہا تھا۔۔۔ بس اب یہ جنون تھا کہ ماں کے پاس پہنچنا ہے۔۔۔ ننگے پاوں پکی سڑک پر چلتے ہوئے میری آنکھوں کے سامنے ماضی کے خوبصورت دن ایک فلم کی طرح چلنے لگے۔۔۔ جب میں بھی گاوں کے عام بچوں کی طرح کانچا اور گلی ڈنڈا کھیلا کرتا تھا اور عشق محبت کا مذاق اڑاتا تھا۔۔۔ جیسے ہی ماضی کی فلم دماغ میں چلنی شروع ہوئی تو میری آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور اب میری چلنے کی اسپیڈ تیز بہت تیز ہو گئی۔۔۔ ڈیڑھ دو بجے تک میں تقریباً جنونیوں کی طرح دوڑتا رہا پھر مجھے پیاس ستانے لگی۔۔۔ یہ ایک سنسان سڑک تھی جس پر میں اکیلا ہی کب سے بھاگا جا رہا تھا۔۔۔ پیاس کی وجہ سے ایک قدم بھی اٹھانا مشکل ہو گیا تو سڑک کے کنارے بیٹھ گیا اور بے بسی کے عالم میں پہلے سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھا جہاں دور دور کوئی نہیں تھا۔۔۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی میں نے آنکھیں بند کیں مجھے محسوس ہوا کہ کوئی ہاتھ سے ریڑھی چلاتا ہوا میرے بہت قریب آرہا ہے میں نے آنکھیں کھولیں تو واقعی ہی وہاں مجھ سے کچھ فاصلے پر ایک پٹھان شربت کی ریڑھی کو دھکا لگاتا ہوا میرے قریب آگیا۔۔۔

میرے پاس پیسے تو تھے نہیں تو میں نے دل میں سوچا کہ اس سے کہتا ہوں جس پانی سے وہ شربت کے گلاس دھوتا ہے وہی پانی مجھے پینے کے لئے ایک گلاس دے دے ۔۔۔میں ابھی دل میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس پٹھان نے اسٹینڈ سے ایک گلاس نکالا اس دھلے گلاس کو دوبارہ دھویا۔۔۔اس کے پاس گھوٹا" دودھ میں چینی بادام اور چاروں مغز پیس کر ڈال کر اس میں برف ڈال دی جاتی ہے تاکہ اچھے سے ٹھنڈا ہو جائے"

اس ریڑھی والے پٹھان نے مجھ سے کچھ نہ تو پوچھا اور نہ کہا۔۔۔بنا کچھ کہے سنے اس نے بھر کر گھوٹے کا گلاس میری طرف بڑھادیا اور میں نے پی لیا۔۔۔

میں نے پینے کے بعد گلاس اس کی طرف بڑھایا تو اس نے ایک اور گلاس بھر کر میری طرف بڑھادیا۔۔۔مجھے بہت پیاس لگی تھی میں نے وہ بھی پی لیا ۔۔۔پیسے تو تھے نہیں میرے پاس۔۔۔مجھے لگا کہ جب میں اس کو بتاوں گا میرے پاس پیسے نہیں تو وہ شخص مجھے مارے گا۔۔۔مگر اس نے پیسے مانگے ہی نہیں۔۔۔گلاس لے کر دھویا اور وہ بلکل خاموشی سے وہ وہاں سے چلا گیا ۔۔۔مگر عجیب بات یہ تھی کہ وہ شخص میرے پاس سے تو ریڑھی لے کر آگے بڑھا مگر پلک جھپکنے کی دیر میں وہ غائب ہو گیا۔۔۔سڑک پھر پہلے کی طرح اب پھر ویران سنسان تھی۔۔۔

مگر مجھ میں اب اتنی طاقت آگئی تھی کہ میں پھر سے اسی تیز دھوپ میں ننگے

www.novelsclubb.com

پاوں تیز تیز دوڑنے لگا مجھے جلد از جلد اپنی ماں سے ملنا تھا۔۔۔

اب میں چلتے چلتے کسی گاوں سے گزر رہا تھا۔۔۔میرے راستے میں نہر آئی۔۔۔میں نہر کے ساتھ کچی سڑک پر چل رہا تھا۔۔۔اسی سڑک پر تانگے میں کچھ عورتیں سفر کر رہی تھیں۔۔۔اس تانگے کو لگا گھوڑا عمر میں کافی بوڑھا تھا تو اس کی اسپیڈ آہستہ تھی۔۔۔اس کا مالک اسے چابک مارتا تو وہ تیز دوڑتا پھر دوبارہ آہستہ ہو جاتا۔۔۔اس طرح کبھی میں تانگے سے آگے نکل جاتا اور کبھی تانگا مجھ سے آگے نکل جاتا۔۔۔ تانگے میں بیٹھی عورتیں مجھے جنونی انداز میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر ایک دوسرے کو کہنے لگیں کہ "جانے کس ماں کا بچہ ہے اور کیا قیامت گزری ہے اس پر کہ اس حال تک پہنچ گیا ہے"

www.novelsclubb.com

دن عصر کے قریب پہنچ چکا تھا جب میں دریائے راوی کے کنارے پہنچا۔۔۔

دریائے راوی کے کنارے پہنچ کر مجھے زندگی کا احساس ہونے لگا۔۔۔ مجھے لگا کہ میں گھر کے بہت قریب ہوں۔۔۔

جب میں نے غور سے دیکھا تو راوی کا وہ کنارہ میری پہچان کا نہ تھا۔۔۔ میں انجان جگہ دیکھ کر ایک بار پھر پریشان ہو گیا مگر ہمت ہارنے کا وقت نہیں تھا مجھے میری ماں کے پاس جانا تھا جلد سے جلد۔۔

وہاں سے کچھ دور ایک اکیلا گھر تھا۔۔۔ میں ہمت اکٹھی کر کے وہاں گیا تا کہ "وہاں کے رہنے والوں سے پوچھوں کہ کیا جگہ ہے"؟

وہاں ایک مرد، تین عورتیں تھیں جبکہ ان ہی کے پاس کچھ بچے زمین پر بیٹھے کھیل رہے تھے۔۔۔ میں نے ان سے پانی مانگا تو انھوں نے میری حالت کا بغور جائزہ لیا ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک عورت اٹھی اور صاف دھلے اسٹیل کے بڑے سے گلاس میں ٹھنڈا پانی لائی میرے لئے۔۔۔ سکون سے پانی پینے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ "دربار صلاح الدین کا علاقہ یہاں سے کتنی دور ہے"؟

وہ بندہ حیرت سے میری طرف دیکھنے لگا اور بولا "کونسا *دربار صلاح الدین*"؟

پھر کچھ سوچنے کے بعد وہ بولا "اچھا اچھا تو *پیر سیال* کی بات کر رہا ہے"

میں نے سر ہلاتے ہوئے ہاں کا اشارہ کیا تو وہ دوبارہ بولا "پتر اگر تو صبح چلنے لگے تب بھی شام تک وہاں نہیں پہنچے گا"

اس کی بات سن کر میرا دل ڈوبنے لگا۔۔۔میں نے پوچھا "یہ کونسی جگہ ہے"؟

اس بندے نے ٹیلی فون کا ایک ٹاور جو وہاں سے بہت دور تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا "وہ *بازی پتن* ہے"

www.novelsclubb.com

اتنی دیر میں ایک ٹرالی وہاں سے گزری جس میں بھینسیں رکھی ہوئیں تھیں۔۔۔وہ ٹرالی جس طرف جارہی تھی وہ راستہ *تاندلیاں والا* جارہا تھا۔۔۔اس بندے نے اپنے گھر کی عورتوں سے کہا کہ "اگر تم لوگوں کے پاس کچھ پیسے ہیں تو اسے دے دو ۔۔۔وہ پیسے اس بچے کے گھر پہنچنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔۔۔تو اللہ تعالی تم سب کو اس کا اجر ضرور دے گا"

ان تینوں عورتوں نے پانچ پانچ روپے دیئے۔۔۔میں نے ان سے پیسے پکڑ کر جیب میں ڈالے اور ٹرالی کی طرف دوڑ لگادی۔۔۔میرے ساتھ وہ بندہ بھی بھاگنے لگا اس نے اپنے سر پر رکھا کپڑا اتارا اور اسے ہاتھ سے لہرانے لگا کہ ٹرالی والوں کو نظر آجائے اور وہ رک جائیں۔۔۔

بلآخر ٹریکٹر ٹرالی والے رک گئے اور اس بندے نے جو میرے ساتھ یہاں تک آیا تھا ان لوگوں سے میری سفارش کرنے لگا کہ "اس بچے کو *تاندلیاں والا* شہر چھوڑ دینا"

www.novelsclubb.com

ان لوگوں نے مجھے اپنے ساتھ ٹرالی میں تو بیٹھا لیا مگر سارا راستہ میرا مذاق اڑاتے رہے۔۔۔ان میں ایک بڑی عمر کا بندہ تھا جو خاموشی سے میرا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔ جب ہم منزل کے قریب پہنچے تو اس نے پوچھا "پتر تو کہاں سے آرہا ہے"؟

اس کا انداز اور لہجہ کچھ ایسا تھا کہ میں نے اسے بتا دیا کہ "میں *بالا پیر* کے مزار سے واپس آرہا ہوں"

میری بات کے جواب میں وہ بزرگ بولا "میں تجھے دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ تو عاشق ہے اور اب تو میری سوچ پر مہر لگ گی کہ تو واقع ہی عاشق ہے کیونکہ *بالا پیر* عاشقوں کا پیر ہے"

---

www.novelsclubb.com

شام کی اذانیں ہو رہی تھیں۔۔۔جب اس ٹرالی والوں نے مجھے *تاندلیاں والا* اتارا۔۔۔وہاں سے میں ایک چینگچی رکشے میں بیٹھا جس نے مجھ سے

دس روپے لئے اور مجھے *رحمے شاہ* کے سٹاپ پر اتارا۔۔۔وہاں سے لوکل منی بسیں *گڑھ فتح شاہ* جا رہی تھیں۔۔۔میں ایک لوکل بس میں بیٹھ گیا جس نے پانچ روپے میں مجھے اس اسٹاپ تک پہنچا دیا جو میرے *گڑھ فتح* میں رہنے والے رشتہ داروں کے گھر کے بہت قریب تھا۔۔۔میرے رشتے داروں تک میرے گم ہونے اور میری ماں کے صدمے کی خبر پہنچ چکی تھی ۔۔۔مجھے اپنے گھر کے دروازے پر دیکھ کر وہ حیران کے ساتھ خوش زیادہ تھے۔۔۔میری حالت اور حلیہ پر انھیں حیرت تھی۔۔۔انھوں نے مجھے نہانے کے لئے تولیہ کے علاوہ اپنے بیٹے کے دھلے کپڑے مجھے پہننے کے لئے دیئے جو کہ تقریبا میرا ہم عمر تھا۔۔۔جتنی دیر میں میں نہا کر صاف ستھرا ہوا اتنی دیر میں انھوں نے میرے گھر والوں کو میری ان کے گھر ہونے کی اطلاع دے دی۔۔۔رات میں نے وہاں گزاری اور اگلے دن میرا بڑا بھائی آ

www.novelsclubb.com

کر مجھے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔۔۔

اپنی ماں کے پاس پہنچ کر مجھے بہت سکون ملا۔۔۔کچھ دن تو میں گھر میں ماں کے پاس رہا۔۔۔پھر مجھ پر وہی جنونی کیفیت طاری ہو گئ اور مجھے بشری کی یاد ستانے لگی ۔۔۔مجھے ایسے محسوس ہونے لگا کہ *بشری کہیں نہ کہیں میرا انتظار کر رہی ہے* ۔۔۔میری دماغی حالت ایسی تھی کہ جب بشری کی یاد آتی تو میرا خود پر قابو نہ رہتا اور نہ ہی مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے ہونے کی کوئی خبر ہوتی۔۔۔

میں ایک بار پھر بشری کو ڈھونڈنے گھر سے نکل گیا۔۔۔مجھے یہی خیال آتا بار بار کہ میری مدد کوئی اللہ والا کر سکتا ہے اور میں اللہ کے خاص بندے کی تلاش میں نکل جاتا۔۔۔میرا دل یہی کہتا کہ ایسے لوگ کسی مزار یا درگاہ پر ہی ملیں گے۔۔۔

میں گھر سے بھاگ کر *پاک پتن شریف* پہنچ گیا۔۔۔مزار کا جو نقشہ میرے ذہن میں تھا۔۔۔وہ ویسا بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔مجھے لگتا تھا کہ کوئی نہ کوئی جاں

www.novelsclubb.com

نشین یا مرید تو ہو گا ان بزرگ کا ایسا جس کے پاس اللہ کی دی اتنی روحانی طاقت ہو گی کہ وہ میرے بنا بتائے ہی میرا چہرہ دیکھ کر سارا معاملہ سمجھ جائیں گے اور ان کے پاس میرے مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل بھی ہو گا۔۔۔ میری نظریں میری سوچ کے مطابق مزار پر ایسے ہی کسی اللہ والے کو تلاش کرنے لگیں مگر مجھے وہاں کوئی بھی ایسا شخص نظر نہیں آیا۔۔۔

بہت تلاش کے بعد میں مایوس گھر لوٹ آیا۔۔۔ گھر آیا تو پتا چلا کہ میرے والدین کے ساتھ ساتھ محمد امین بھی مجھے ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔۔۔ میں اسے پریشان دیکھ کر حیران تھا کیونکہ وہ میرے ہی گھر میں بیٹھ مجھے بدحال دیکھ کر میرے لئے رو رہا تھا ۔۔۔ میں اس سے نفرت نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس سے نفرت نہ کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں گھر تو آ گیا مگر محمد امین کو اپنے گھر دیکھ کر میری حالت نیم پاگل سی ہو گئی اور بنا ایک پل بھی گھر رکے دوبارہ بشری کی تلاش میں نکل گیا۔۔۔ میں قبرستان کی

طرف نکل گیا کئی گھنٹے قبرستان میں بشریٰ کی قبر پر بیٹھا رہا اور جب وہاں سے اٹھا تو قبرستان سے جڑے مزار میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔اب یہ میرا معمول ہو گیا تھا کبھی کسی مزار پر، کبھی کسی قبرستان میں اور کبھی کسی درگاہ پر۔۔۔مجھے بس کسی ایک ایسے اللہ کے بندے کی تلاش تھی جو میرا چہرہ دیکھ کر میرے دل کا حال جان لے اور میری مدد کر سکے۔۔۔

میرے والدین نے مجھے سمجھانے کی بہت کوشش کی۔۔۔میں ان کی ہر بات مکمل خاموشی سے سنتا مگر کرتا وہی جو میرا جنون مجھ سے کرنے کو کہتا۔۔۔اب تک ایک بات پر میں اپنی جنونی کیفیت میں بھی قائم تھا اور وہ تھی پانچ وقت کی نماز۔۔۔میں اپنی دیوانگی اور جنوں کے باوجود بھی کوئی نماز نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔میں خدا تعالیٰ سے سخت ناراض تھا اور مجھے شکوے بھی بہت تھے مگر میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو۔۔۔

لوگ میرا مذاق اڑاتے کہ بے وقت نماز پڑھتا ہے جیسے خدا اس کی نمازوں سے خوش ہو کر بشری کو زندہ کر دے گا۔۔۔میں پتھر کا بن گیا تھا۔۔۔مجھے اس بات سے ذرا فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اور کیا کہتا ہے

۔۔۔

میں یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ بشری مر گئی ہے۔۔۔میرا دل کہتا تھا کہ میں اپنی عبادت اور دعاوں سے ایک دن اسے پالوں گا۔۔۔

جب میرے دماغ میں بشری کا خیال آتا تو ساتھ ہی میرے دل میں اس جن سے نفرت جاگ جاتی جس کی وجہ سے میری بشری مجھ سے دور ہو گئی تھی اور جن سے بدلہ لینے کا خیال مجھے پھر سے ایسے انسان کی تلاش میں نکل جانے پر مجبور کر دیتا جو میری اس کام میں مدد کر سکے۔۔۔میں گھر سے بھاگ جاتا اور ہر بار ناکام واپس لوٹ آتا۔۔۔

دیپالپور شریف شہر میں *سخی سیدان* کا مزار تھا۔۔۔میرے والدین ان کے مرید تھے۔۔۔میری حالت سے پریشان ہو کر میرے والدین نے فیصلہ کیا وہ مجھے *دیپالپور شریف* لے جائیں گے۔۔۔ان کے بزرگ جو کہ کسی سیدان شریف کے گدی نشین تھے ان کا اصل نام *احمد رضا* تھا

۔۔۔

میرے والد نے مجھ سے کہا کہ "انھیں لگتا ہے کہ میرا علاج صرف ان کے مرشد احمد رضا کے پاس ہے۔۔۔لہذا مجھے علاج کے لئے ان کے پاس لے کر جا رہے ہیں

۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میرے دل میں ایک امید جاگی کہ اگر وہ میرے والد کے مرشد ہیں تو یقیناً بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہوں گے۔۔۔مجھے دیکھتے ہی میرا درد پہچان لیں گے اور میرے مانگنے سے پہلے ہی میری مراد پوری کر دیں گے۔۔۔

جب ہم وہاں پہنچے تو میری ماں ان کے سامنے زمین پر بیٹھ کر رونے لگی اور ان سے کہنے لگی کہ "پیر سائیں جی الیاس سے پوچھیں کہ ہمیں تنگ کیوں کر رہا ہے؟؟"

میرے والدین نے پوری داستان انھیں رو رو کر سنائی اور میرے والدین سے پوری داستان سننے کے بعد ان بزرگ نے مجھ سے سوال کیا۔۔۔"تم نے کیوں اپنے والدین کو پریشان کر رکھا ہے"؟؟

مجھے جیسے جھٹکا سا لگا کہ "یہ بزرگ ہیں تو کیسے بزرگ ہیں جنھیں خود کچھ معلوم نہیں"۔۔۔ پھر میرے دل و دماغ میں آیا کہ ممکن ہے کہ " ممکن ہے انھیں سب احوال کی خبر ہو مگر وہ میری پریشانی میری زبانی سننا چاہتے ہوں"

میں نے نہایت ادب سے کہا کہ "آپ اللہ کے بزرگ ہیں، آپ میری تکلیف دور کر دیں"

www.novelsclubb.com

ان بزرگ نے مجھ سے پھر سوال کیا" کونسی تکلیف"؟؟

میں نے نہایت سنجیدگی سے کہا" مجھے جن سے بدلہ لینا ہے اور بشری کی روح کو حاضر کرنا ہے"

میرے نہایت سنجیدہ ہونے کے باوجود وہ بزرگ میری بات سن کر ہنسنے لگے اور بولے "تجھے پتا بھی ہے تو کیا مانگ رہا ہے"؟؟

میں نے ان ہنسی کو نظرانداز کرتے اسی سنجیدگی سے کہا "یہ سب تو مجھے نہیں پتا۔۔۔ آپ اللہ والے ہیں آپ کو پتا ہوگا"

اب وہ بزرگ بھی سنجیدہ ہوگئے اور مجھ سے سوال کیا "وہ جن کون ہے اور کہاں ہے جس سے تم نے بدلہ لینا ہے"

میں نے نہایت معصومیت اور سنجیدگی سے جواب دیا "مجھے نہیں پتا۔۔۔آپ مجھے ایسی طاقت عطا کردیں کہ میں اس جن تک پہنچ جاوں یا پھر وہ جن خود میرے قدموں میں آجائے"

بزرگ اب سنجیدہ ہوچکے تھے بولے "پتر تو جو مانگ رہا وہ ناممکن ہے۔۔۔انسان کی پوری زندگی اس راہ میں ختم ہوجاتی ہے"

میں نے سر اٹھا کر بزرگ کی طرف دیکھا اور بولا "آپ کو میری حالت دیکھ کر لگتا

ہے کہ میں زندہ ہوں یا مجھے اب اس زندگی میں ذرا سی بھی دلچسپی باقی ہے۔۔۔میرا جسم تو یہاں موجود ہے مگر میری روح کی بے چینی مجھے مار چکی ہے"

ان بزرگ نے مجھے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ "اس راہ میں بہت تکالیف ہیں ۔۔۔اس راستے پر چلنے کا سوچنے اور اس پر چلنے میں بہت فرق ہے۔۔۔سوچ ایسی چیز ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ہمیں بنا پر اڑا دیتی ہے مگر حقیقت میں ہم نہیں اڑ سکتے ۔۔۔اس راستے پر چلنا ننگے پاوں کانٹوں پر چلنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے"۔۔۔
مگر میں ایسی جنونی کیفیت میں تھا کہ مجھے آگ میں سے گزر جانے کے لئے بھی کہا جاتا تو بنا خوف گزر جاتا۔۔۔
میں نے کہا "آپ مجھے بس میرے مقاصد پورے کرنے کے لئے طاقت عطا کر دیں۔۔۔میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں"
جب میں نہ مانا تو انھوں نے کہا "ٹھیک ہے تمہیں میرے پاس رہنا ہوگا اور جو میں کہوں گا وہ سب کرنا ہوگا بنا کوئی سوال کئے"
تقریباً ان کے پاس رہتے مجھے ڈیڑھ ماہ ہو گیا۔۔۔اتنے عرصے میں میں نے نوٹ کیا

www.novelsclubb.com

کہ جب بھی کوئی مرید یا حاجت مند اپنی مراد لے کر آتا تو سنی عملیات کی مشہور کتاب (*شمع شبستان*) سے ان کی مشکل کے مطابق تعویز نقل کر کے دے دیتے۔۔۔

میں انھیں جب بھی تعویز نقل کرتے دیکھتا تو سوچتا کہ "یہ تو اس کتاب سے ہی سب کے مسائل کا تعویز کر کے دیتے ہیں تو مطلب اصل پیر تو وہ کتاب ہے"

پھر میں خود کو خود ہی جھٹلاتا کہ "محمد الیاس تو یہ سب کیسی فضول باتیں سوچتا ہے ۔۔۔وہ بزرگ ہیں، پیر ہیں، کتنے ہی ان کے مرید ہیں، اللہ والے ہیں وہ غلط ہو ہی نہیں سکتے"

انھوں نے مجھے کہا کہ "محمد الیاس تمہیں ایک چلہ کرنا ہو گا۔۔۔ چلہ کافی مشکل ہے ۔۔۔ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو۔۔۔ درمیان میں چھوڑنے سے فائدے کی جگہ نقصان ہو گا"

شکر خورے تو شکر ملے تو اسے اور کیا چاہیئے۔۔۔ میں نے خوشی خوشی حامی بھر لی

۔۔۔

اب وہ مجھے چلہ کرنے کا طریقہ سمجھانے لگے کہ "رات بارہ بجے شروع کرنا ہے اور تین مہینوں کا چلہ ہے۔۔اسے پورا کیئے بنا اپنی جگہ سے ہلنا نہیں اور اسے نہایت تحمل اور سکون سے کرنا ہے۔۔۔اگر تم نے پوری توجہ اور دھیان سے بنا کسی بھی اور خیال کے اس چلے کو کامیابی سے کر لیا تو تجھے روحانی طاقت مل جائے گی اور جو چاہے گا ہو جائے گا"

مجھے اپنے مقصد کی تکمیل کی اتنی جلدی تھی کہ میں نے اسی رات چلہ شروع کر دیا ۔۔۔مگر تین ماہ بعد چلہ مکمل ہونے پر میں نے نوٹس کیا کہ میرے اندر تو کوئی تبدیلی نہیں آئی۔۔۔میں نے ان سے اس کی شکایت کی۔۔۔

میری شکایت کرنے پر وہ بزرگ بولے "بیٹا ابھی تو شروعات ہے اور تم نے شکایت شروع کر دی۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے ایک معمولی سا چلہ کر کے تم کسی طاقتور جن یا کسی روح کو حاضر کر سکتے ہو۔۔۔تم یقیناً اسکول تو گئے ہو گے"؟؟؟

میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا "جی میٹرک پاس ہوں"

بزرگ میری بات کے جواب میں بولے "تو پھر تمہیں اتنا تو پتا ہو گا کہ کہانیوں کا

قاعدہ لگانے سے پہلے کچی پکی جماعت میں الف،ب،پ سکھائی جاتی ہے تو سمجھ لو میں نے بھی عملیات کی دنیا کی الف،ب،پ سکھائی ہے ابھی تو یے تک باقی ہے ۔۔۔ قاعدہ پڑھنے کی باری اس کے بعد آئے گی"

ان کی بات نے مجھے لاجواب کر دیا اور میں سر جھکائے خاموش ہی رہا۔۔۔ مجھے خاموش دیکھ کر وہ بزرگ بولے "اب بھی سوچ لو اگلا عمل اس سے زیادہ سخت ہو گا ۔۔۔اسے شروع کرنے سے پہلے تم واپس گھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاو کیونکہ کسی بھی عمل کو درمیان سے چھوڑنا فائدے کی بجائے نقصان دہ ہوتا ہے"

اب کی بار میں خاموش نہیں رہا۔۔۔ میں شکایت کرنے کے بعد سر جھکا کر خاموشی سے ان کی ساری باتیں سن رہا تھا۔۔۔اب کی بار میں نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور بولا "نہیں پیر جی!! مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ میں یہیں رہوں گا اس وقت تک جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جاوں"

بزرگ نے میری طرف دیکھا اور بولے "پھر بنا شکوہ کیئے یا سوال کیئے جو میں کہتا ہوں چپ کر کے کرتے جاو"

بارہ ماہ میں انھوں نے مجھ سے مشکل عمل کروائے تاکہ میں تنگ آ کر تھک کر بھاگ جاوں لیکن میں اسی آس میں سب کرتا رہا کہ شاید اس بار کچھ ملے ۔۔۔ مگر ہر بار ناکامی ہی میرا مقدر بنی۔۔۔

پورے بارہ ماہ(ایک سال)بعد انھوں نے میرے والدین کو بلا لیا۔۔۔

ان بزرگ کے بلوانے پر میرے والدین حاضری کے لئے پہنچ گئے۔۔۔ان بزرگ نے میرے والدین سے کہا"میں نے اس سے بہت سے مشکل عمل اور بہت سے نا مناسب کام بھی کروائے کہ شاید یہ سب برداشت نہ کر سکے اور اس کا جنون کم ہو جائے اور یہ واپس گھر کی طرف لوٹ جائے۔۔۔ مگر یہ سب کچھ سہنے کے بعد بھی یہاں سے نہیں بھاگا۔۔۔اس کے مسئلے کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ اس کی شادی کر دو۔۔۔یہ دیوانہ ہو چکا ہے اور اپنی دیوانگی کی وجہ تم دونوں کو پاگل کر دے گا"

www.novelsclubb.com

ان بزرگ کی اپنے والدین کے ساتھ ہوئی باتیں سن کر میرا دل ٹوٹ گیا اور مجھے بہت دکھ ہوا کہ "وہ مجھے کوئی کام کا عمل یا علم نہیں سکھا رہے تھے بلکہ مجھے ٹال رہے تھے"

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میری کیفیت بہت غیر ہو گئی یہ سب جان کر۔۔۔ میری ایسی کیفیت دیکھی تو وہ بزرگ (*سید احمد رضا*) مجھے الگ لے گئے اور کہنے لگے "میں سید زادہ ہوں اور گدی نشین بھی ہوں مگر میرے پاس وہ علم نہیں ہے جس کی تجھے تلاش ہے۔۔۔ سید ہونے کے ناطے میں تیرے حق میں دعا کرتا ہوں کہ "تو اتنا بڑا پیر بنے کہ بڑے بڑے پیر تیرے سامنے نظریں جھکا کر بیٹھیں۔۔۔ دیکھ لینا ایک دن تیرے حق میں مانگی میری یہ دعا خدا کی بارگاہ میں ضرور قبول ہو گی"۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ان کی اس بات کے بعد میں خاموشی سے اپنے والدین کے ساتھ گھر واپس آگیا ۔۔۔ مجھ میں اور میری دیوانگی میں اس وقت تک قدرے تبدیلی آچکی تھی ۔۔۔ میں جو پہلے روز گھر سے بھاگ جاتا تھا کسی اللہ والے کی تلاش میں ۔۔۔اب مجھے سمجھ آئی کہ ایسی بہت سی کتابیں موجود ہیں جن سے نقل کر کے لوگ پیر فقیر بن جاتے ہیں اور جن سے نقل کر کے تعویز بنائے جا سکتے ہیں یا پھر ان کتابوں میں موجود عملات پر عمل ان کے بتائے طریقے کے مطابق کرو تو دعائیں قبول ہو جاتی ہیں ۔۔۔اب میں نے ایسی کتابیں اکٹھی کرنی شروع کیں ڈھائی تین سو مختلف عاملوں اور مختلف عملات اور عاملیت کے متعلق کتابیں میں خرید چکا تھا اور انھیں سارا دن اس یقین اور امید کے ساتھ پڑھتا رہتا کہ شاید کوئی ایک کتاب ایسی ہو جس سے مجھے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے ۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے بہت سے لوگوں سے سن رکھا تھا کہ (*حضرت حسن شاہ بخاری*) ایک بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عامل بھی ہیں اور اکثر سننے میں آتا کہ وہ لوگوں پر چڑھے جنات کا سایہ اتارنے میں کامیاب رہتے ہیں۔۔۔ میرے دل ودماغ میں یہ ٹھہر گی کہ جو جنات یا ان کے سائے سے لوگوں کو رہائی دلا سکتا ہے یقیناوہ شخص میری مدد کر سکتا ہے۔۔۔

میں بھی ان کی خدمت میں پہنچ گیا۔۔۔پہلے دن تو مجھے ملاقات کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔۔۔ میں نے بھی ٹھان لیا کہ ان سے ملے بنا نہیں جاوں گا لہذا میں وہیں رات ان کے مہمان خانے میں ہی رکا جہاں میرے جیسے اور بہت سے حاجت مند ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔اگلا اتوار کا دن تھا۔۔۔وہ اپنے آستانے میں بیٹھے تھے جہاں اور بہت سے لوگ موجود تھے۔۔۔جو اپنی اپنی مشکلات، پریشانیاں اور تکالیف بتا رہے تھے۔۔۔ کسی کو وہ دم کرتے اور کسی کو دم کیا پانی پینے کے لئے دیتے۔۔۔ کسی لو تعویز بنا کر دیتے اور کسی پر موجود جن کا سایہ اتار کر اسے شفایاب کر کے بھیج دیتے۔۔۔

میں ایک سائیڈ پر خاموشی سے بیٹھا انھیں غور سے یہ سب کرتے دیکھ رہا تھا اس بات سے بے خبر کہ وہ سب کی مشکلات اور پریشانیاں سنتے اور دور کرتے ہوئے بھی پوری توجہ اور دھیان سے مجھے اور میرا انھیں دیکھنے کو نوٹس کر رہے ہیں۔۔۔
میں کئی گھنٹے اسی طرح بیٹھا انھیں دیکھ رہا تھا جب لوگوں کا رش کم ہوا تو انھوں نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا۔۔۔میں ان کے سامنے زمین پر چوکڑی مار کر، سر جھکا کر بیٹھ گیا۔۔۔
یہ واقع 2004 کا ہے۔۔۔انھوں نے میری طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا "بول کیا چاہتا ہے"؟؟
میں نے جھکا سر اٹھایا اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا "آپ سے علم سیکھنا چاہتا ہوں"
وہ میری دیکھ کر بولے "ابھی تو بہت چھوٹا ہے۔۔۔یہ علم سیکھنے کی تیری عمر نہیں ۔۔۔جا پتر جا کر اپنی عمر کے بچوں کے کام کر"
میں خاموشی سے ان کی بات سنتا رہا جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا "میں نے

www.novelsclubb.com

تو سنا تھا کوئی بھی علم سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی اور استاد کامل ہو تو عمر کیا معانی رکھتی ہے"۔۔۔

میری بات کے جواب میں وہ بولے "راہ بہت مشکل ہے سمجھو آگ کے دریا میں گزر کر جانا ہے۔۔۔اس میں تن بدن اور من سب جھلس جائے گا۔۔۔ پتر تو نہیں کر پائے گا"

میں نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا "آپ آزما لیں کہ میں آپ کا شاگرد بننے کے قابل ہوں کہ نہیں۔۔۔اگر میں آپ کی آزمائش پر پورا نہ اترا تو آپ مجھے اپنا شاگرد مت بنانا"

وہ مکمل خاموشی کے ساتھ کچھ دیر نظروں سے میرا جائزہ لیتے رہے پھر بولے "میری دو شرطیں ہیں پوری کرو گے تو تمہیں شاگرد بننے کی آزمائش سے گزرنے کی اجازت ملے گی"۔۔۔

**"پہلی یہ کہ تیرے ماں باپ خود آ کر کہیں کہ وہ اپنا بیٹا میرے حوالے

www.novelsclubb.com

کرتے ہیں یہ سب علم سیکھنے کے لئے"۔۔۔

**"دوسری یہ کہ میں شاگرد بنانے کی جو بھی میٹھائی مانگوں دینی ہو گی"۔۔۔

میں ان کی بات سن کر وہاں سے اٹھا اور اپنے گھر کے لئے نکل پڑا۔۔۔گھر پہنچ کر میں نے گھر والوں سے (*حضرت حسن شاہ بخاری*) کے پاس جانے اور ان سے ہوئی ساری بات بتائی۔

میرے والدین میری حالت سے بہت پریشان تھے۔۔۔انھوں نے اجازت دے دی کہ "اگر ہمارے بیٹے کو آپ کی شاگردی سے سکونِ قلب وروح میسر ہو تو ہمارے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی"۔۔۔8

www.novelsclubb.com

پیر صاحب نے میٹھائی میں بھینس مانگی اور میرے والدین نے خوشی خوشی اپنے گھر کی پلی ہوئی سب سے خوبصورت اور سب سے زیادہ دودھ دینے والی بھینس ان کے حوالے کر دی۔۔۔

ماں باپ بھی عجیب شے ہوتے ہیں اولاد کو خوش دیکھنے کے لئے کسی حد تک بھی چلے جاتے ہیں۔۔۔

اب میں قاعدے کے مطابق باقاعدہ (*حضرت حسن شاہ بخاری*) کی شاگردی میں آگیا۔۔۔

ان کی بیٹھک کے باہر بہت بڑا کچا صحن تھا جہاں ایک طرف مہمان خانہ، دوسری طرف ان کا آستانہ جہاں وہ اپنے مریدوں اور حاجت مندوں سے ملتے تھے اور وہیں ان کا اپنا مٹی کا بنا حجرہ بھی تھا جہاں وہ تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے۔۔۔

انھوں نے مجھے حکم دیا کہ "کوئی بھی عمل سیکھنے سے پہلے میں خود اکیلے اپنے لئے اسی کچے صحن کے ایک کونے میں اپنے لئے مٹی کا حجرہ تیار کروں"۔۔۔ میں نے پہلے کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا تھا مگر اپنے مقاصد کو پانے کے لئے میں نے دن رات ایک کر کے اپنے لئے مٹی کا حجرہ تیار کیا۔۔۔

حجرہ تیار ہونے کے بعد جو پہلا عمل کرنے کا مجھے حکم ملا وہ مجھے اپنے حجرے میں رات بارہ بجے شروع کر کے تین بجے تک کھڑے ہو کر تین دن تک دہرانا تھا اور اس عمل کے دوران پڑھے جانے والے کلمات مجھے ازبریاد ہونا ضروری تھے۔۔۔ میں نے اپنی طرف سے پوری توجہ اور دھیان سے وہ عمل کیا مگر تیسرے دن مجھے صبح میرے استاد محترم نے بتایا کہ "وہ عمل صحیح نہیں ہوا" اور انھوں نے مجھے دوبارہ کرنے کے لئے کہا۔۔۔اس طرح میں نے تین مرتبہ وہ عمل دہرایا کہ ہر بار میرے استاد محترم فرماتے کہ "میں صحیح عمل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا"

۔۔۔

میں سوکھ کر بلکل کمزور سا ہو گیا مگر مجھے کامیابی نصیب نہ ہوئی۔۔۔

جب میں نے وہ عمل تین بار کر لیا تو میرے استاد صاحب نے مجھے کہا کہ "اب تک جو بھی تو نے کیا وہ کوئی عمل یا چلہ نہیں تھا بلکہ تیری آزمائش تھی کہ تو سخت سے سخت عمل کر سکتا ہے یا بھاگ جائے گا۔۔۔ مگر تو مستقل مزاجی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی آزمائش میں پورا اترا"

میرے استاد مجھے مخاطب کر کے بولے "اب جو عمل میں تجھے بتا رہا ہوں، میں اس کا سورت کا عامل ہوں۔۔۔اگر تو یہ عمل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو کامیابی تیرا مقدر بن جائے گی۔۔۔ لیکن اگر تو کامیاب نہ ہوا تو سمجھ جانا کہ یہ عاملیات کی دنیا تیری دنیا نہیں"۔۔۔

میں نے وہ عمل بہت دل لگا کر کیا اور خدا نے مجھ پر اپنا کرم کیا۔۔۔میں اس عمل کو صحیح طرح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔جب میرے استاد محترم نے مجھے عمل کامیاب ہونے کی خوشخبری دی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔۔۔میرا عمل تو کامیاب ہو گیا اور میں اس سورت کا کامیابی سے عامل بھی بن گیا مگر افسوس تب ہوا جب اس عمل کے ذریعے میں اپنی خواہش پوری کرنے کی کوشش کی اور مجھے اس میں ناکامی ہوئی۔۔۔

مقصد میں ناکامی کے بعد میں اداس اداس رہنے لگا۔۔۔میرا اترا چہرہ دیکھ کر میرے استاد محترم نے وجہ جاننے کی کوشش کی تو میں نے انھیں یہ علم سیکھنے کا مقصد اور اس مقصد میں ناکامی دونوں کے بارے میں بتایا۔۔۔

میری خواہش اور مقصد کے بارے میں سن کر میرے استاد نے کہا کہ "جو تو مانگ رہا ہے وہ عمل اور عملیات کی دنیا سے آگے کی چیز ہے۔۔۔پتر تو اس جن کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے، کہاں رہتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ تو اس سے جنگ بھی کرے اور جیتے بھی یہ ممکن نہیں"

میرے دوسرے استاد نے بھی صاف صاف کہہ دیا کہ "اس سے زیادہ میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں دینے کو۔۔۔تو اس جن سے جنگ کرنے کی ضد چھوڑ دے ۔۔۔کیونکہ یہ ناممکن ہے"

مجھے اپنے استاد کی بات سے بہت دکھ پہنچا۔۔۔میں کسی بھی صورت اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی تو اس زمین پر اللہ کا ایسا بندہ

ضرور ہوگا جو میرا مسئلہ حل کر دے گا۔۔۔ مگر یہ طے تھا کہ اب یہاں سے مجھے فی الحال گھر واپس لوٹ جانا ہے مگر اس مرتبہ میں خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹ رہا تھا بلکہ میں عاملیت کی دنیا میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔

میں گھر واپس آنے کے بعد دوبارہ عاملیت کی کتابوں میں غرق رہنے لگا یا پھر ایسے لوگوں کی کھوج میں وقت گزارنے لگا جن سے میں کسی بھی قسم کا علم سیکھ کر جن سے بدلہ لے سکوں۔۔۔ کچھ عرصہ گھر گزارنے کے بعد مجھے پتا چلا کہ ایک عامل ہیں جو اپنے علم کی طاقت سے سب کے مسائل حل کر دیتے ہیں۔۔۔ مگر ان کے پاس کالا علم (جادو کا علم) ہے۔۔۔ میں اس وقت صرف جن سے بدلہ لینا چاہتا تھا خواہ وہ بدلہ کالے علم کے ذریعے ہی لیا جائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ان کے پاس پہنچ گیا۔۔۔ان کا نام بابا(*منظور شاہ*) تھا اور انھیں عاملیت اپنے پر دادا سے وارثت میں ملی تھی۔۔۔وہ سید گھرانے سے تھے اور *شیرازی خاندان* سے ان کا تعلق تھا۔۔۔ان کے پر دادا کا نام (*سید سخی شہابل*) تھا۔۔۔(*سید سخی شہابل*) دریائے روای کے قریب بیٹھ کر عبادت کرتے تھے اور ان کی وصیت کے مطابق ان کو ان کی عبادت گاہ میں ہی دفنایا گیا۔۔۔جس زمانے میں وہ زندہ تھے ان کے حجرے کے چاروں اطراف میں پیپل کے درخت تھے جنھیں انھوں نے کلہاڑی لگانے سے منع کر رکھا تھا اور وصیت بھی کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد ان درختوں کو کاٹا نہ جائے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں ان کا مزار آج بھی دریائے راوی کے کنارے موجود ہے اور پیپل کے درخت ان کی قبر کو چاروں اطراف سے گھیرے ہوئے ہیں۔۔۔اگر ان درختوں پر کلہاڑی ماری جائے تو ان سے خون رسنے لگتا ہے۔۔۔اس بات میں کتنی صداقت

ہے مجھے علم نہیں۔۔۔میں نے صرف وہی بتایا جو سن رکھا تھا۔۔۔

خیر میں آپ کو اپنے تیسرے استاد جو کہ کالے علم کے ماہر تھے ان کے بارے میں بتارہا تھا۔۔۔دراصل (*بابا منظور شاہ*) نے عاملیت کی تعلیم کسی عیسائی عامل جو کہ کالے علم کا عامل تھا سے لی تھی تو اس نے انھیں کالے علم کا عامل بنادیا۔۔۔ میری اس وقت جو ذہنی کیفیت تھی میں کالے اور نوری علم کا فرق کرنے سے قاصر تھا۔۔۔میرے لئے صرف اور صرف اپنے مقصد کا حصول ہی اولین چیز تھی، چاہے جیسے بھی حاصل ہو۔۔۔

بابا منظور شاہ کے مجھ سے پہلے انسٹھ شاگرد تھے۔۔۔میرا نمبر ساٹھواں تھا۔۔۔ میرے اس استاد نے علم سکھانے کی شرط رکھی کہ دو مہینے ان کی خدمت کروں گا تو پھر وہ مجھے علم سیکھانا شروع کریں گے۔۔۔میں نے اپنے جنوں میں منزل تک پہنچنے کے لئے دل و جان سے ان کی خدمت شروع کردی۔۔۔میری خدمت سے خوش ہو کر انھوں نے مجھے علم سیکھانا شروع کیا۔۔۔میں جن سے انتقام کی آگ میں جھلس رہا تھا۔۔۔میں نے دل و جان سے وہ علم سیکھا۔۔۔یہاں تک کہ میرے

www.novelsclubb.com

استاد نے مجھے کالے علم کا ایک بہترین عامل بنا دیا۔۔۔ساتھ میں میرے شوق اور جنوں کو دیکھتے ہوئے مجھے دعا دی کہ "اس علم کی طاقت ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی اور دنیا میں کوئی کالے علم کا ماہر بھی مجھے ہرا نہیں سکے گا"

عاملیت کی دنیا میں ایک کمال یہ ہے کہ (** اگر کوئی کامل عامل دعا دے تو کوئی بھی اس دعا کا توڑ نہیں کر سکتا۔۔۔نہ ہی کوئی عامل اور نہ ہی کوئی جن یا کوئی بھی اور مخلوق **)

میں جو بشری کے جانے کے بعد جنونی کیفیت میں بھی نماز اور پاکی کا خیال رکھتا تھا ۔۔۔اب وہ سب چھوڑ چکا تھا۔۔۔پاکی ناپاکی، نفع نقصان ہر چیز سے بے خبر میں اس کالے علم کی دنیا میں آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

اس علم کی طاقت کے نشے میں اندھا ہو کر میں نے دو کام بہت زیادہ کیے جن پر مجھے عمر بھر افسوس رہے گا۔۔

** "ایک تو میں نے ہر کسی کی سچی جھوٹی عشق کہانی سن کر ان پر اعتبار کر کے ان کے رشتے کروائے یہ جانے سمجھے بنا کہ ان کو تو عشق کی الف، ب بھی معلوم نہیں

www.novelsclubb.com

یہ تو صرف ہوس کے مارے ہیں۔۔۔میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ کوئی محبت کا مارا ہارے نہیں جبکہ یہ حیقیقت میں بہت غلط تھا"

** "دوسرا صرف ایک جن کی نفرت نے مجھے تمام جنات سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔میں نے بہت سے جنات کو سزادی اور بہت سے بے قصور کو مار دیا ۔۔۔میں جنات کو حاضر کرتا اور ان کا موداسنے بناہی سزادے دیتا یامار دیتا" **

میرے جنوں نے مجھ سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھین لی تھی۔۔۔میں غلط صحیح میں تمیز نہیں کر پار ہا تھا۔۔۔میری اس حرکت کی وجہ سے بہت سے جنات میرے ذاتی دشمن بن گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے کالے علم کی طاقت تو حاصل کر لی مگر میں اس جن کے بارے میں جاننے اور اس سے بدلہ لینے سے آج بھی قاصر تھا جو بشری کے پاس آتا تھا۔۔۔اور یہی میری سب سے بڑی ناکامی تھی۔۔۔جب میں نے اپنے استاد سے اس جن کے

بارے میں ذکر کیا اور بتایا کہ "میں اسے حاضر نہیں کر پا رہا" تو انھوں نے کہا کہ "جب تک میں چند سوالات جیسے کہ جن کون ہے اور کہاں رہتا ہے کے جوابات نہیں جانتا میں کسی بھی جن تک نہیں پہنچ سکتا" ۔۔۔

وہ میری طرف دیکھتے ہوئے بولے کہ "بنا جن کے بارے میں معلومات جانے تو وہ خود بھی اس تک نہیں پہنچ سکتے تو مجھے کیسے اس جن کو بلانے اور سزا دینے کا طریقہ سیکھا سکتا ہوں"

ان کی بات سن کر مجھے اپنے حاصل کئے علم کے بے معانی ہونے کا احساس تنگ کرنے لگا۔۔۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ "وہ مجھے اپنا سارا علم سیکھا چکے ہیں اب میں جب اور جیسے چاہے اس کالے علم کا استعمال کر سکتا ہوں"۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ جاننے کے بعد کہ میرا علم دوسروں کے کام تو آ سکتا ہے مگر میرے لئے بے کار ہے۔۔۔ مجھے سوائے افسوس کے کچھ حاصل نا ہوا اور ایک بار پھر میں ناکام گھر کو

لوٹ آیا۔۔۔

میں اس کالے علم کی وجہ سے اپنے حقیقی رب سے بہت دور ہو چکا تھا اور اب اس نا کامی کے بعد مجھے میرا ضمیر ملامت کرنے لگا کہ "محمد الیاس تم تو اپنا مقصد حاصل کرنے میں بھی ناکام رہے اور دین سے بھی گئے"۔۔۔

میں اب رات رات بھر روتا اور خدا سے معافی مانگتا کہ میں بھٹک گیا تھا۔۔۔ خدا سے دوری کا احساس ایک جرم کی طرح مجھے بے چین رکھتا اور میں خدا کو منانے کے طریقے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

اسی سب کے دوران میرے والدین میرے لئے رشتہ ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ مجھے اب تک دنیا اور رونق سے چڑ ہو چکی تھی اور میں تنہائی پسند بن چکا تھا۔۔۔ ہمارے رشتے داروں میں سے کوئی بھی مجھ جیسے جنونی اور دیوانے کو اپنی بیٹی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس بات کو لے کر میرے والدین بہت پریشان تھے۔۔۔ انھیں لگتا تھا کہ ممکن ہے میری شادی میری سوچ بدلنے میں مددگار ثابت ہو۔۔۔

میرے ناناجان کا ایک دوست تھا خادم حسین۔۔۔وہ میرے نانا صاحب سے ہمیشہ ہی کہتا تھا کہ "حاجی صاحب کبھی کوئی کام ہو تو بتانا۔۔۔دوست ہی دوستوں کے دوستوں کے کام آتے ہیں"

میرے ناناجان نے انھیں میری ساری کہانی سنائی اور یہ بھی بتایا کہ "جب مرضی گھر سے بھاگ جاتا ہے۔۔۔چلے کاٹتا ہے، وظیفے کرتا اور جانے کیا کیا کرتا ہے۔۔۔ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں اسی وجہ سے کوئی بھی رشتے دار اپنی بیٹی دینے کو تیار نہیں۔۔۔جبکہ ہمیں لگتا ہے کہ ممکن ہے کہ شادی کے بعد اس کی یہ کیفیت بدل جائے اور اس میں کچھ بہتری رونما ہو۔۔۔مگر مسئلہ یہ ہے کہ اس سے شادی کے لئے ایسی لڑکی کہاں ملے گی جس کے گھر والے سارے حالات جاننے کے بعد بھی اپنی بیٹی محمد الیاس کے ساتھ نہ بیاہنے پر راضی ہوں۔۔۔

میرے بارے میں میرے نانا سے سارا احوال جاننے کے بعد خادم حسین ہمارے گھر آیا۔۔۔میں گھر پر ہی موجود تھا۔۔۔میرا بہت غور سے جائزہ لینے کے بعد وہ مجھ سے جنرل باتیں کرنے لگا۔۔۔میں صرف اتنا ہی جانتا تھا کہ وہ میرے نانا جان کا دوست ہے۔۔۔اس کے ہمارے گھر آنے کا مقصد نہیں جانتا تھا۔۔۔

مجھ سے باتیں کرتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات بار بار بدل رہے تھے۔۔۔اس نے مجھ سے کچھ دیر بات کی تو میرے والد نے مجھے کسی کام کے بہانے وہاں سے بھیج دیا تاکہ اس بندے سے بات کر سکیں۔۔۔اس نے میرے والدین کے سامنے حیرت کا اظہار کیا کہ میں نہ تو جسمانی طور پر معذور ہوں اور نہ ہی ذہنی طور پر کسی بھی قسم کی بیماری کا شکار ہوں تو ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اسے حوالہ بنا کر رشتہ نہ ملنا بہت عجیب سی بات ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

خادم حسین نے میرے والدین سے کہا کہ "اگر لڑکی خریدنی ہے تو میں خرید دیتا ہوں پشاور میں مختلف قیمتوں پر لڑکیاں بکتی ہیں۔۔۔لیکن اگر کسی شریف گھر میں باقاعدہ رشتہ کرنا ہے تو پھر میرے ساتھ پشاور چلو"۔۔۔

میرے والدین نے خادم حسین سے کہا کہ "انھیں لڑکی خریدنی نہیں بلکہ باعزت طریقے سے بیاہ کر لانی ہے۔۔۔لہذا خادم حسین پشاور جا کر رشتہ دیکھے۔۔۔جب کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو انھیں خبر کر دے وہ لوگ پہنچ جائیں گے آگے کے معملات طے کرنے"

خادم حسین سے رشتہ تلاش کرنے کا کہنے کے بعد بھی میرے والدین نے اپنی طرف سے کوشش جاری رکھی اور ہمارے کچھ رشتے دار *کمالیہ شہر* میں بھی رہتے تھے۔۔۔میرے والدین نے وہاں بھی میرے رشتے کی کوشش کی مگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا کیونکہ وہاں تک میری جنونیت کے قصہ پہنچ چکے تھے۔۔۔

ہمارے گھر سے جانے کے بعد خادم حسین نے میرے نانا کو کال کی اور کہا کہ "اس کی اپنی بیٹی بھی شادی کی عمر کی ہے اگر وہ چاہیں تو اس سے اپنے نواسے کی شادی کروا دیں"۔۔۔

مگر میرے نانا نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ "میرے نواسے محمد الیاس پر ہر وقت جنونی کیفیت نہیں رہتی۔۔۔مگر جب اس پر بشری کے زندہ ہونے کا یقین جنون

www.novelsclubb.com

میں چڑھتا ہے تب وہ اپنے حواس میں نہیں رہتا۔۔۔وہ لمحات ہوتے ہیں جب یہ کئی کئی ماہ گھر سے غائب رہتا ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ الیاس کہاں گیا ہے ۔۔۔یہاں تک کہ وہ خود بھی نہیں جانتا وہ کہاں چلا جاتا ہے۔۔۔آپ نے جب دیکھا اس وقت الیاس نارمل حالت میں تھا۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ کل کو میں آپ کے سامنے شرمندہ ہوں"

میرے نانا نے یہ بھی صاف صاف کہہ دیا کہ "جہاں بھی رشتے کی بات چلاو الیاس کی پوری سچائی ان لوگوں کو ضرور بتا دینا۔۔۔ہم کسی کو بھی اندھیرے میں رکھ کر ان کی بیٹی بیاہ کر لانا نہیں چاہتے"

خادم حسین نے تقریبا کچھ چھ ماہ بعد میرے والد کو کال کی اور کہا کہ "بمعہ فیملی پشاور آجاو۔۔۔کچھ رشتے ہیں نظر میں آکر گھر بار اور لڑکی دیکھ لو۔۔۔اگر سب پسند آجائے تو نکاح کر کے لڑکی ساتھ لے جانا"

ہم تقریبا ایک ہفتہ وہاں رہے۔۔۔خادم حسین نے مختلف رشتے اور لوگ دکھائے ۔۔۔وہاں رہنے کے دوران میرے والدین کو یہ بات تو سمجھ آگئی کہ خادم حسین

لڑکی والوں سے میری کافی حقیقت چھپا رہا ہے۔۔۔اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ پشاور سے کوئی بھی پنجاب نہ جائے بلکہ ہم ہی نکاح کر کے لڑکی لے جائیں۔۔۔ مگر جتنے بھی اچھے رشتے تھے۔۔۔ان لڑکیوں کے گھر والے ہمارا گھر بار اور رہن سہن بھی دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔اور خادم حسین کو یہ ڈر تھا کہ پنجاب جانے پر میری ساری حقیقت کھل گئی تو رشتہ نہیں ہو گا۔۔۔

تقریباً ایک ہفتہ رہنے کے بعد میرے والد صاحب نے مایوس ہو کر واپسی کا ارادہ کیا تو اسی شام خادم حسین ایک عورت کے ہمراہ آگیا۔۔۔اس عورت نے بتایا کہ "ایک رشتہ ہے۔۔۔بہت شریف لوگ ہیں۔۔۔ لڑکی بھی بہت شریف اور گھریلو ہے۔۔۔اس کا والد فوت ہو چکا ہے۔۔۔ماں اور تین بھائی ہیں اور تینوں شادی شدہ ہیں۔۔۔ کنواری بہنیں شادی شدہ بھائیوں کو بوجھ لگتی ہیں۔۔۔لڑکی کی ماں بہت بیمار ہے اور چاہتی ہے اپنی زندگی میں بیٹی کو اپنے گھر کا کر دے تو آج ہی شام میں رشتہ دیکھ لو"

میں اب بھی اپنی بات پر قائم تھا کہ "بشریٰ زندہ ہے اور اس کی زندگی میں میں کیسے کسی بھی اور کو ہمسفر بنا سکتا ہوں۔۔۔اسی لئے میں نے شادی کی شرط ہی یہ رکھی تھی کہ میں لڑکی کو خود دیکھوں گا۔۔۔ورنہ رشتہ نہیں کروں گا۔۔۔میں نے دل میں یہ ٹھان لیا تھا کہ دیکھ کر ہی کہہ دوں گا کہ لڑکی پسند نہیں آئی تو رشتہ کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں بچے گا"۔۔۔

کہتے ہیں نا کہ خدا جب کچھ کرنا چاہے تو انسان کی ہزار کوشش کے باوجود بھی وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔لڑکی کا باپ پہلے ہی نہیں تھا۔۔۔ لڑکی کی ماں بہت زیادہ بیمار تھی تو اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ "لڑکے کو ساتھ لیتے آنا تاکہ میں اس سے بھی مل لوں"۔۔۔

رات آٹھ بجے کے قریب ہم لڑکی والوں کے گھر پہنچے۔۔۔گھر کے حالات سے پتا چل رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ غریب لوگ ہیں۔۔۔لڑکی صحن میں ایسے بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے تینوں بھائی اور بھابیاں اس کے ارد گرد گھیرا کئے بیٹھے تھے جس کی وجہ سے اسے صحیح سے دیکھنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

مجھے جس جگہ بیٹھایا گیا وہاں میرے سر پر بلب جل رہا تھا اور اس کی روشنی اس لڑکی کی کمر پر پڑ رہی تھی۔۔۔دل بار بار کہہ رہا تھا کہ "یہ بشری ہی ہے۔۔۔جب دل سے عہد کر رکھا تھا کہ بشری نہ ملی تو شادی نہیں کروں گا تو اس موقع پر دل کی بار بار گواہی کہ یہ لڑکی بشری ہی ہے بہت عجیب تھی"

---

www.novelsclubb.com

میری پوری کوشش تھی کہ میں ایک نظر اس لڑکی کو دیکھ سکوں۔۔۔میری نظر اس لڑکی کے چہرے کی الٹی سائیڈ پر پڑی اور میں بہت کوشش کے باوجود بمشکل ہی اس کی الٹی سائیڈ کا آدھا حصہ دیکھ پایا۔۔۔عجیب ترین بات یہ تھی کہ اس لڑکی پر

نظر پڑتے ہی آنکھوں نے اس لڑکی میں بشری کی جھلک دکھائی اور دل نے اس ایک جھلک پر یہ کہہ کر مہر لگادی کہ "یہ لڑکی بشری ہی ہے"۔۔۔

جب میں نے بشری کی آدھی سائیڈ دیکھی تھی تب بھی میں اس بات سے بے خبر تھا کہ بشری نے مجھے دیکھا ہے کہ نہیں اور آج بھی میں اس بات سے بے خبر تھا اس لڑکی (شازیہ) نے مجھے دیکھا ہے کہ نہیں۔۔۔میں تو بس جھلک دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرنے لگا کہ "میرا اللہ تو بہترین لوٹانے والا ہے اور اس نے میری بشری مجھے واپس لوٹادی"۔۔۔

میری سوجھ بوجھ پر جیسے پردے پڑ گئے تھے اور میں سوچنے لگا کہ وقت اور میری دعائیں بشری کو میرے لئے ڈھونڈ لائیں ہیں۔۔۔وہ مری تو کبھی تھی ہی نہیں بلکہ کھو گئ تھی۔۔۔میری ساس کو میں بہت زیادہ پسند آیا اور وہ میرے ہاتھ چومتے ہوئے بولی کہ "مجھے ایسے لگتا ہے محمد الیاس کو اللہ نے میری ہی بیٹی کے لئے بچا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔اس کے چہرے کو دیکھ کر ہی لگتا ہے، یہ چہرہ کبھی کسی کو دھوکہ یا دکھ دے ہی نہیں سکتا۔۔۔مجھے میری بیٹی کے لئے بہترین ہمسفر مل گیا ہے اور

میری طرف سے یہ رشتہ سو فیصد پکا ہے۔۔۔

اگلے دن میرا نکاح تھا۔۔۔ نکاح تک مجھے ایسے ہی محسوس ہوتا رہا کہ یہ بشریٰ ہی ہے اور میں خوشی خوشی نکاح کے لئے مان گیا۔۔۔ نکاح ہوتے ہی ہم نے پنجاب کے لئے سفر شروع کیا۔۔۔ مطلب دن کے دس بجے نکاح ہوا میرا شازیہ کے ساتھ اور دوپہر سے پہلے ہم نے واپسی کر لی۔۔۔ بشریٰ کی کہی ایک بات تو سچ ثابت ہوئی۔۔۔ اس نے اپنے شعر میں لکھا تھا۔۔۔

(**دیکھ لینا ایک دن اپنی چمکتی آنکھوں سے
میرا جنازہ تیری بارات سے اچھا ہو گا**)

www.novelsclubb.com

اس کا جنازہ واقع ہی ایسے تھا جیسے کسی رئیس زادی کی بارات ہو اور میری بارات ایسے تھی جیسے کسی لاوارث کا جنازہ۔۔۔ میرے نکاح میں میرے

والدین کے علاوہ صرف اور صرف میرے سگے بہن بھائی شامل تھے مطلب میری بارات کل چھ لوگوں پر مشتمل تھی۔

ہم جب واپس پنجاب پہنچے تو میں نے اپنی بیوی کا پورا چہرہ دیکھا اور جیسے سکتے میں چلا گیا کہ یہ تو بشری نہیں ہے۔۔۔ یہ کوئی اور ہے مگر اب تو میں اس سے نکاح کر چکا تھا ۔۔۔ میں اسے بیوی کے حقوق دینے کو راضی نہیں تھا۔۔۔ میری حالت پھر سے پہلے جیسی رہنے لگی۔۔۔ میری بیوی (شازیہ) بہت صابر اور نیک خاتون ہے۔۔۔ اس نے میرے رویے پر نہ تو کبھی میرے والدین سے شکایت کی اور نہ مجھ سے کبھی کوئی شکوہ کیا۔۔۔ پنجاب پہنچ کر وہ میری پوری کہانی سن چکی تھی اور وہ نیک پروپر خاتون میری حیقیقت جان کر بھی میری خدمت کرتی، میرے سارے کام کرتی، میرے والدین کی خدمت کرتی اور میری جنونی کیفیت میں جب میں گھر سے غائب ہو جاتا تو خاموشی سے میرا انتظار کرتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب مجھے یقین ہو گیا کہ بشری مر گئی ہے کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتی تو میرا کبھی شازیہ سے نکاح نہ ہوتا۔۔۔میں دو ماہ کی بیاہی بیوی کو چھوڑ کر پھر سے پیروں اور عاملوں کی تلاش میں لگ گیا۔۔۔

اب میری ملاقات میرے چوتھے استاد سے ہوئی جو *شیرازی سید* تھے۔۔۔وہ شیعہ تھے اور جب بھی مولا حسین علیہ السلام کا ذکر کرتے تو رونے لگ جاتے۔۔۔ کئی کئی گھنٹے اکیلے بیٹھے روتے اور کہتے (ہائے حسین علیہ السلام۔۔۔ہائے حسین علیہ السلام) میں بہت حیران ہوتا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا نام لے کر وہ کئی کئی گھنٹے ایسے کیوں روتے ہیں۔۔۔ایسے لگتا تھا کہ اگر وہ اس وقت میں ہوتے تو حضرت امام حسین علیہ السلام کو بچانے کی خاطر خود کو مار دیتے۔۔۔

ایک دن میں نے ان سے پوچھا "آپ اتنا کیوں روتے ہیں"؟

میں تو اسلام کی تاریخ سے بے خبر بشری کے جنون میں غرق تھا۔۔۔میرے سوال کے جواب میں انھوں نے تاریخ سنائی اور کہا "سنی اور شیعہ کچھ نہیں ہوتا بات صرف اور صرف محبت کی ہوتی ہے"۔۔۔

انھوں نے مجھ سے پوچھا "تو یہ سب کیوں سیکھنا چاہتا ہے"؟

میں نے مختصر کر کے اپنی ساری کہانی سنا دی۔۔۔انھوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "بیٹا تیری یہ خواہش پوری ہونا ناممکن ہے"۔۔۔

ان کا رہن سہن میرے دل میں گھر کر گیا۔۔۔میں نے بہت منت سماجت کی کہ مجھے اپنی شاگردی میں لے لیں مگر انھوں صاف منع کر دیا کہ وہ کسی کو شاگرد نہیں بناتے البتہ انھوں نے مجھے عامل بنا دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ میرے ساتھ میرے گھر بھی آئے۔۔۔میری بیوی کو دیکھا تو اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے مجھے مخاطب کر کے بولے "اپنی بیوی کے ساتھ خوشگوار زندگی کی شروعات کرو۔۔۔خدا نے تمہارا نصیب بہت اچھا لکھا ہے۔۔۔ایک بہترین ہمسفر

تمہاری زندگی میں شامل کر دی ہے۔۔۔ کبھی اس کی حق تلفی نہ کرنا ورنہ خدا تم سے ناراض ہو جائے گا"

اب میں ایک عامل بن چکا تھا۔۔۔ لوگ میرے پاس اپنے مسائل لے کر آنے لگے ۔۔۔ جب بھی کوئی ایسا انسان آتا جس پر جن کا سایہ ہوتا تو میں اس جن سے کہتا "تو نے جانا ہے کہ میں تجھے بھیجوں"؟

جن بھی ضدی ہوتے ہیں کہتے "تم نکال کر دیکھاو"۔۔۔

ایک جن کی نفرت میں مجھے ہر جن سے نفرت ہو گئی اور اسی نفرت کی وجہ سے بہت سے بے گناہ اور بے قصور جنوں کو سزا دے رہا تھا۔۔۔ میں غلط کر رہا تھا ۔۔۔ انتقام اور نفرت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد میں بہت عرصہ گھر پر رہا اور گھر پر ہی پیری فقیری شروع کر دی۔۔۔ مگر میرے اندر تلاش کا مرحلہ ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ میں اپنی پیری فقیری کے

دوران بھی ایسے انسان کو تلاش کر رہا تھا جو مجھے مکمل کر سکے۔۔۔ایسا انسان جس کی ایک نظر میرے چہرے پر پڑے تو وہ میرے دل کا حال جان لے۔۔۔میری لگن سچی تھی اور کہتے ہیں کہ لگن سچی ہو تو انسان خدا کو بھی ڈھونڈ لیتا ہے تو خدا نے مجھے ایسے انسان سے ملوا ہی دیا جو میرے اصل مرشد اور محسن ہیں۔۔۔جنھوں نے مجھے اس انتہا پر پہنچا دیا جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔میں ایسے محسن استاد اور مرشد کو بابا کہتا تھا۔۔۔ان کا وصال (2014) میں ہو گیا۔۔۔میں نے اپنی اب تک کی زندگی میں ان جیسا دوسرا انسان نہیں دیکھا۔۔۔مجھے خدا نے وہ عطا کر دیا جو میں صرف سوچتا تھا اور جس کی تلاش میں اب تک میں مارا مارا پھر رہا تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

میں اکثر لاہور آتا جاتا رہتا تھا۔۔۔میرے کافی دوست بن گئے تھے۔۔۔اس طرح لاہور میں بھی لوگ مجھے جاننے لگے۔۔۔وہ اپنے اپنے کام مجھ سے کرواتے اور میں ان سے اس کا حدیہ لیتا۔۔۔لاہور جس کے گھر میں ٹھہرتا تھا در اصل اس کے والد

صاحب اور میرے والد دوست تھے۔۔۔میرے دوست کے پاس ایک بندہ آیا اور کہنے لگا کہ "ایک بہت بڑے گھرانے کے لوگ ہیں وہ اپنے بیٹے کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں مگر ایک جن زادی کا دل اس پر آ گیا ہے تو وہ اس کا رشتہ ہونے نہیں دیتی"۔۔۔

میرے دوست نے مجھ سے ان کا کام کرنے کو کہا تو میں نے کہا کہ "کام مشکل ہے حدیہ پہلے دیں تو کام کروں گا"۔۔۔

میرے دوست نے کہا کہ "میں ان سے کہتا ہوں مگر تم کام کر دو"۔۔۔

میں نے ان کا کام کر دیا اور دو دن لاہور رک کر حدیے کا انتظار کیا مگر حدیہ لے کر جب کوئی نہیں پہنچا تو میرا ان کی طرف سے دل پھیکا ہو گیا اور میں واپس گاوں آ گیا ۔۔۔

گاوں پہنچنے کے کچھ دن میرے دوست نے کال کی اور کہا "یار محمد الیاس وہ بندے آئے ہیں۔۔۔جن کا کام تو نے میرے کہنے پر کیا تھا۔۔۔پچھلے کام کا حدیہ بھی لائے ہیں اور انھیں کچھ اور کام بھی ہے۔۔۔پھر میرے اسی دوست نے فون پر اس خاندان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ "دراصل ان کا اپنا سگا بھائی روحانیت کا کام

کرتا ہے اور یہ جدی پشتی روحانیت سے منسلک خاندان ہے۔۔۔ان کے خاندان کے روحانیت کے وارث ان کے بھائی (*عباس رضا*) ہیں۔۔۔ان کے دادا نے اپنی روحانیت کی وارثت اپنے پوتے (*عباس رضا*) کے نام کر دی تھی جنھیں پورا علاقہ (*شاہ بابا*) کے نام سے جانتا ہے۔۔۔ مگر ان کے تعلقات اپنے بھائیوں سے ٹھیک نہیں ورنہ اسی سے کام کروا لیتے۔۔۔میرے پاس آئیں ہیں کہ تمہیں کہوں کہ تم ان کی مدد کر دو"

اس سے پہلے کہ میں کہ میں کچھ بھی کہتا میرے دوست نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ *وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جو بھی خرچہ آئے گا وہ لوگ دیں گے تم کرائے پر گاڑی کروا کر ملتان پہنچ جاو"۔۔۔میں نے صاف منع کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ "انھیں کام ہے تو وہ یہاں آئیں میں ملتان نہیں آوں گا"

www.novelsclubb.com

میری کال بند کی میرے دوست نے تو اسے (*شاہ بابا*) کی کال آئی اور انھوں نے اس سے کہا کہ "تم جس لڑکے کے پاس جا رہے ہو مت جاو۔۔۔بلکہ میرے بھائیوں کو لے کر میرے پاس آ او اور میرے دوست سے میرا نمبر بھی لے لیا"۔۔۔

میرے دوست نے (*شاہ بابا*) سے وعدہ کیا کہ انھیں میرے پاس نہیں لائے گا بلکہ سیدھا (*شاہ بابا*) کے پاس جائے گا مگر وہ ان کے پاس جانے کی بجائے راستے میں میرے گھر آ گیا۔۔۔وہ لوگ ابھی پہنچے ہی تھے کہ (*شاہ بابا*) نے میرے دوست کو کال کی اور کہا "تم انھیں میرے پاس لانے کی بجائے اس لڑکے کے پاس لے گئے خیر جو تمھیں مناسب لگا تم نے وہ کیا۔۔۔میری اس لڑکے سے بات کروا دو"۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا دوست نے اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتے ہوئے اپنا فون میری طرف بڑھا دیا ۔۔۔میں نے فون پکڑتے ہی سلام کیا تو (*شاہ بابا*) نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا "میں نہیں جانتا کہ تیرے پاس کس نوعیت کا اور کتنا علم ہے مگر اتنا بتا

دوں کہ میرا بھائی جو کام کروانے آیا ہے وہ غلط ہے تو اس کی مدد مت کرنا"۔۔۔ میرے دماغ نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی۔۔انھوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا"پتر میں تیرے انداز سے جان گیا ہوں کہ تو باز نہیں آئے گا مگر اب تو یہ بات یاد رکھنا کہ تو اپنی پوری کوشش بھی کر لے تو تیرا عمل کامیاب نہیں ہو گا تو اور تم اور وہ لوگ مایوس ہی رہو گے"۔۔۔

میں نے بھی دل میں ٹھان لیا کہ اب تو خود کو لازم آزمانا ہے اور یہ دیکھے بنا کہ ان کا کام صحیح ہے یا غلط سر توڑ کی بازی لگا دی مگر میں اپنا سارا علم استعمال کرتے ہوئے بھی ان کی مدد نہ کر سکا اور وہ مایوس ہی واپس لوٹے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

اپنی ناکامی کے بعد مجھے یہ اندازہ تو ہو گیا تھا وہ شخص (*شاہ بابا*) جو مجھے کال کر رہا تھا وہ واقع ہی بہت پہنچے ہوئے عامل ہیں۔۔۔میں نے اپنے دوست کو بلا یا اور اس

سے (*شاہ بابا*) کے بارے میں ساری معلومات لیں تو پتا چلا کہ وہ واقع ہی بہت بڑے عامل ہیں اور بہت زیادہ روحانیت کے علم کے مالک ہیں مگر ان کے بھائیوں کی اکثر ان سے اسی بات پر ناراضگی رہتی ہے کہ وہ ناجائز کام کروانا چاہتے ہیں اور (*شاہ بابا*) ایک اصول پسند انسان ہیں وہ صرف لوگوں کی جائز حاجات ہی پوری کرتے ہیں۔۔۔

میں نے اپنے دوست سے ان کا نمبر لے کر انھیں کال کی تو انھوں نے مجھے کہا "تو میرے حصے کا ہے ادھر ادھر ٹھوکریں کھانا بند کر۔۔۔میں کب سے تیرا منتظر ہوں مگر تجھے میرے پاس آنے کا راستہ ہی نہیں مل رہا۔۔۔اب آ جا میرے پاس ۔۔۔مگر ایک بات یاد رکھنا کہ پہنچنا تجھے خود ہی ہے"۔۔۔

ان سے بات کرنے کے بعد میرے اندر ایک عجیب سی بے چینی نے جنم لیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں اپنے دوست سے سن چکا تھا کہ (*شاہ بابا*) کی عادت میں بہت بے نیازی ہے ۔۔۔انھوں نے بائیس سال فوج میں نوکری کی تھی۔۔۔لاکھوں کی تعداد میں ان کے مرید ہیں اور ہزاروں لوگ ان کے شاگرد ہونا چاہتے ہیں مگر وہ کسی کو بھی اپنا

شاگرد نہیں بناتے اور نہ ہی اپنے علم کا کچھ بھی حصہ کسی کو سیکھاتے ہیں۔۔۔مجھے یہ سب جان کر بہت خوشی ہوئی کہ میں وہ خوش نصیب ترین انسان تھا جنھیں انھوں نے خود اپنا شاگرد بننے کی دعوت تھی اور آپ سب کو ایک خاص بات اور بتا دوں کہ میں (*شاہ بابا*) کا پہلا اور آخری شاگرد تھا۔۔۔

(علم اور عاملیت کی دنیا عام دنیا سے بہت مختلف اور عجیب ہوتی ہے۔۔۔اس میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جسے ہم علم سیکھانا چاہتے ہیں وہ کچھ بھی سیکھ نہیں پاتا اور جس سے ہم جان چھڑاتے ہیں وہ سب کچھ لے جاتا ہے)

وہ بازار میں اس جگہ میرا انتظار کر رہے تھے جہاں ملاقات طے ہوئی تھی ۔۔۔میں حیران تھا کہ کوئی اتنا پہنچا ہوا بزرگ ہو اور میرے جیسے عام بندے کا اتنی شدت سے منتظر ہو۔۔۔مجھے دیکھتے ہی بولے "تو محمد الیاس ہے ناں

۔۔۔تو تو میرے حصے کا ہے۔۔۔کب سے تیرا منتظر تھا تو نے مجھ تک پہنچنے میں بہت دیر کر دی"۔۔۔

ان کی اس بات کے جواب میں میں نے ان سے اپنی خواہش کا اظہار کھل کر کر دیا کہ "وہ مجھے اپنی شاگردی میں لے لیں"

انھوں نے میری طرف دیکھا اور بولے "دو ہم شکل چیزیں بنائیں ہیں اللہ تعالی نے۔۔۔ایک مشق ہے اور دوسرا عشق۔۔۔مشق کی ابتدا کسی انسان سے ہوتی ہے جو ختم عشق خدا پر ہوتی ہے"

میں خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا وہ بولے "عشق میں تین حروف ہوتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ع۔۔۔(آتش) وہ آگ ہے جو آگ کے درجے میں سب سے بلند ہے
۔۔۔

ش۔۔۔(معشوق) ایسا شوق یا لگن جو تکمیل کے بنا سکون نہ پائے۔۔۔

ق۔۔۔(قلب)وہ دل جس میں ایسی آگ لگی ہو جو آپ کے دل میں کسی بھی شوق کی وجہ سے بھڑکتی رہے اور انسان مسلسل بے چین رہے"۔۔۔

میں ان کے ایک ایک لفظ بہت غور سے سن رہا تھا وہ بتا رہے تھے"ہر انسان مشق سے گزر کر آتا ہے۔۔۔مگر مشق میں سے گزرنے والا ہر شخص عشق تک نہیں پہنچ پاتا۔۔۔کوئی کوئی خوش نصیب ہی ہوتا ہے جو سچے مشق کے جذبے گزرا ہو"۔۔۔

کچھ سیکنڈز کے پھر میری طرف دیکھتے ہوئے بولے "تو نے میرا شاگرد ہونا ہے تو میں تجھ سے امتحان لوں گا مگر یاد رکھ تجھے تیرے حساب سے نہیں اپنے حساب سے آزماؤں گا"

میں ہر قیمت پر ان کا شاگرد بننا چاہتا تھا تو میں نے ہامی بھر لی۔۔۔میرے ہامی

www.novelsclubb.com

بھرنے کے بعد (*شاہ بابا*) بولے "جو علم تیرے پاس ہے مجھے اس سے بو آتی ہے۔۔۔جو بھی علم تجھے آج تک عطا کیا گیا وہ سب تجھے چھوڑنا ہوگا"۔۔۔

میں نے پریشان ہوتے ہوئے ان سے کہا" بابا جی مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اسے کیسے چھوڑوں"۔۔۔

انھوں نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور بولے "بنا اسے چھوڑے تو کچھ بھی مجھ سے سیکھ نہیں سکتا تو اپنا فیصلہ سنا کہ تو چھوڑنا چاہتا ہے کہ نہیں چھڑوانا میرا کام ہے"۔۔۔

میرے ہامی بھرتے ہی انھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور بولے "تو اپنا علم چھوڑ رہا ہے تو میں تجھے آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دوں گا۔۔۔ محمد الیاس تیری رضا سے میں نے تجھ سے تیرا سارا علم لیا" اور ان کے اس جملے کے بعد مجھے لگا کہ میری ریڑھ کی ہڈی سے کوئی چیز نکل کر ہوا میں تحلیل ہو گئی۔۔۔اس وقت میرا یقین کامل ہو گیا کہ یہ وہی ہیں جن کی مجھے اب تک تلاش تھی۔۔۔

ان کا کہنا تھا کہ "مریض کو مرض میں چھوڑ دیا تو کیا کمال کیا"۔۔۔اب تک کا سارا

علم میرے وجود سے نکل چکا تھا۔۔۔میں بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ مجھے اپنے ساتھ *حضرت تمس طبراز/سلسلہ سبز واری* کے مزار پر لے گئے ۔۔۔مزار کے چراغ سے تیل لے کر میرے ماتھے پر لگایا اور کہا "محمد الیاس قسم کھا کہ کوئی سونے کے تھال میں رکھ کر بھی کالا علم دے گا تو تو نہیں لے گا۔۔۔اگر ایک طرف کالا علم کی آسمان کو چھو جانے والی بلندی ہو اور دوسری طرف موت ہو تو موت کو ترجیح دے گا"۔۔۔

میں نے قسم کھائی تو وہ بولے "میں تجھے نوری علم سے اتنا بھر دوں گا کہ تو شوقیہ بھی کبھی کسی دوسرے پیر یا عامل کے پاس نہیں جائے گا"۔۔۔

پھر مسکراتے ہوئے بولے "تجھے کچھ بھی سیکھانے سے پہلے میں تیرے گھر جانا چاہتا ہوں اور تیرے والدین سے ملنا چاہتا ہوں"۔۔۔

ہم عام سے غریب کسان لوگ تھے۔۔۔جب وہ ہمارے گھر پہنچے تو گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں تھا ۔۔۔مجھے پریشان دیکھ کر بنا کچھ بھی پوچھے مجھے مخاطب کرتے ہوئے بولے "محمد الیاس میں گوشت کھا کھا کر تھک چکا ہوں۔۔۔میں چاہتا ہوں ہری مرچ کی دوڑی میں کٹی ہوئی چٹنی کے ساتھ چاٹی کی لسی اور تندور کی گرم گرم روٹی ہو"۔۔۔

انھوں وہ کھانا بھی ایسے کھایا جیسے وہ صدیوں کے بھوکے اور ترسے ہوئے ہوں

۔۔۔

میری امی اور بیوی نے ان سے شکایت کی کہ "یہ روز پیر بدلتا ہے"۔۔۔(*شاہ بابا*)نے بہت خود اعتمادی سے جواب میں کہا" جس دن مجھے چھوڑ دے گا وہ قیامت کا دن ہو گا"

www.novelsclubb.com

پھر میری طرف دیکھ کر بولے "اگر تیری خواہش پوری نہ ہو اور جو آگ تیرے اندر جل رہی ہے اسے سکون نہ ملے تو مجھے بتانا"۔۔۔

انھوں نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں کہ میری کیا خواہش ہے اور کس آگ میں جل رہا

ہوں۔۔۔وہ رات رکے اور صبح فجر کے وقت چلے گئے۔۔۔ایک ماہ تک صرف فون پر رابطہ رہا۔۔۔ایک ماہ بعد وہ کسی کام سے لاہور گئے تو مجھے بھی بلایا "ان کا اور میرا ساتھ 2009 سے 2014 تک کا ہے۔۔۔2014 میں ان کا وصال ہو گیا تھا"

وہ واپسی پر وہ رات گزارنے میرے ساتھ میرے گھر آئے۔۔۔میں ان کے پیر دبانے لگ گیا اور وہ سو گئے۔۔۔میں اس رات ایک پل بھی نہیں سویا۔۔۔بلکہ ساری وہیں ان کے پاس زمین پر بیٹھا ان کے پاوں دباتا رہا۔۔۔مجھے ایسے لگا کہ اگر میں (*شاہ بابا*) کی موجودگی میں سو گیا تو میں سب کچھ کھودوں گا۔۔۔ایک ڈیڑھ بجے (*شاہ بابا*) اٹھے تو مجھے جاگتا دیکھ کر بولے "تم ابھی تک جاگ رہے ہو سو جانا تھا بندیا"۔۔۔

میں نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔میں نے کہا "باباجی مجھے یہ خوف سونے نہیں دیتا کہ آپ کی موجودگی میں سو گیا تو کہیں سب کچھ کھو نہ دوں ان نیند کے لمحات

میں "۔۔۔

میری بات کے جواب میں وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے قریب بلایا۔۔۔جب میں ان کے قریب گیا تو میرے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے "آج سے تو میرا شاگرد، مرید اور بیٹا ہے۔۔۔دو بیٹے اللہ تعالیٰ نے تسلی دیئے ہیں اور آج سے تو میرا تیسرا بیٹا ہے۔۔۔وہ بھی درد، مشکل اور پریشانی تیری ہے وہ سب میری ہے "۔

شاہ بابا خاموش ہو گئے اور گہری نظروں سے مجھے دیکھنے لگے پھر کچھ سیکنڈ بعد میری طرف دیکھتے ہوئے بولے "محمد الیاس سکون سے بیٹھ جا اور مجھے بتا کہ تجھے کیا چاہیئے ۔۔۔حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تجھے کیا چاہیئے مگر میں تیری زبانی سننا چاہتا ہوں جیسے مرضی بتا مختصر یا تفصیل سے مگر بتا اپنی زبانی "۔۔۔

میں نے مختصر اشروع سے آخر تک ساری کہانی سنا دی۔۔۔میری کہانی سنتے ہوئے وہ اتنا میٹھا مسکرا رہے تھے جیسے یہ سب تو وہ پہلے سے جانتے ہوں۔۔۔جب میری بات مکمل ہوئی تو بولے "میں ایک پل میں تجھے سب دے سکتا ہوں مگر میں یوں دوں گا نہیں۔۔۔اس کی دو وجوہات ہیں "۔۔۔

میں بہر توجہ سے ان کی ساری باتیں سن رہا تھا۔۔وہ کہہ رہے تھے کہ "پہلی یہ کہ محنت سے کمائی ہوئی چیز کی قدر و قیمت انسان جانتا ہے جبکہ حاصل کی ہوئی قیمتی سے قیمتی چیز کچھ عرصے بعد اپنی قدر و قیمت کھو دیتی ہے۔۔۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا سلسلہ تجھ سے شروع ہو کر آگے چلے ۔۔۔کل کو کوئی تیرا شاگرد بننے کی خواہش کرے تو تجھے پتا ہو کہ کیا کیسے پڑھنا ہے، کیا کب پڑھنا ہے اور کس عمل کے کرنے سے کیا کیا ہو سکتا ہے اور کونسا عمل ادھورا رہ جائے تو فائدے کی بجائے نقصان پہنچاتا ہے"۔۔۔

میں خاموشی سے بیٹھا ان کی بات سنتا رہا۔۔۔وہ کچھ دیر خاموش ہوئے پھر نہایت دھیمے انداز میں بولے "جو پڑھنے والا ہے میں پڑھاوں گا۔۔۔جو بتانے والا ہے وہ میں تجھے زبانی بتا اور سمجھا دوں گا اور جو دینے والا ہے وہ بنا تیرے سوال کئے وقت آنے پر تجھے سونپ دوں گا"۔۔۔

پہلا عمل انھوں نے مجھ سے بسم اللہ کا کروایا اور میرا وہ عمل کامیاب رہا تو پھر دوسرا عمل اور پھر تیسرا عمل۔۔۔شاہ بابا عمل شروع کروانے سے پہلے اس کو کرنے کا پورا طریقہ اور اس کی افادیت نہایت تفیضل سے بتاتے۔۔۔اس طرح عملات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔ہر عمل کی روحانی افادیت دوسرے عمل سے مختلف ہوتی۔۔۔جب بھی میں کوئی عمل کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو وہ مجھے کہتے کہ

"اسے آزما اور مجھے بتا کہ تجھے اپنے عمل کے کامیاب ہونے پر یقین آیا"

میرے دل میں ان کی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔میں سارا دن ان کے پیچھے پیچھے ایسے پھرتا جیسے بچھڑا گائے کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے۔۔۔یہ حیقیقتا میری خوش نصیبی تھی کہ وہ میری زندگی کا حصہ بنے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک دن میں نظریں جھکائے ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو بولے "الیاس پتر نہ میں اپنی مرضی سے تجھے کچھ دے سکتا ہوں اور نہ تو اپنی مرضی سے مجھ سے کچھ لے سکتا

ہے۔۔۔ یہ فیصلے تو میرے رب کے ہیں۔۔۔ صبر سے کام لے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے سب تجھے ملے گا مگر اپنے اپنے مقررہ وقت پر"

پھر میری طرف دیکھتے ہوئے بولے "یاد رکھنا اگر میں مر بھی گیا تو بھی میرے مرنے کے بعد میرا علم تجھے ملتا رہے گا۔۔۔ میرا سارا علم تیرا ہے"

یہ وہ لمحات تھے جب میں شاہ بابا کو پانے کی خوشی میں اپنے سارے غم اور خواہشات بھولا چکا تھا۔۔۔

کچھ دنوں بعد شاہ بابا نے ایک سورت کا عمل سمجھاتے ہوئے اس عمل کو کرنے کی ہدایت کی۔۔۔ وہ عمل کافی لمبا اور صبر آزما تھا مگر عمل شروع کرنے سے پہلے ہی شاہ بابا نے مجھے کہا "یہ نیت مت کرنا کہ تجھے اس عمل کی روحانیت ملے بلکہ یہ نیت کرنا اس عمل سے جو میں تجھے دینا چاہتا ہوں وہ تو حاصل کرلے"

www.novelsclubb.com

عمل کامیابی سے مکمل ہو گیا اور میں بہت خوش تھا اتنے مشکل اور لمبے عمل کو کامیابی سے کرنے پر۔۔۔ شاہ بابا نے مجھے اپنے پاس بلوایا اور مجھے مخاطب کرتے

ہوئے بولے "پتر تو نے ایک خواہش کے پیچھے اپنی ساری زندگی برباد کر دی ہے" ایک عمل بتاتے ہوئے بولے "آج رات اسے میری ہدایات کے مطابق کرنا اور اس روح کو بلا لینا۔۔۔اس عمل سے سوائے نبییوں اور اولیاء اللہ کے تو کسی کی بھی روح کو بلا سکتا ہے۔۔۔

میں خاموشی سے ان کی بات سن رہا تھا۔۔۔وہ میری طرف دیکھ کر بہت میٹھے انداز میں بولے "بیٹا الیاس جو خواہش تیرے دل میں آگ کی طرح بھڑک رہی ہے وہ نہایت فضول ہے"

میں خاموشی سے سر جھکائے ان کی بات سنتا رہا۔۔۔شاہ بابا بات جاری رکھتے ہوئے بولے "پتر یاد رکھنا انسان جس قابل ہوتا ہے اللہ وہی اسے عطا کرتا ہے۔۔۔آج تو اس مقام پر ہے کہ اپنے اندر پلتے اب تک کے سارے سوالوں کے جواب پا سکے۔۔۔مگر ایک بات کبھی مت بھولنا جس پل تجھے تیرے سوالوں کے جواب مل گئے تو بہت پچھتائے گا۔۔۔کچھ سوالوں کو اگر سوال ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہوتا ہے"

میں نے ان کی اس بات کے جواب میں سر اٹھا کر ایک نظر شاہ بابا کی طرف دیکھا تو وہ میری ہی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے "تو بشری کی روح کو بآسانی بلا تو لے گا اور اس سے سارے سوالات کے جوابات بھی حاصل کر لے گا مگر اس کی روح کو بلانے کے بعد تجھے ساری زندگی افسوس رہے گا کہ کاش میں نے بشری کی روح کو حاضر نہ کیا ہوتا اور وہ جن جسے تو دنیا میں اپنا سب سے بڑا دشمن جان رہا ہے اور جس سے بدلہ لینے کی تڑپ میں تو نے کتنے بے گناہ جنوں کو سزا دی ہے۔۔۔کبھی سوچا کیا وہ جن حقیقت میں تیرا دشمن ہی ہے"

شاہ بابا کی یہ بات سن کر میں نے نظریں جھکا لیں تو انھوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا "جسطرح آج تیرے پاس کسی بھی روح کو حاضر کرنے کا اختیار ہے۔۔۔ اسی طرح ایک دن آئے گا جب تیرے پاس اس جن سے بدلہ لینے کا اختیار بھی ہو گا مگر تو انتقام نہیں لے گا۔۔۔خدا انسان کو طاقت ہی اس وقت عطا کرتا ہے جب وہ اپنے بندے کو اس طاقت کے قابل سمجھتا ہے"

پھر میرے مرشد بابا کچھ دیر خاموش ہوئے اور پانی کا ایک گلاس سکون سے پینے کے بعد بات جاری رکھتے ہوئے بولے "تو بشری کی روح کو بلا تو لے گا مگر یاد رکھنا اس کی تجھے قیمت ادا کرنا ہو گی اور وہ قیمت یہ ہو گی کہ اس کے تیری زندگی سے سارے نقوش ہمیشہ کے لئے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے"

اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہ کچھ دیر میری طرف غور سے دیکھتے رہے اور پھر بولے "اگر تو بشری کی روح کو پھر بھی بلانا چاہتا ہے تو وہ عمل تو تجھے بتایا ہے میرے بتائے ہوئے طریقے کے عین مطابق آج رات کر لینا اس کی روح حاضر ہو جائے گی"

www.novelsclubb.com

میں نے اپنے استاد شاہ بابا کے بتائے طریقے پر عمل کر کے اسی رات بشری کی روح کو بلا لیا اور اس سے وہ سارے سوالات بھی کر لئے جو مجھے اب تک

پریشان کر رہے تھے اور جن کے جوابات پانے کی خواہش میں در بدر کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔۔۔ مگر بشری کی روح کو بلانا میری زندگی کی سب سے بڑی حماقت تھی جس پر مجھے اپنی آخری سانس تک پچھتاوا رہے گا اور یہ احساس بھی کہ کاش اس وقت میں اپنے شاہ بابا کی بات مان لیتا۔۔۔

بشری کی روح جب میرے عمل کرنے پر حاضر ہوئی تو میں نے اس سے سوال کیا کہ "تجھے میرے پیار پر یقین نہیں تھا یا اپنے اللہ پر بھروسہ نہیں تھا کہ تو نے خود کشی کا راستہ اختیار کر لیا۔۔۔ جب تو زندہ تھی تب میں بے بس تھا مگر دیکھ آج میرے پاس اتنا اختیار ہے کہ میں تجھے بلا لوں"

www.novelsclubb.com

میری بات کے جواب میں بشری کی روح نے کہا "نہ تو میں نے خود کشی کی اور نہ ہی مجھے کسی بھی جن نے مارا۔۔۔ بلکہ میرے اللہ کی یہی رضا تھی اس نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔۔۔ الیاس جسے تو طاقت سمجھ رہا ہے وہ تیری بے بسی ہے۔۔۔ جب میں

زندہ تھی تو تب بھی بے بس تھا اور تو آج بھی اتنا ہی بے بس ہے۔۔۔اگر تجھے خود کی محبت اور اللہ کی رضا پر یقین ہوتا تو میری روح کو یوں نہ بلاتا"

میرے استاد شاہ بابا نے بلکل صحیح کہا تھا اسے مت بلانا مایوسی ہوگی اور وہی ہوا۔۔۔ اس کے جواب نے مجھے اندر تک ایک بار پھر توڑ دیا۔۔۔بشری کی روح کو بلانے کی قیمت مجھے یہ ادا کرنا پڑی کہ بشری جس کو صرف ایک بار نظر بھر کر دیکھا تھا اور پھر بھی اس کے نقوش مجھے حفظ تھے میرے اندر سے اس کے نقوش مٹا دیئے گئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔۔

اب اس کے بعد میرے اندر میرے استاد شاہ بابا جیسا بننے کی خواہش نے جنم لے لیا ۔۔۔میں اپنی بیوی شازیہ۔۔۔بشری اور دنیا کی ہر چیز، ہر غم اور ہر خوشی کو بھول گیا ۔۔۔مجھے لگا مجھے اب تک تلاش تو ان ہی کی تھی۔۔۔میں آج تک ان ہی ڈھونڈنے کے لئے مارا مارا پھر رہا تھا۔۔۔ان کی کئی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ ہر

کسی کو معاف کر دیا کرتے تھے اور مجھے بھی یہ سبق از بر کروایا کہ "محمد الیاس معاف کر دینا سیکھو کیونکہ ہم خود بھی انسان ہیں اور انسان غلطیوں کا پتلا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی اچھا کرے یا برا خدا اسے اس سب کا اجر دے گا۔۔۔ تم کبھی اپنی نیکی یا بھلائی کے بدلہ مت مانگنا تمہاری اچھائیوں کا اجر تمہیں تمہارا رب دے گا اور وہ تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ بہتر دینے والا ہے"۔۔۔

شاہ بابا کہتے ہوتے تھے "کمال کا عامل ہونا کوئی بڑا کمال نہیں بلکہ کمال کا انسان بننا ہی سب سے بڑا کمال ہے"۔۔۔ وہ کہتے ہوتے تھے کہ "انسان ساری زندگی خدا کو تلاش کرتا رہتا ہے۔۔۔ مگر کبھی بھی اپنے اندر جھانک کر نہیں دیکھتا خدا تو ہمارے اندر بستا ہے۔۔۔ اسے تلاشنے کی ضرورت نہیں بس اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرو، قرآن پاک کے مطابق زندگی گزارنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔۔۔ خدا خود بخود ہی مل جائے گا"۔۔۔

میرے شاہ بابا باتیں بہت کمال کی کرتے تھے اور ان کا انداز ایسا ہوتا تھا کہ گھنٹوں بھی سنتے رہو تو دل نہیں بھرتا تھا۔۔۔وہ کہتے تھے "ہر انسان مثل آئینہ ہوتا ہے ۔۔۔تم خود اچھے ہو تو تمہیں دوسرے اچھے لگیں گے۔۔۔ تم برے ہو تو تمہیں ہر کوئی دھوکے باز، جھوٹا اور برا لگے گا۔۔۔جو جیسا ہوتا ہے دوسروں کو اپنے مطابق ہی پرکھتا اور سمجھتا ہے"۔۔۔

ان کے کچھ اصول ایسے تھے۔۔۔وہ کبھی کسی کی مراد مفت میں پوری نہیں کرتے تھے بلکہ سامنے والے کی حیثیت کے حساب سے کچھ نہ کچھ حدیہ ضرور لیتے تھے ۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ "مفت میں ملی قیمتی سے قیمتی چیز بھی انسان کی نظر میں کبھی نہ کبھی اپنی وقعت کھو دیتی ہے۔۔۔ مگر جب انسان نے کسی چیز کو پانے کے لئے قیمت دی ہوتی ہے تو اس کی قدر ہمیشہ باقی رہتی ہے۔۔۔ جیسے بازار سے پیسوں سے چیزیں خریدی جاتی ہے۔۔۔ویسے ہی روحانیت کے عمل سے حاصل ہوئی چیزوں کا بھی حدیہ ہوتا ہے تاکہ چیز حاصل ہونے کے بعد اس کی قدر و قیمت باقی رہے"۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ بابا اکثر مجھے سمجھاتے کہ "الیاس تم سب کی مشکلیں اور پریشانیاں کبھی حل نہیں کر پاؤ گے۔۔۔ مشکل اور پریشانی صرف اسی کی حل کر سکو گے جس کی دور کرنے میں اللہ تعالی کی رضا ہو گی۔۔۔ مگر یاد رکھنا جب بھی کوئی حاجت مند سوال لے کر تمہارے پاس آئے تو تم ایک بار کوشش ضرور کرنا۔۔۔ اگر تم نے کوشش نہ کی تو پھر تم سے اللہ تعالی سوال کرے گا کہ جب میرا بندہ تیرے پاس اپنی حاجت لے کر آیا تھا اور تو کوشش کر سکتا تھا تو تو نے کوشش کیوں نہ کی"۔۔۔ وہ کہتے ہوتے تھے "حاجت کو پورا کرنے نا کرنے کا اختیار صرف اور صرف اللہ تعالی کے پاس ہے مگر کوشش اس یقین یہ کرنی چاہیئے کہ میرا رب دوسروں کی مشکل اور پریشانی دور کرنے میں میری مدد ضرور کرے گا۔۔۔ باقی سب اس پر چھوڑ دینا چاہیئے وہ بہتر جانتا ہے"

ایک وقت ایسا بھی آیا جب ان کا خاندان شاہ بابا کے خلاف ہو گیا تھا کہ "تو نے اپنا علم غیر کو دیا۔۔۔تو نے اپنے بیٹوں، بھائیوں یا بھائی کے کسی بیٹے کو کچھ بھی کیوں نہیں سیکھایا۔۔۔سید ہو کر ایک غیر سید کو اپنا علم دیا"۔۔۔

اس وقت میں وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔کسی نے مجھے یہ سب بتایا اور بتانے والے نے یہ بھی بتایا کہ ان کی باتوں سے شاہ بابا کا دل بہت دکھا اور وہ بہت روئے۔۔۔ شاہ بابا نے ان سب کی بات کے جواب میں کہا "میں اپنی مرضی سے اسے کچھ نہیں دے رہا۔۔۔اسے میرے اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے۔۔۔وہ صرف اور صرف اپنے نصیب کا ہی لے گا۔۔۔وہ ہیرا ہے اسے صرف تراشنے کی ضرورت تھی"۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس وقت تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے مگر خاندان اور برادری اس بات پر مطمئن نہیں ہوئی تو اس کے کچھ دن بعد ایک دن دوبارہ ساری برادری اکٹھی ہو گئی اور مجھے بھی بلوایا گیا۔۔۔برادری میں سے کسی نے شاہ بابا سے پوچھا "شاہ جی کیا یہ بچہ آپ

کا بیٹا ہے؟؟"

شاہ بابا نے بہت خود اعتمادی سے ساری برادری کے سامنے جواب دیا"ہاں یہ میرا منہ بولا بیٹا،میرا خلیفہ اور میرا گدی نشین ہے"۔۔۔

شاہ بابا کے بیٹوں کو اس سب سے فرق نہیں پڑا کیونکہ وہ شاہ بابا کے دل میں میرے لئے موجود محبت سے واقف تھے اور انھیں سب پہلے سے پتا تھا اس کے علاوہ انھیں شاہ بابا کے پاس جو بھی علم تھا وہ سیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ مگر شاہ بابا کے جواب سے ان کے خاندان والوں کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

مجھے جنات کو قابو میں کرنے کا علم سیکھنے کا بہت شوق تھا مگر پہلے دن سے میرے استاد شاہ بابا مجھے یہی کہتے رہے کہ "جب وقت آئے گا تو سیکھاوں گا" آخر کار وہ وقت بھی آ گیا جب انھوں نے خود مجھے شہنشاہ جنات کا عمل سیکھنے کے لئے کہا اور

عمل کامیاب ہونے کے لئے مکمل رہنمائی بھی کی۔۔۔یہ عمل کافی لمبا اور مشکل تھا مگر شکر الحمداللہ کہ میں اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔جب میرا عمل کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا تو شاہ بابا نے کہا "الیاس یہ طاقت اور عمل میں تجھے تیرے وظیفہ کئے بنا بھی دے سکتا تھا مگر اس صورت میں تجھے اس کی قدر نہیں ہونی تھی۔۔۔قدر اسی عمل کی ہوتی ہے جس کے لئے کئی راتیں جاگا جائے اور ہر لمحہ یہ خوف دل میں ہو کہ عمل میں کوئی کوتاہی ہو گی تو مکمل ہونے پر بھی ناکامی مل سکتی ہے"۔۔۔

پھر باتوں باتوں میں انھوں نے مجھے یاد دلایا کہ "تیری دوسری خواہش تھی بشری کے پاس آنے والے جن سے بدلہ لینا" میں اب تک اپنی یہ خواہش بھول چکا تھا ۔۔۔انھوں نے خواہش یاد کروائی اور پوچھا کہ "بتا تو اب بھی بدلہ لے گا یا معاف کر دے گا"؟؟؟

شاہ بابا کی صحبت میں رہ کر میں اب تک اچھے اور برے کاموں میں فرق جان چکا تھا ۔۔۔اس سے پہلے کہ میں کچھ بھی کہتا شاہ بابا میری طرف دیکھتے ہوئے بولے "اب جو علم تیرے پاس ہے اس علم سے تو بشری کے پاس آنے والے جن کو آرام سے حاضر کر سکتا ہے چاہے وہ پاتال میں ہی چھپا ہو"۔۔۔

میں خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھا ان کی بات سن رہا تھا۔۔۔وہ کچھ سیکنڈ رک کے پھر بات جاری رکھتے ہوئے بولے "الیاس بس اتنا یاد رکھنا بدلہ لینے والے سے معاف کرنے والے کا مرتبہ اور مقام رب العزت کے سامنے زیادہ اونچا ہے۔۔۔ تیرا رب تجھ پر مہربان ہے تو تو بھی دوسروں پر مہربان ہونا سیکھ اور اسے معاف کر دے۔۔۔کیونکہ بدلہ لے کر بھی تو بے سکون ہی رہے گا۔۔۔ ممکن ہے وہ حیقیقت میں مجرم ہی نہ ہو تو بدلہ لینے کے بعد تیری بے چینی اور بڑھ جائے گی۔۔۔ مگر معاف کر دینے سے تو ہمیشہ کے لئے مطمئین اور پر سکون رہے گا"۔۔۔

وقت نے مجھے بہت کچھ سیکھایا یہ بھی کہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کی خاطر بہت جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔شاہ بابا نے مجھے مشق کی آگ سے نکال کر عشق کی آگ میں ڈال دیا۔۔۔انھوں نے مجھے عامل سے انسان بنا دیا۔۔۔ان کے وصال سے چند دن پہلے وہ بہت خوش تھے۔۔۔انھوں نے کہا کہ "آج میرے دل سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہے"

میں نے پوچھا "کیسا بوجھ بابا جی"

میرے سوال کے جواب میں انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ساتھ لے کر مولا علی علیہ السلام کے دربار پر حاضر ہوا ہوں تو حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا "رضا خیر سے آیا ہے"؟

میں نے کہا کہ "میں اپنے الیاس کو آپ کے سپرد کرنے آیا ہوں"۔۔۔

میری بات سن کر انھوں نے فرمایا "تجھے بھی میں نے قبول کیا اور تیرے الیاس کو بھی قبول کیا"

میرے استاد محترم شاہ بابا نے اپنے فوت ہونے سے دو دن پہلے مجھے فون کیا اور کہا "آج ابھی نکلو اور سیدھے مجھ سے ملنے آو"۔۔۔
اتفاق سے ان دنوں میرے چھوٹے بھائی کی شادی تھی اور مجھے خسرہ نکلا ہوا تھا جس کی وجہ سے میں بہت بیمار تھا اور اپنی بیماری کی وجہ سے میں شادی میں شریک نہیں ہوا تھا۔۔۔میں کال بند ہوتے ہی اپنے استاد شاہ بابا سے ملنے کے لئے نکل پڑا۔۔۔
جب میں وہاں پہنچا تو وہ بستر پر لیٹے ہوئے میرا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔چہرے سے کافی زیادہ بیمار لگ رہے تھے۔۔۔میرے پوچھنے پر مسکرا دیئے اور بولے "بس دل تیرے لئے بہت اداس تھا۔۔۔ایک بار تجھے جی بھر کر دیکھنا اور کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اب تو آگیا ہے تو میں ٹھیک ہو جاوں گا"۔۔۔

میں ان کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا تو وہ مسکراتے ہوئے مجھے دیکھتے ہوئے بولے "میری دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔پہلی یہ کہ اپنی بیوی پر کبھی غصہ نہ کرنا۔۔۔وہ بہت معصوم اور صاف دل کی بچی ہے (تب تک میری کوئی اولاد نہیں تھی اور میرے گھر والے میری بیوی کو اس بات کا طعنہ دیتے اور میری دوسری شادی کی دھمکی بھی دیتے تھے)"تو انھوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا "الیاس اولاد خدا کے اختیار میں ہے۔۔۔اولاد کو وجہ بنا کر کبھی اپنی بیوی کو اذیت مت دینا یا چھوڑنا مت۔۔۔میں دیکھوں یا نہ دیکھوں مگر دنیا ضرور دیکھے گی کہ خدا تجھے اسی بیوی میں سے نایاب سی اولاد عطا کرے گا۔۔۔"ایک بات آپ سب کو بتاتا چلوں اب میں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ایک پیاری سی بیٹی کا باپ ہوں جسکا نام میں نے *نایاب* رکھا ہے"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر رکنے کے بعد بولے "دوسری بات یہ کہ خدا کے بندوں کو چاہیئے کہ خدا کے بندے بن کر رہیں۔۔۔خدا اگر طاقت اور اختیار دے تو اس کا ہر گز مطلب یہ نہیں کہ انسان خود کو خدا سمجھنے لگے اور رب العزت کے عنایت کئے ہوئے اختیار اور طاقت کا ناجائز فائدہ اٹھائے" پھر میری طرف دیکھتے ہوئے بولے "الیاس پتر تجھے بھی خدا نے بہت طاقت اور اختیارات سے نوازا ہے مگر یاد رکھنا جو طاقت دینے پر قادر ہے وہ واپس لینے پر بھی قادر ہے۔۔۔اسی لئے کبھی غلطی سے بھی بھول کر اس طاقت کا غلط استعمال مت کرنا"۔۔۔

وہ ہمیشہ ہی ایسی باتیں کرتے تھے۔۔۔مگر آج ان کی باتیں سن کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے کیونکہ وہ بہت بیمار اور کمزور لگ رہے تھے اور ان کا انداز بلکل الوداعی تھا مگر میں کچھ سمجھا ہی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے مجھے اپنے قریب بلایا اور بلکل پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔جب میں ان کے قریب بیٹھ گیا تو میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولے "ہم ملیں گے کبھی نہ کبھی۔۔۔یاد رکھنا جب تو دوبارہ مجھ سے ملے تو ویسا ہی آنا (پاک، نیک،

معصوم اور خدا ترس) جیسا میں تجھے چھوڑ کر جا رہا ہوں"۔۔۔

میں پوری رات ان کے پاس بیٹھا رہا۔۔۔ صبح فجر کی اذان کے وقت شاہ بابا نے مجھے حکم دیا کہ "اب اپنے گھر واپس چلا جا۔۔۔ مجھے بھی سفر پر جانا ہے۔۔۔ مگر میری بات یاد رکھنا جب دوبارہ ملے تو ایسا ہی ملنا جیسا اب ہے"۔۔۔

---

^^

میں ان سے مل کر گھر آگیا۔۔۔ مجھے کب سمجھ تھی اس بات کی کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر جا رہے ہیں یا کہیں اور سفر پر جانا ہے۔۔۔ میں گھر پہنچا تو دوسرے دن فون آگیا کہ میرے شاہ بابا دنیا سے ہمیشہ کے لئے چلے گئے ہیں۔۔۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اب تک اپنے شاہ بابا جیسا نہیں بن سکا۔۔۔ میری خواہش ہے کہ میں آخری سانس سے پہلے ان جیسا ضرور بن جاوں۔۔۔

آج میں پیری، فقیری اور عملیت سب کچھ چھوڑ چکا ہوں۔۔۔ میں صرف اور صرف انسان بن کر زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ بلکل قرآن پاک

www.novelsclubb.com

کے عین مطابق۔۔۔خدا کرے کہ میں اس کوشش میں کامیاب رہوں۔۔۔

میں آپ سب قارئین سے بھی ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے اپنے کام کروانے اور دوسروں کے کام رکوانے کے لئے کالے علم والوں یا پیروں فقیروں کے پاس جانے کی بجائے اس اللہ تعالیٰ سے خود بات کریں۔۔۔خدا سب کا برابر ہے۔۔۔وہ اگر اس عامل یا پیر کا رب ہے تو آپ کا بھی رب ہے۔۔۔وہ آپ کو بھی ستر ماؤوں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔۔وہ آپ کی دعا سنے گا بھی ضرور اور پوری بھی کرے گا۔۔۔مگر سب سے پہلے اپنے اللہ سے مانگنے پر دعا قبول ہونے کا یقین کامل رکھیں اور دوسرا خود پر اعتبار کرنا سیکھ لیں۔۔۔اگر یقین کامل سے مانگیں گے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ آپ کو خالی لوٹا دے۔۔۔خدا کو تلاش کرنے ادھر ادھر مت بھاگیں۔۔۔بلکہ خود کے اندر اس کی تلاش کریں وہ ہم سب کے اندر بستا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

دراصل مسئلہ بس اتنا ہے کہ ہم دن بھر تو ضمیر فروشی کرنے کے دوران پانچ بار فرض نماز کو بھی اللہ پر احسان سمجھ کر ادا کرتے ہیں اور پھر شکوہ کرتے ہیں کہ خدا سنتا نہیں۔۔۔خدا تو ہر ایک کی سنتا ہے بھئ آپ خود کو اس قابل تو بنائیں کہ اس کو اپنی بات سنا پائیں۔۔۔دوسروں کی اصلاح کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کریں اور دوسروں سے دعائیں قبول کروانے کی کوشش کی بجائے خود یقین سے مانگیں تو اللہ تعالی آپ کے یقین کو حقیقت میں بدل دے گا۔۔۔

ختم شد

www.novelsclubb.com